اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فَیضانِ بِسمِ اللّٰہ

اللّٰہ کے محبوب ،دانائے غُیُوب ،مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں،''جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار رَحمت نازِل فرمائے گا۔ (مسلم ج ۱ ص ۱۷۵ رقم الحدیث ۴۰۸)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اَدھورا کام:

سرکارِمکّۂ مکرّمہ، سردارِمدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا ،''جو بھی اَہَم کام بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ساتھ شُروع نہیں کیا جاتا وہ اَدھورا رہ جاتا ہے۔ (اَلدُّرُّالْمَنْثُور ج ۱ ص ۲۶)

بسم اللہ پڑھے جائیے :

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانے کِھلانے، پینے پلانے ، رکھنے اُٹھانے، دھونے پکانے ، پڑھنے پڑھانے، چلنے (گاڑی وغیرہ) چلانے ، اُٹھنے اُٹھانے ، بیٹھنے بٹھانے ،بتّی جلانے ، پنکھا چلانے ،دسترخوان بچھانے بڑھانے ، بچھونا لپیٹنے بچھانے ،دکان کھولنے بڑھانے ،تالا کھولنے لگانے ،تیل ڈالنے عطر لگانے ، بیان کرنے نعت شریف سنانے ، جوتی پہننے عمامہ سجانے ،دروازہ کھولنے بند فرمانے ،اَلْغَرَض ہر جائز کام کے شروع میں (جبکہ کوئی مانِعِ شَرعی نہ ہو)بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی عادت بنا کر اِس کی بَرَکتیں لُوٹنا عین سَعادت ہے۔

جنّات سے سامان کی حفاظت کا طریقہ:

حضرتِ سیِّدُنا صَفوان بن سُلَیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں،''انسان کے سازوسامان اور مَلبوسات کو جنّات استعمال کرتے ہیں۔لِہٰذا تم میں سے جب کوئی شخص کپڑا (پہننے کے لئے) اٹھائے یا (اُتار کر) رکھے تو ''بسم اللہ شریف'' پڑھ لیا کرے۔اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا نام مُہر ہے۔ بسم اللہ پڑھنے سے جِنّات ان کپڑوں کو استعمال نہیں کریں گے۔''(مُلَخَّص از: لقط المرجان فی احکام الجان لِلسُّیوطی المعروف جنّوں کی دنیا، مترجم ص ۲۶۴ مفتی عطاء المصطفٰے اعظمی لیاقت آباد باب المدینہ کراچی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح ہر چیز رکھتے اُٹھاتے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی عادت بنانی چاہیے۔اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شریر جِنّات کی دست بُرد سے حفاظت حاصل ہوگی۔

بسم اللہ دُرُست پڑھئے :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے میں دُرُست مَخارِج سے حُروف کی ادائیگی لازِمی ہے۔اور کم از کم اتنی آواز بھی ضَروری ہے کہ رُکاوٹ نہ ہونے کی صورت میں اپنے کانوں سے سُن سکیں۔جلد بازی میں بعض لوگ حُروف چبا جاتے ہیں۔جان بوجھ کر اِس طرح پڑھنا ممنوع ہے اور معنیٰ فاسد ہونے کی صورت میں گُناہ۔لِہٰذا جلدی جلدی پڑھنے کی عادت کی وجہ سے جو لوگ غَلَط پڑھ ڈالتے ہیں وہ اپنی اِصلاح کرلیں نیز جہاں پوری پڑھنے کی کوئی خاص وجہ موجود نہ ہو وہاں صِرف ''بِسْمِ اللّٰہ'' کہہ لیں تب بھی دُرُست ہے۔

کُھلبُلی مچ گئی:

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نازِل ہوئی تو بادَل مشرِق کی سَمت دوڑے، ہوائیں ساکِن ہو گئیں ، سَمُندر جوش میں آ گیا، چوپایوں نے غور سے سننے کیلئے اپنے کان لگا دیئے اور شیطانوں کو آسمانوں سے پتّھر مارے گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا، "مجھے میری عزّت وجلال کی قسم! جس شَے پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھی گئی میں اس میں **بَرَکت** دوں گا۔" (الدُّرُّالمَنثور ج ۱ ص ۲٦)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پارہ۱۹ سورۃُ النَّمل کی تیسویں آیت کا حصّہ بھی ہے اور قراٰنِ مجید کی ایک پوری آیتِ مبارَکہ بھی جو کہ دو سورَتوں کے مابَین فاصِلہ کیلئے اُتاری گئی۔ (حَلبی کبیر ص۳۰۷)

بسم اللہ کی "ب" کی جامعیّت:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بعض انبیاء علیہمُ الصّلوۃُ والسّلام پر صحائف اور کُتُب نازِل فرمائیں جن کی تعداد ۱۰٤ ہے۔ ان میں سے **60 صَحیفے** حضرتِ سیِّدُنا شُعیب علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوۃُ وَالسَّلام پر، **30 صَحیفے** حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوۃُ وَالسَّلام پر، **10 صَحیفے** حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوۃُ وَالسَّلام پر تورات شریف اترنے سے قبل نازِل ہوئے نیز چار بڑی کتابیں نازل ہوئیں:۔

(۱) **توراتِ شریف** حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوۃُ وَالسَّلام پر۔ (۲) **زَبُور شریف** حضرتِ سیِّدُنا داوٗد علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوۃُ وَالسَّلام پر۔ (۳) **اِنجیلِ مُقدّس** حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوۃُ وَالسَّلام پر۔ اور (٤) **قراٰنِ مُبین** جنابِ رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر۔ ان تمام کتابوں اور جُملہ صحائف کا مَتَن اور مَضامین قراٰنِ مجید میں اور سارے قراٰنِ مجید کا مضمون سورۃ فاتِحہ میں اور سورۃ فاتِحہ کا سارا مضمون بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم میں اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کا سارا مضمون اس کے حَرف "ب" میں موجود ہے، اور اسکے معنٰی یہ ہیں کہ بِیْ کَانَ مَاکَانَ وَبِیْ یَکُوْنُ مَایَکُوْنُ۔ (یعنی جو کچھ بھی ہے مجھ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) ہی سے ہے اور جو کچھ ہوگا مجھ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) ہی سے ہوگا۔)

(اَلمَجالِسُ السَّنِیَّۃ ص۳)

اسمِ اعظم:

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیرُ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبیوں کے سلطان، سرورِ ذیشان، سردارِ دو جہان، صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم (کی فضیلت) کے بارے میں اِستِفسار (اِس۔ تِف۔ سار) کیا، تو اللہ کے محبوب ، دانائے غُیُوب ، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **اسمِ اعظم** اور اسکے درمیان ایسا ہی قُرب ہے جیسے آنکھ کی سیاہی (پتلی) اور سفیدی میں۔" (المستدرک للحاکم ج اول ص۷۳۸ رقم الحدیث ۲۰۷۱)

اسمِ اعظم کے ساتھ دُعا قبول ہوتی ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "اِسمِ اعظم" کی بہت بَرَکتیں ہیں، اِسمِ اعظم کے ساتھ جو دُعاء کی جائے وہ قبول ہو جاتی ہے، "سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ ماجد حضرت رئیسُ المُتَکَلِّمِین مولیٰنا نقی علی خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، "بعض عُلَماء نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کو اسمِ اعظم کہا۔ سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، بسم اللہ زبانِ عارِف (عارِف یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچاننے والا) سے ایسی ہے جیسے کلامِ خالِق عَزَّوَجَلَّ سے "کُنْ"۔" ("کُن" "یعنی ہو جا")

(اَحسنُ الوِعاء ص ٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے نیک اور جائز کاموں میں بَرَکت داخِل کرنے کیلئے ہمیں پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ضَرور پڑھ لینا چاہئے۔ اگر آپ بات بات پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی عادت بنانے کے آرزو مند ہیں تو **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں دعائیں کرنے والوں کے مسائل حل ہونے کے بے حد واقعات ملتے رہتے ہیں۔ چُنانچہ

ٹیڑھی ناک :

ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز میں پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں، میری ناک کی ہڈی ٹیڑھی تھی، آنکھوں اور سر کا درد بھی پیچھا نہیں چھوڑتا تھا۔ میں نے مدینۃُ الاَولیاء مُلتان شریف میں واقع نشتر میڈیکل اسپتال میں آپریشن کروانے کا ارادہ کیا تھا۔ اس سے قبل عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلے** کے ساتھ پاکپتن شریف کے سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل ہوئی۔ پہلے ہی سے سُن رکھا تھا کہ **مَدَنی قافلے** میں دعائیں قَبول ہوتی ہیں لہٰذا میں نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں دعاء کی، "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے میری ناک کی ہڈّی دُرُست فرمادے۔" **مَدَنی قافلے** سے واپَسی کے چندروز بعد جو ناک کی ہڈّی کو بغور دیکھا تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی کیوں کہ عاشِقانِ رسول کے قُرب میں رہ کر **مَدَنی قافلہ** کے صدقے مانگی ہوئی دعاء کی قبولیت کھلی آنکھوں سے نظر آرہی تھی اور وہ یوں کہ میری ناک کی ٹیڑھی ہڈّی بالکل دُرست ہوچکی تھی!

سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو　　لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو
لینے کو بَرَکتیں قافِلے میں چلو　　پاؤ گے راحتیں قافِلے میں چلو
ٹیڑھی ہوں ہڈّیاں ہوں گی سیدھی میاں
درد سارے مِٹیں قافِلے میں چلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک مُسافِروں کی دعاء قَبول ہے اور پھر راہِ خدا کا مُسافِر ہو اور مزید عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے قُرب میں دعاء مانگی جائے وہ کیوں نہ قَبول ہوگی۔ سرکارِ اعلٰیحضرت کے والدِ ماجد رَئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرتِ مولٰینا نقی علی خان علیہ رحمۃ الحنّان "اَحسَنُ الوِعاء" ص 57 پر دعاء کی قَبولیّت کے آداب میں سے 23 واں "ادب" بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، "اَولیاء وعُلَماء کی مجالس" (یعنی کسی بھی ولی اور عالم کی مَحفِل میں یا اُن کے قُرب میں دعاء مانگیں گے تو قَبول ہوگی)۔ اِس "ادب" کے حاشِیہ میں سرکارِ اعلٰیحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اولیاء عُلَماء کے بارے میں فرماتے ہیں، ربّ عَزَّوَجَلَّ صحیح حدیثِ قُدسی میں فرماتا ہے، **هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ**۔ یعنی "یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔"

یک زمانہ صُحبت با اولیاء　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

(یعنی اولیائے کرام کی لمحہ بھر صُحبت　(سو سال کی خالص عبادت سے بہتر ہے)

ولی خواہ حیاتِ ظاہری کے ساتھ مُتَّصِف ہو یا مزار شریف میں تشریف فرما ہو اُس کا قُرب قَبولیّتِ دُعاء کا سبب ہے۔ کروڑوں شافِعیوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ شافِعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے، دو رَکعت نَماز ادا کرکے امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزارِ پُر انوار پر جاکر دعاء مانگتا ہوں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میری حاجت پوری کر دیتا ہے۔ (الخیرات الحِسان ص ؟)

اعلٰیحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کرامت:

معلوم ہوا مزاراتِ اولیاء رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر بھی دعائیں قَبول ہوتیں، التجائیں سُنی جاتیں اور مُرادیں بَر آتی ہیں چُنانچہ سرکارِ اعلٰیحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جب 21 برس کے نوجوان تھے اُس وَقت کا واقِعہ خود اُن ہی کی زَبانی مُلاحَظہ ہو، چُنانچہ فرماتے ہیں، "سترھویں شریف ماہِ فاخِر ربیعُ الآخِر ۱۲۹۳ھ میں کہ فقیر کو اکیسواں سال تھا۔ اعلٰیحضرت مصنِّف علّام سیِّدُنا الوالِد قُدِّسَ سِرُّہُ الماجِد وحضرت مُحِبُّ الرسول جناب مولٰینا مولوی محمد عبدالقادر صاحِب بدایونی دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کے ہمراہِ رکاب حاضِرِ بارگاہِ بیکس پناہِ حُضورِ پُر نور محبوبِ الٰہی نظامُ الحقِّ وَالدِّین سلطانُ الْاَولیاء رضی اللہ تعالٰی عنہ ہوا۔ حُجرہ مُقدَّسہ کے چار طرف مجالسِ باطلہ لَہو و سَرُود گرم تھیں۔ شور و غوغا سے کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی۔ دونوں حضراتِ عالیات اپنے قُلوبِ مُطْمَئِنَّہ کے ساتھ حاضِرِ مُواجَہَۂ اَقدس (م ۔ وا ۔ جَ ۔ ہَ ۔ ءِ ۔ اَقدَس) ہو کر مشغول ہوئے۔ اِس فقیرِ بے تَوقیر نے ہُجُومِ شور و شَر سے خاطِر (یعنی دل) میں پریشانی پائی۔ دروازۂ مُطَہَّرہ پر کھڑے ہو کر حضرتِ سلطانُ الْاَولیاء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے عرض کی کہ اے مولیٰ اغلام جس کیلئے حاضِر ہوا، یہ آوازیں اس میں خَلَل انداز ہیں۔ (لفظ یہی تھے یا ان کے قریب، بَہَر حال مضمونِ مَعروضہ یہی تھا) یہ عرض کر کے **بِسمِ اللہ** کہہ کر دَہنا پاؤں دروازۂ حُجرۂ طاہرہ میں رکھا بِعَونِ ربِّ قدیر وہ سب آوازیں دَفعَۃً گُم تھیں۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ لوگ خاموش ہو رہے، پیچھے پھر کر دیکھا تو وُہی بازار گرم تھا۔ قدم کہ رکھا تھا باہَر ہٹایا پھر آوازوں کا وُہی جُوش پایا۔ پھر بسم اللہ کہہ کر دَہنا پاؤں اندر رکھا۔ بِحَمْدِ اللّٰہِ تعالٰی پھر ویسے ہی کان ٹھنڈے تھے۔ اب معلوم ہوا کہ یہ مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کا کرم اور حضرتِ سلطانُ الْاَولیاء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کرامت اور اس بندۂ ناچیز پر رَحمت و مَعُونت ہے۔ شکر بجالایا اور حاضِرِ مُواجَہَۂ عالیہ ہو کر مشغول رہا۔ کوئی آواز نہ سنائی دی، جب باہَر آیا پھر وُہی حال تھا کہ خانقاہِ اقدس کے باہَر قیام گاہ تک پہنچنا دشوار ہوا۔ فقیر نے یہ اپنے اوپر گزری ہوئی گزارش کی، کہ اوّل تو وہ نعمتِ الٰہی تھی اور ربّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے

وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ۝ لے اپنے رب کی نعمتوں کو لوگوں سے خوب بیان کر۔" مَعَ ھٰذا اِس میں غلامانِ اولیائے کرام کیلئے بشارت اور منکروں پر بلا وحسرت ہے۔ الٰہی اَعَزَّوَجَلَّ صَدَقہ اپنے محبوبوں (رِضْوَانُ اللّٰہِ تعالیٰ علیھم اجمعین) کا ہمیں دنیا وآخرت وقبر وحشر میں اپنے محبوبوں عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کے بَرَکاتِ بے پایاں سے بہرہ مند فرما۔ (اَحْسَنُ الْوِعَاء لِاٰدَابِ الدُّعاء ص ٦٠ تا ٦١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حکایت "بائیس خواجہ کی چوکھٹ دہلی شریف" کی ہے۔ اِس میں تاجدارِ دہلی حضرت سیّدُنا خواجہ محبوبِ الٰہی نظام الدّین اولیا ءرحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نُمایاں کرامت ہے۔ جبکہ میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بھی یہ کرامت ہی ہے کہ قبرِ انور والے کمرہ میں قدم رکھتے تھے تو انہیں ڈھول باجوں کی آوازیں نہ سنائی دیتی تھیں۔ اِس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بالفرض اگر مزاراتِ اولیاء پر جُہلاء غیر شَرْعی حَرَکات کر رہے ہوں اوران کو روکنے کی قدرت نہ ہو تب بھی اپنے آپ کو اہلُ اللہ کے درباروں کی حاضری سے محروم نہ کرے۔ ہاں مگر یہ واجب ہے کہ اُن خُرافات کو دل سے بُرا جانے اور اِن میں شامل ہونے سے بچے۔ بلکہ اُن کی طرف دیکھنے سے بھی خود کو بچائے۔

پُراسرار بوڑھا اور کالا جنّ:

مسجدُالنَّبَوِیّ الشّریف علیٰ صاحِبِھا الصَّلوٰۃ وَالسَّلام کی پُر بہار فضاؤں میں ایکبار امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم اور دیگر صحابۂ کرام علیہم الرضوان میں قراٰن پاک کے فضائل پر مذاکرہ ہو رہا تھا۔ اِس دَوران حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مَعدِ یکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا امیرُ المؤمنین! آپ حضرات بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے عَجائبات کو کیوں بھول رہے ہیں، خدا کی قسم! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم بَہُت ہی بڑا عُجوبہ ہے، امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے، اے ابو ثور! (یہ حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مَعدِ یکرب کی کُنیت تھی) آپ ہمیں کوئی عجیبہ سنایئے! چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مَعدِ یکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، زمانۂ جاہلیت تھا، قَحط سالی کے دَوران تلاشِ رِزق کی خاطر میں ایک جنگل سے گزرا، دُور سے ایک خیمہ پر نظر پڑی، قریب ہی ایک گھوڑا اور کچھ مَویشی بھی نظر آئے۔ جب قریب پہنچا تو وہاں ایک حسین وجمیل عورت بھی موجود تھی اور خیمہ کے صحن میں ایک بوڑھا شخص ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔" میں نے اُس کو دھمکاتے ہوئے کہا، "جو کچھ تیرے پاس ہے میرے حوالے کر دے!" اُس نے کہا، "اے آدمی! اگر تو مہمانی چاہتا ہے تو آجا اور اگر امداد درکار ہے تو ہم تیری مدد کریں گے۔" میں نے کہا، باتیں مت بنا، تیرے پاس جو کچھ ہے میرے حوالے کر دے۔ تو وہ بوڑھا کمزوروں کی طرح بمشکل تمام کھڑا ہوا اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر میرے قریب آیا اور نہایت پُھرتی سے مجھ پر جھپٹا اور مجھے پٹخ کر میرے سینے پر چڑھ بیٹھا اور کہنے لگا، "اب بول! میں تجھے قتل کر دوں یا چھوڑ دوں؟" میں نے گھبرا کر کہا، "چھوڑ دو۔" وہ میرے سینے سے ہٹ گیا۔ میں نے دل میں اپنے آپ کو ملامت کی اور کہا، اے عَمْرو! تو عَرَب کا مشہور شہسوار ہے اس کمزور بوڑھے سے ہار کر بھاگنا نامَردی ہے اس ذلّت سے تو مرجانا ہی بہتر ہے۔ چنانچہ میں نے پھر اُس سے کہا، "تیرے پاس جو کچھ ہے میرے حوالے کر دے!" یہ سنتے ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر وہ پُر اَسرار بوڑھا پھر مجھ پر حملہ آور ہوا اور چشم زدن میں مجھے گرا کر سینے پر سُوار ہو گیا اور کہنے لگا، "بول، تجھے قتل کر دوں یا چھوڑ دوں؟" میں نے کہا، مجھے مُعاف کر دو۔ اُس نے چھوڑ دیا مگر پھر میں نے اُس سے سارے مال کا مطالبہ کر دیا۔ اُس نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر پھر پچھاڑ کر مجھ پر قابو پالیا، میں نے کہا، مجھے چھوڑ دو! اُس نے کہا، "اب تیسری بار میں ایسے ہی نہیں چھوڑوں گا" یہ کہکر اُس نے پکار کر کہا، اے کنیز! تیز دھار والی تلوار لے آ! وہ لے آئی، اُس نے میرے سَر کے اگلے حصّے کی چوٹی کاٹ ڈالی اور مجھے چھوڑ دیا۔ ہم عَرَبوں میں رَواج ہے کہ جب کسی کی چوٹی کے بال کاٹ دیئے جاتے ہیں تو وہ دوبارہ اُگنے سے قبل اپنے گھر والوں کو منہ دکھاتے ہوئے شرماتا ہے۔ (کیوں کہ چوٹی کٹ جانا شکست خوردہ کی علامت ہے) چُنانچِہ میں ایک سال تک اُس پُر اَسرار بوڑھے کی خدمت کا پابند ہو گیا۔

سال پورا ہو جانے کے بعد وہ مجھے ایک وادی میں لے گیا۔ وہاں اُس نے بُلند آواز سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھی تو تمام پرندے اپنے گھونسلوں سے باہَر نکل کر اُڑ گئے، دوبارہ اِسی طرح پڑھنے پر تمام دَرِندے اپنی اپنی پناہ گاہوں سے باہَر چلے گئے۔ پھر تیسری بار زور سے پڑھنے پر **اُونی لباس میں ملبوس کھجور کے تنے جتنا لمبا خوفناک کالا جنّ** ظاہر ہوا، اُس کو دیکھ کر میرے بدن میں جُھرجُھری کی لہر دوڑ گئی۔ **پُراَسرار بوڑھے** نے کہا، اے عَمْرو! ہمّت رکھ، اگر یہ مجھ پر غلبہ پالے تو کہنا، اب کی بار میرا ساتھی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی بَرَکت سے غالِب ہو گا!" پھر وہ پُر اَسرار بوڑھا اور کالا جنّ دونوں گُتھم گُتھا ہو گئے، **پُراَسرار بوڑھا** ہار گیا اور کالا جنّ اُس پر غالِب آگیا۔ اِس پر میں نے کہا، ابکی بار میرا ساتھی لات وعُزّیٰ (یعنی کافروں کے ان دونوں بُتوں) کی وجہ سے جیت جائے گیا۔ یہ سُن

کر پُراَسرار بوڑھے نے مجھے ایسا زوردار طمانچہ رسید کیا کہ مجھے دن دہاڑے تارے نظر آگئے اور ایسا محسوس ہوا کہ ابھی میرا سر اکھڑ کر دھڑ سے جُدا ہو جائیگا۔ میں نے معذرت چاہی اور کہا کہ دوبارہ ایسی حرکت نہیں کروں گا۔ چُنانچِہ دونوں میں پھر مقابلہ ہوا۔ **پُراسرار بوڑھا** اُس کالے جِنّ کو دبوچنے میں کامیاب ہو گیا تو میں نے کہا، "میرا ساتھی بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی بَرَکت سے غالِب آگیا۔" یہ کہنے کی دیر تھی کہ **پُراسرار بوڑھے** نے نہایت پُھرتی کے ساتھ اُس کو زمین میں لکڑی کی طرح گاڑ دیا اور پھر اُس کا پیٹ چِیر کر اُس میں سے لالٹین کی طرح کوئی چیز نکالی اور کہا، "اے **عَمرو**! یہ اس کا دھوکہ اور کُفر ہے۔" میں نے اُس پُراَسرار بوڑھے سے اِستِفسار کیا، آپ کا اور اس کالے جِنّ کا قصّہ کیا ہے؟ کہنے لگا، ایک نصرانی جِنّ میرا دوست تھا، اُس کی قوم سے ہر سال ایک جِنّ میرے ساتھ جنگ لڑتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی بَرَکت سے مجھے فتح عطا فرماتا ہے۔

پھر ہم آگے بڑھ گئے۔ ایک مقام پر وہ **پُراَسرار بوڑھا** جب غافِل ہو کر سو گیا تو موقع پا کر میں نے اُس کی تلوار چھین کر نہایت پُھرتی کے ساتھ اُس کی پنڈلیوں پر ایک زوردار وار کیا جس سے دونوں ٹانگیں کٹ کر جسم سے جدا ہو گئیں، وہ چیخنے لگا، "او غدّار! تُو نے مجھے سخت دھوکہ دیا ہے!" مگر میں نے اُس کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا، پے در پے وار کر کے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے! پھر جب میں خیمہ میں واپس آیا تو وہ کنیز بولی، اے **عَمرو**! جِنّ سے مقابلے کا کیا بنا؟ میں نے کہا، بوڑھے شیخ کو جِنّات نے قتل کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگی، تُو جھوٹ بول رہا ہے۔ او بے وفا! اس کے قاتل جِنّات نہیں بلکہ تُو خود ہے۔ یہ کہکر اُس نے بیقرار و اشکبار ہو کر عربی میں پانچ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ ہے،

"(۱) اے میری آنکھ تو اس بہادُر شہسوار پر خوب رو اور پے در پے آنسو بہا۔

(۲) اے **عَمرو** تیری زندگی پر افسوس ہے، حالانکہ تیرے دوست کو زندگی نے موت کی طرف دھکیل دیا ہے۔

(۳) اور (اے **عَمرو** اپنے دوست کو اپنے ہاتھوں) قتل کرنیکے بعد تُو (اپنے قبیلے) بنی زُبَید اور کُفّار (یعنی ناشکروں) کے گروہ کے سامنے کس طرح فخر کے ساتھ چل سکتا ہے۔

(۴) مجھے میری عُمر کی قسم! (اے **عَمرو**) اگر تُو لڑنے میں واقعی سچا ہوتا (یعنی بغیر دھوکہ دیئے مَردوں کی طرح اس سے مقابلہ کرتا) تو اُس کی طرف سے ضَرور تیز دھار دار تلوار تجھ تک پہنچ کر رہتی (اور تیرا کام تمام کر دیتی)

(۵) (اے اُس بوڑھے کو قتل کرنے والے) بادشاہِ حقیقی (اللہ تعالٰی) تجھے بُرا اور ذِلّت والا بدلہ دے (تیرے جُرم کے بدلے میں) اور تجھے بھی اس کی طرف سے ذِلّت و رُسوائی والی زندگی ملے (جسطرح کہ تو نے اپنے دوست کے ساتھ ذِلّت و رُسوائی والا سُلوک کیا ہے)

میں جُھلا کر قتل کرنے کیلئے اس پر چڑھ دوڑا مگر وہ حیرت انگیز طور پر میری نظروں سے اوجھل ہو گئی گویا اُس کو زمین نے نگل لیا!

(مُلَخّص از: لقط المرجان فی احکام الجان لِلسُّیوطی المعروف جنّوں کی دنیا، مترجم ص ۳۵۸ تا ۳۶۲ مفتی عطاء المصطفٰی اعظمی لیاقت آباد کراچی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی کس قَدَر حیرت انگیز برکات ہیں۔ ان بَرَکتوں کو لوٹنے کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سفر کی سعادت حاصِل کیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے مسائل حیرت انگیز طور پر حل ہوں گے اور **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے فضل و کرم سے غیبی امدادیں ہوں گی۔

نیّت صاف منزل آسان:

عاشِقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ کَپَڑوَنج (گجرات الھند) پہنچا، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے دوران ایک شرابی سے مُڈبھیڑ ہو گئی، عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان پر خوب **انفرادی کوشش** کی، جب اُس نے سبز سبز عمامہ والوں کی شفقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صُحبت کی بَرَکت سے گناہوں سے توبہ کی، داڑھی مبارک بڑھالی، سبز عمامہ کا تاج بھی سر پر سج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذہن بن گیا، چھ دن تک **مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصِل کر سکا، مزید 92 دن کیلئے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت کی مگر زادِ قافلہ یعنی سفر کے اَخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رشتہ دار سے ملاقات ہو گئی اُس نے جب معاشرہ کے بدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامہ اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسباب ہو جانے کی صورت میں مزید 92 دن کے سفر کا عزمِ مُصَمَّم ہے۔ تو اُس رشتہ دار نے کہا، پیسوں کی فکر مت کرو۔ 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کرلو اور ساتھ میں 92 دن تک گھر کے اَخراجات بھی اپنے ذمّہ لیتا ہوں، یوں وہ "دیوانہ" 92 دن کیلئے مَدَنی قافلہ کا مسافر بن گیا۔

غیبی امداد ہو گھر بھی آباد ہو
رزق کے در کھلیں بَرَکتیں بھی ملیں
چل کے خود دیکھ لیں قافلے میں چلو
لطفِ حق دیکھ لیں قافلے میں چلو

پانچ مَدَنی پھول:

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کاارشادِ سعادت بُنیاد ہے، پانچ عادتیں ایسی ہیں کہ کوئی انھیں اختیار کرلے تو دنیاو آخِرت میں سعادت مند ہوجائے۔ (۱) وَقتاً فوقتاً، **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہتا رہے۔

(۲) جب کسی مصیبت میں مبتلاء ہو (مثلاً بیمار ہو یا نقصان ہوجائے یا پریشانی کی خبر سنے) تو **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ** اور **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ** پڑھے۔

(۳) جب بھی نعمت ملے تو شکرانے میں **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ** پڑھے۔

(٤) جب کسی (جائز) کام کا آغاز کرے تو **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** پڑھے اور

(۵) جب گناہ کر بیٹھے تو یوں کہے، **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ** (یعنی میں عظمت والے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کرتے ہوئے اُس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔)'' (اَلْمُنَبِّهات لِلْعَسْقَلانی ص ۵۸)

جیسا دروازہ وَیسی بھیک:

مفسِّرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، اللہ تعالٰی نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم میں اپنے اِسمِ ذات کے ساتھ رَحمت کی دو صِفات کا بیان فرمایا ہے کیوں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نامِ مبارک میں ہیبت تھی اور رَحْمٰن اور رَحِیم میں رَحمت۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام سن کر نیک بندوں کو بھی کچھ عرض کرنے کی جُرْاَت (جُر۔ءَت) نہ ہوتی تھی لیکن رَحْمٰن اور رَحِیم سن کر ہر مجرِم اور خطا کار کو بھی عرض کرنے کی ہمت پڑی اور حقیقت بھی یہی ہے، اس کے جلال کے سامنے کون دَم مار سکتا ہے اور ظُہُورِ جمال کے وَقت ہر ایک ناز کرسکتا ہے۔ ''تفسیر کبیر شریف'' میں اس کے ماتحت ایک عجیب حِکایت لکھی ہے کہ ایک سائل ایک بہُت بڑے مالدار کے عظیم الشّان دروازے پر آیا اور کچھ سُوال کیا، مکان میں سے معمولی سی چیز آئی۔ فقیر نے لے لی اور چلا گیا۔ دوسرے دن ایک بہت مضبوط پھاوڑا لے کر آیا اور دروازہ کھودنے لگا، مالِک نے پوچھا، یہ کیا کرتا ہے؟ فقیر نے کہا، یا تو عطا کو دروازے کے لائق کریا دروازہ عطا کے لائق کر یعنی جب دروازہ اتنا بڑا بنایا ہے تو ضَروری ہے کہ بڑے دروازے سے بڑی ہی بھیک ملا کرے کیونکہ عطا دروازے اور نام کے لائق ہی ہونی چاہیے۔ ہم فقیر گنہگار بندے بھی عرض کرتے ہیں، **اے مولیٰ!** ہم کو ہمارے لائق نہ دے بلکہ اپنے جُود و سخا کے لائق دے۔ بیشک ہم گنہگار ہیں لیکن تیری غفاری ہماری گنہگاری سے وسیع ہے۔

(تفسیرِ نعیمی پہلا پارہ ص ٤٠)

گُنہِ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سوا
مگر اے عَفُو ترے عَفْو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ یقیناً رَحْمٰن اور رحیم ہے، جو اس کی رَحمت پر نظر رکھے اور اُس کے ساتھ اپنا حُسنِ ظن قائم کرے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے اُس کو کبھی بھی محرومی نہیں ہوسکتی۔ چُنانچہ **تفسیر نعیمی** پارہ اوّل ص ۳۸ پر ہے،

رَحمت بھری حکایت:

دو بھائی تھے، ایک پرہیزگار دوسرا بدکار۔ جب بدکار مرنے لگا تو پرہیزگار بھائی نے کہا، دیکھا تجھے میں نے بہُت سمجھایا مگر تُو اپنے گناہوں سے باز نہ آیا، اب بول تیرا کیا حال ہوگا؟ اُس نے جواب دیا کہ اگر قیامت کے روز میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ میرا فیصلہ میری ماں کے سِپُرد کردے تو بتاؤ کہ ماں مجھے کہاں بھیجے گی دوزخ میں یا جنّت میں؟ پرہیزگار بھائی نے کہا کہ ماں تو واقعی جنّت میں ہی بھیجے گی۔ گنہگار نے جواب دیا ''میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ میری ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔'' یہ کہا اور انتقال ہوگیا۔ بڑے بھائی نے خواب میں اُسے نہایت خوشحال دیکھا، مغفرت کی وجہ پوچھی، کہا،

مرتے وَقت کی اُسی بات نے میرے تمام گناہ بخشوادیے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

ہم گنہگاروں پہ تیری مہربانی چاہئے
سب گنہ دُھل جائیں گے رَحمت کا پانی چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت بَہُت بڑی ہے، زَبان سے نکلا ہوا "ایک لفظ" مغفِرت کا سبب بھی ہوسکتا ہے اور ہلاکت کا بھی۔ جیسا کہ ابھی حِکایت میں آپ نے سنا کہ ایک جملے نے اُس گنہگار کا بیڑا پار کروادیا۔ اِسی طرح ہلاکت کی مِثال یہ ہے کہ اگر کوئی زبان سے صریح کُفر بک دے اور توبہ کئے بِغیر مرجائے تو ہمیشہ کیلئے جہنّم اُس کا مُقدّر رہے۔ ہلاکت سے خود کو بچانے اور مغفِرت پانے کا ایک بہترین ذَریعہ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ اگر سفر کی سچّی نیّت کرلی جائے اور کسی وجہ سے سفر نصیب نہ ہو تو تب بھی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیڑا پار ہے۔ **مَدَنی قافلے** میں سفر کی نیت کرنے والے ایک خوش نصیب کی ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے۔ چُنانچہ

باغ کا جُھولا:

بابُ الاسلام حیدرآباد (سندھ) کے ایک مَحَلّہ میں **عَلاقائی دورہ** برائے نیکی کی دعوت سے مُتأثِّر ہو کر ایک ماڈَرن نوجوان مسجد میں آگیا۔ بیان میں مدنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دلائی گئی تو اس نے **مَدَنی قافلے** میں سفر کرنے کیلئے نام لکھوادیا۔ ابھی مَدَنی قافِلے میں اُس کی روانگی میں کچھ دن باقی تھے کہ قضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے اُس کا انتِقال ہوگیا۔ کسی اہلِ خانہ نے مرحوم کو خواب میں اس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہریالے باغ میں ہَشاش بَشاش جُھولا جھول رہا ہے۔ پوچھا، یہاں کیسے آگئے؟ جواب دیا، "دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ آیا ہوں، اللہ عزّوَجَلّ کا بڑا کرم ہوا ہے، میری ماں سے کہہ دینا کہ وہ میرا غم نہ کرے میں یہاں بَہُت چَین سے ہوں۔"

خُلد میں ہوگا ہمارا داخِلہ اِس شان سے   یا رسولَ اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خوش بخت نوجوان نے مَدَنی قافِلے میں سفر کی **نیّت** ہی کی تھی، اور سفر مقدّر میں نہ تھا مگر اس پر کرم بالائے کرم ہوگیا۔

وَسوَسہ: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک ماڈرن نوجوان صِرف مَدَنی قافِلے کی نیت کے سبب ہی رَحمت سے ہمکنار ہوجائے اور اس کے اگر گناہ ہیں تو اس پر کوئی گِرفت نہ ہو؟

علاجِ وَسوَسہ: یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَشِیّت پر ہے کہ اگر چاہے تو کسی ایک گُناہ پر گِرفت فرمالے اور چاہے تو کسی ایک نیکی پر نوازدے۔ یا محض اپنے فضل وکرم سے یوں ہی نوازدے۔ چُنانچہ **پارہ ۲۴ سورۃُ الزُّمَر** کی آیت نمبر ۵۳ میں خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ مغفرت نشان ہے،

قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ۝

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ کی رَحمت سے نااُمید نہ ہو، بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

بخاری شریف کی حدیث میں یہ مضمون موجود ہے کہ۔

100 افراد کا قاتل بخشا گیا:

بنی اسرائیل کا ایک شخص جس نے **99** قتل کئے تھے ایک راہب کے پاس پہنچا اور پوچھا، کیا میرے جیسے مجرم کیلئے کوئی توبہ کی گنجائش ہے؟ راہب نے اسے مایوس کردیا تو اس نے راہب (یعنی عیسائی عبادت گزار، تارِکُ الدُّنیا۔) کو بھی قتل کرڈالا۔ مگر پھر نادِم ہو کر توبہ کا طریقہ لوگوں سے پوچھتا پھرا۔ آخر کسی نے کہا کہ فُلاں قَصبہ میں چلے جاؤ (وہاں اللہ عزّوَجلّ کا ایک ولی ہے وہ تمہاری رہنمائی کرے گا۔) چُنانچہ وہ اُس کی طرف چلدیا مگر راستے میں بیمار ہوگیا۔ جب قریبُ المَرگ ہوا تو اس نے اپنا سینہ اُس قصبہ کی طرف کردیا اور فوت ہوگیا۔ اب اس کو لے جانے کے بارے میں رَحمت وعذاب کے فرشتوں میں اختِلاف ہوا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے میّت اور قصبہ کے درمیان والے حصّۂ زمین کو بسمت کرمیّت کے

قریب ہو جانے کا حُکم فرمایا اور جدھر سے وہ چلا تھا اور جہاں پہنچ کر فوت ہوا تھا اُس درمیانی فاصلے کو مزید طویل ہو جانے کا حُکم فرمایا۔ پھر پیمائش کا حُکم فرمایا تو وہ جس قصبہ کی طرف جا رہا تھا اُس سے ایک بالشت قریب پایا گیا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُس کی مغفرت فرمادی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضری اوران کی بستی کی تعظیم کرتے ہوئے اُس کو اپنی رُوح کا قبلہ بنانا انتہائی پسندیدہ عمل ہے۔ بس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر جھوم جایئے جو پروردگار عَزَّوَجَلَّ **100** آدمیوں کے قاتل کو محض اپنی رَحمت سے بخش دے وہ اگر سنّتوں کی تربیت کیلئے عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ساتھ **مَدَنی قافلے** میں سفر کی نیّت کرنے والے کسی خوش نصیب نوجوان پر مہربان ہو جائے تو یہ بھی اُس کی رَحمت ہی رَحمت ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ہر شے پر قُدرت حاصل ہے۔ میرا مَدَنی مشورہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہردم ہر وابستہ رہئے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائیگا۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! یقیناً عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی صُحبت رنگ لا کر رہتی ہے۔ زندگی اپنی جگہ پر مگر بعض اموات بھی قابلِ رشک ہوا کرتی ہیں، ایسی ہی ایک قابلِ رشک مَوت کا تذکرہ سنئے اور رشک کیجئے:

قابلِ رشک مَوت:

محمد وسیم عطاری (بابُ المدینہ نارتھ کراچی) سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کے پاس تشریف لاتے تھے، بے چارے کے ہاتھ میں کینسر ہو گیا اور ڈاکٹروں نے ہاتھ کاٹ ڈالا۔ ان کے عَلاقے کے ایک اسلامی بھائی نے بتایا، وسیم بھائی شِدّتِ درد کے سبب سخت اَذِیّت میں ہیں۔ میں اُسپتال میں عِیادت کیلئے حاضر ہوا اور تسلّی دیتے ہوئے کہا، دیوانے! بایاں ہاتھ کٹ گیا اس کا غم مت کرو۔ اَلْحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دایاں ہاتھ تو محفوظ ہے اور سب سے بڑی سعادت یہ کہ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایمان بھی سلامت ہے۔ اَلْحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے انہیں کافی صابر پایا، صرف مُسکراتے رہے یہاں تک کہ بستر سے اُٹھ کر مجھے باہر تک پہنچانے آئے۔ رفتہ رفتہ ہاتھ کی تکلیف ختم ہو گئی مگر بے چارے کا دوسرا امتحان شروع ہو گیا اور وہ یہ کہ سینے میں پانی بھر گیا، دَرد و کرب میں دِن کٹنے لگے۔ آخر ایک دن تکلیف بہت بڑھ گئی، **ذِکْرُ اللّٰہ** شروع کر دیا، سارا دِن **اللّٰہ** ، **اللّٰہ** کی صداؤں سے کمرہ گونجتا رہا، طبیعت بہت زیادہ تشویش ناک ہو گئی تھی، ڈاکٹر کے پاس لے جانے کی کوشش کی گئی مگر انکار کر دیا، دادی جان نے فرطِ شفقت سے گود میں لے لیا، زبان پر کَلِمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم جاری ہوا اور **22** سالہ محمد وسیم عطاری کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن O

جب مرحوم کو غُسل کیلئے لے جانے لگے تو اچانک چادر چہرے سے ہٹ گئی، مرحوم کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کِھلا ہوا تھا، غُسل کے بعد چہرہ کی بہار میں مزید نکھار آگیا۔ تدفین کے بعد عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نعتیں پڑھ رہے تھے، قَبْر سے خوشبوؤں کی ایسی لپٹیں آنے لگیں کہ مَشامِ جاں مُعَطّر ہو گئے مگر جس نے سونگھی اُس نے سونگھی۔ گھر کے کسی فرد نے اِنتِقال کے بعد خواب میں مرحوم محمد وسیم عطاری کو پھولوں سے سجے ہوئے کمرے میں دیکھا، پوچھا، کہاں رہتے ہو؟ ہاتھ سے ایک کمرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، "یہ میرا مکان ہے یہاں میں بہت خوش ہوں"۔ پھر ایک آراستہ بستر پر لیٹ گئے۔ مرحوم کے والِد صاحب نے خواب میں اپنے آپ کو وسیم عطاری کی قَبْر کے پاس پایا، یکا یک قَبْر شق ہوئی اور مرحوم سر پر سبز سبز عمامہ سجائے ہوئے سفید کفن میں ملبوس باہر نکل آئے! کچھ بات چیت کی اور پھر قَبْر میں داخل ہو گئے اور قَبْر دوبارہ بند ہو گئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ میری، مرحوم کی اور اُمّتِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مغفرت فرما۔ اور ہم سب کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت دے اور مرتے وقت ذِکرو دُرُود اور کَلِمۂ طیبہ نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

عاصی ہوں، مغفرت کی دعائیں ہزار دو نعتِ نبی سنا کے لحد میں اُتار دو

بسم اللہ کیجئے کہنا ممنوع ہے :

بعض لوگ اِس طرح کہہ دیتے ہیں، "بسم اللہ ہے!" "آ وَجی بسم اللہ!" "میں نے بسم اللہ کرڈالی"، تاجر حضرات جو دن میں پہلا سودا بیچتے ہیں اُس کو عُموماً "بونی" کہا جاتا ہے مگر بعض لوگ اس کو بھی "بسم اللہ" کہتے ہیں، مثلاً "میری تو آج ابھی تک بسم اللہ ہی نہیں ہوئی!" جن جملوں کی مثالیں پیش کی گئیں یہ سب غلط انداز ہیں۔ اسی طرح کھانا کھاتے وقت اگر کوئی آ جاتا ہے تو اکثر کھانے والا اُس سے کہتا ہے، آیئے آپ بھی کھالیجئے، عام طور پر جواب ملتا ہے، "بسم اللہ" یا اس طرح کہتے ہیں، "بسم اللہ کیجئے!" بہارِ شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۳۲ پر ہے کہ "اِس موقع پر اس طرح بسم اللہ کہنے کو عُلَماء نے بَہُت سخت ممنوع قرار دیا ہے۔" ہاں یہ کہہ سکتے ہیں، بِسم اللہ پڑھ کر کھالیجئے۔ بلکہ ایسے موقع پر دُعائیہ الفاظ کہنا بہتر ہے، مَثَلاً بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُم یعنی اللہ عزَّوَجَلَّ ہمیں اور تمہیں بَرَکت دے۔ یا اپنی مادری زَبان میں کہہ دیجئے۔ اللہ عزَّوَجَلَّ بَرَکت دے۔

بسم اللہ کہنا کب کُفر ہے ؟

حرام وناجائز کام سے قبل بسم اللہ شریف ہرگز، ہرگز، ہرگز نہ پڑھی جائے کہ "فتاوٰی عالمگیری" میں ہے، "**شراب پیتے وَقت، زِناکرتے وَقت یا جُواکھیلتے وَقت بسم اللہ کہنا کُفر ہے۔**"

(فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳)

فرشتے نیکیاں لکھتے رَہتے ہیں:

حضرتِ سیِّدُنا اَبُو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، اے اَبُو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) "جب تم وُضو کرو تو بسم اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا کرو جب تک تمھارا وُضو باقی رہے گا اُس وقت تک تمھارے فِرِشتے (یعنی کِراماً کاتِبین) تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔"

(طَبَرانی صَغیرج ۱ ص ۷۳ رقم الحدیث ۱۸۶)

ہر قدم پر ایک نیکی :

جو شخص کسی جانور پر سُوار ہوتے وقت بسم اللہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھ لے تو اُس جانور کے ہر **قدم** پر اُس سُوار کے حق میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔

(تفسیرِ نعیمی جلد اوّل ص ۴۲)

کشتی میں نیکیاں ہی نیکیاں:

جو شخص **کشتی** میں سُوار ہوتے وقت بسم اللہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھ لے، جب تک وہ اُس میں سُوار رہے گا اُس کے واسطے نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی۔

(تفسیرِ نعیمی ج اول ص ۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط کے فضائل اس قَدَر زیادہ ہیں کہ پڑھ یا سُن کر جی چاہتا کہ ہر وقت "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم" ہی پڑھتے رہیں، مگر یہ سعادت صِرف ربُّ العزّت عزَّوَجَلَّ ہی کی عنایت سے مل سکتی ہے، اللہ عزَّوَجَلَّ کی عطا سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں رہ کر ایک دوسرے پر **انفرادی کوشش** کے ذریعے بھی اللہ عزَّوَجَلَّ کا کرم ہو جائے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھتے رہنے کی عادت بن سکتی ہے۔ یقیناً دین کی تبلیغ واشاعت میں **انفرادی کوشش** کو بڑا عمل دخل ہے۔

حتّٰی کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **نیز سب کے سب انبیاء** علیہم السلام نے نیکی کی دعوت کے کام میں اِنفرادی کوشش فرمائی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی کے مبلّغین بھی انفرادی کوشش کرنے والی سنّت پر عمل کر کے لوگوں کے دِلوں میں عشقِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **کی شمع روشن کرنے میں مشغول ہیں۔** اُن کی اِنفرادی کوششوں کی بَرَکتوں بھری تحریریں کبھی کبھی مجھے نظر نواز ہو جاتی ہیں چُنانچہ

ڈرائیور پرانفرادی کوشش:

ایک عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے مجھے تحریر دی تھی، اُس کا خُلاصہ اپنے انداز والفاظ میں عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں، ''دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابُ المدینہ کراچی) میں جُمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیلئے مختلف علاقوں سے بھر کر آئی ہوئی مخصوص بسیں واپسی کے انتظار میں جہاں کھڑی ہوتی ہیں، وہاں سے گزرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خالی بس میں گانے بج رہے ہیں اور ڈرائیور بیٹھ کر چرس کے کَش لگا رہا ہے، میں نے جا کر ڈرائیور سے مَحَبَّت بھرے انداز میں مُلاقات کی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُلاقات کی بَرَکات فوراً ظاہر ہوئیں اور اُس نے خود بخود گانے بند کر دیئے اور چرس والی سگریٹ بھی بُجھا دی۔ میں نے مُسکرا کر سنّتوں بھرے بیان کی کیسیٹ **قبر کی پہلی رات** اُس کو پیش کی، اُس نے اُسی وقت ٹیپ ریکارڈر میں لگا دی، میں بھی ساتھ ہی بیٹھ کر سُننے لگا کہ دوسروں کو بیان سنانے کا مُفید طریقہ یہی ہے کہ خود بھی ساتھ میں سُنے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اُس نے بَہُت اچھا اثر لیا، گھبرا کر گناہوں سے توبہ کی اور بس سے نکل کر میرے ساتھ اجتماع میں آ کر بیٹھ گیا۔''

بیان کی کیسیٹ تُحفۃً دیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **انفرادی کوشش** سے کتنا فائدہ ہوتا ہے! لِھٰذا ہر مسلمان پر انفرادی کوشش کرنا اور ان کو نَمازوں کی دعوت دینا چاہئے۔ اجتماع وغیرہ کیلئے اگر بس یا ویگن میں آئیں تو ڈرائیور و کنڈیکٹر کو بھی شرکت کی درخواست کرنی چاہئے۔ اگر بِالفرض کوئی آنے کیلئے تیار نہیں ہوتا تو سُننے کی درخواست کر کے اُس کو بیان کی کیسیٹ پیش کر دی جائے، اور وہ سن لے تو واپس لے کر دوسری دی جائے۔ اور جہاں تک مُمکن ہو بیان کی کیسیٹیں دیکر بدلے میں اُن سے گانوں کی کیسیٹیں لیکر ڈب کروا کر مزید آگے بڑھا دینی چاہئیں، اِس طرح کچھ نہ کچھ گناہوں بھری کیسیٹوں کا

اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ ہوگا۔ **انفرادی کوشش** اور سمجھانا ترک نہیں کرنا چاہئے۔ **اللہ ربُّ الْعٰلَمین جَلَّ جَلالُہ** پارہ ۲۷ سورۃُ الطُّور کی آیت نمبر ۵۵ میں ارشاد فرماتا ہے،

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ٥

(پ ۲۷ سورۃُ الطُّور آیت نمبر ۵۵)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مُسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

کوئی مانے یا نہ مانے اپنا ثواب کھرا:

اگر ہماری بات کوئی نہیں مانتا پھر بھی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نیکی کی دعوت دینے کا ثواب مل جائے گا۔ چُنانچہ **حُجَّۃُ الاسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی ''مُکاشَفَۃُ القُلُوب'' میں فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کیا، اے **اللہ عَزَّوَجَلَّ**! جو اپنے بھائی کو بلائے۔ اُسے نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے، اُس کی کیا جزا ہے؟ فرمایا، ''میں اُس کی ہر بات پر ایک سال کی عِبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔''

(مُکاشَفَۃُ القُلُوب مُتَرجَم ص ۱۱۶ بزمِ تقدّس، باب المدینہ کراچی)

رُوئے زمین کی سلطنت سے بہتر:

اگر آپ کی **انفرادی کوشش** سے کوئی نَمازوں اور سنّتوں کی راہ پر چل پڑا تو آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ جیسا کہ رَحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا اِرشادِ معظّم ہے، ''اللہ تعالیٰ ایک شخص کو تیرے ذَریعہ سے ہدایت فرما دے تو یہ تیرے لیے تمام رُوئے زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔''

(جامِعُ الصَّغِیر مع فیضُ القدیر رقم الحدیث ۲۱۹ ۷ مطبوعہ دارا لمعرفۃ بیروت ج ۵ص۹۱ ۲)

زہرِ قاتل بے اثر ہو گیا:

ایک مرتبہ سیِّدُنا خالِد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ مجوسیوں نے عرض کیا کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہمیں کوئی ایسی نشانی بتائیے جس سے ہم پر اسلام کی **حقّانیّت** واضح ہو۔ چُنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **زہرِ قاتل** منگوایا اور **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھ کر اُسے

کھالیا۔ **بسم اللہ** کی بَرَکت سے اُس **زہر قاتل** نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کوئی اثر نہ کیا۔ یہ منظر دیکھ کر مجوسی (آتش پرست) بے ساختہ پکار اُٹھے، دینِ اسلام حق ہے۔ (تفسیرِ کبیرج اول ص ۱۵۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کھانے یا پینے سے قبل **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھ لینے سے جہاں آخرت کا عظیم ثواب ہے وہیں دنیا میں بھی اس کا یہ فائدہ ہے کہ اگر کھانے یا پینے کی چیز میں کوئی مُضِر (نقصان دہ) اَجزاء شامل ہوں بھی تو وہ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نقصان نہیں کریں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر **زہر اثر نہ کرنے** کا یہ واقِعہ دیگر کُتُب میں کچھ الفاظ کے فَرق کے ساتھ بھی ملتا ہے یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک سے زیادہ بار یہ کرامت ظاہر ہوئی ہو۔ چُنانچہ

خوفناک زہر:

حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقامِ ''حِیرہ'' میں جب اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیا تو لوگوں نے عرض کیا، یا سیِّدی! ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں یہ عجمی لوگ آپ کو **زہر** نہ دے دیں لھٰذا احتیاط رہئے گا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''لاؤ میں دیکھ لوں کہ عَجَمیوں کا **زہر** کیسا ہوتا ہے؟'' لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''**بسم اللہ**'' پڑھ کر کھالیا۔ اَلْحَمْدُللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بال برابر بھی ضَرَر (یعنی نقصان) نہ پہنچا اور ''کلبی'' کی روایت میں یہ ہے کہ ایک **عیسائی پادری** جس کا نام عبدالمسیح تھا۔ ایک ایسا **زہر** لے کر آیا کہ اس کے کھالینے سے ایک گھنٹہ کے بعد موت یقینی ہوتی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس سے **زہر** مانگ کر اُس کے سامنے ہی بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَ السَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ دَاءٌ پڑھا اور زہر کھا گئے۔ یہ منظر دیکھ کر عبدالمسیح نے اپنی قوم سے کہا، ''اے میری قوم! انتہائی حیرتناک بات ہے کہ یہ اتنا **خطرناک زہر** کھا کر بھی زندہ ہیں، اب بہتر یہی ہے کہ ان سے صُلح کرلی جائے، ورنہ ان کی فتح یقینی ہے۔'' یہ واقِعہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔ (حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِین ص ۶۱۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیِّدُنا خالِد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کتنا خاص کرم تھا اور یقیناً بِاِذْنِ اللّٰہ یہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **کرامت** تھی۔ کرامت کی بے شمار اقسام ہیں جن میں سے ایک قسم ''مُہلِکات (یعنی ہلاک کردینے والی اشیاء) کا اثر نہ کرنا'' بھی ہے۔ اولیاءُ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھی زہر وغیرہ اثر نہ کرنے کے واقِعات منقول ہیں چُنانچہ

آگ تھی یا باغ؟

ایک بدعقیدہ بادشاہ نے ایک خُدا رسیدہ بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مَع رُفقاء گرِفتار کرلیا اور کہا کہ کرامت دکھاؤ ورنہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ساتھیوں سمیت شہید کردیا جائے گا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُونٹ کی مینگنیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کو اُٹھا لاؤ اور دیکھو کہ وہ کیا ہیں؟ جب لوگوں نے ان کو اٹھا کر دیکھا تو وہ **خالص سونے کے ٹکڑے** تھے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک خالی پیالے کو اٹھا کر گھمایا اور اَوندھا کر کے بادشاہ کو دیا تو وہ پانی سے بھرا ہوا تھا اور اوندھا ہونے کے باوُجُود اُس میں سے ایک قطرہ بھی پانی نہیں گرا۔ یہ دو کرامتیں دیکھ کر **بدعقیدہ بادشاہ** کہنے لگا کہ یہ سب نظر بندی اور جادو ہے۔ پھر بادشاہ نے آگ جلانے کا حُکم دیا۔ جب آگ کے شُعلے بُلند ہوئے تو وہ بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اُن کے رُفقاء آگ میں کود پڑے۔ ساتھ میں چھوٹے سے شہزادے کو بھی لیتے گئے، بادشاہ اپنے بچے کو آگ میں گرتے دیکھ کر اُس کے فِراق میں بے چَین ہوگیا، کچھ دیر کے بعد ننھے شہزادے کو اِس حال میں بادشاہ کی گود میں ڈال دیا گیا کہ اس کے ایک ہاتھ میں **سیب** اور دوسرے ہاتھ میں **انار** تھا۔ بادشاہ نے پوچھا، بیٹا! تم کہاں چلے گئے تھے؟ تو اُس نے کہا، میں ایک باغ میں تھا، یہ دیکھ کر ظالم و **بدعقیدہ بادشاہ** کے درباری کہنے لگے اس کام کی کوئی حقیقت نہیں (یہ جادو ہے) بادشاہ نے کہا، اگر تم یہ زہر کا پیالہ پی لو تو میں تمہیں سچّا مان لوں گا۔ اُن بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بار بار **زہر** کا پیالہ پیا، ہر مرتبہ **زہر** کے اثر سے اُن بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فَقَط کپڑے پھٹتے رہے مگر اُن کی ذات پر **زہر** کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ (حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِین ص ۶۱۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ''ہوا'' کرے
وہ شمع کیا بُجھے جسے روشن خدا کرے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کی تو بَہُت بڑی شان ہے اور ان کی کرامات کے بھی کیا کہنے! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا طرّۂ امتیاز اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کی غلامی ہے، اس سے وابستگان پر بھی ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے ایسے اِنعامات ہوتے ہیں کہ عقلیں حیران رہ جاتی ہیں چُنانچِہ

حیرت انگیز حادثہ:

بروز اتوار ۲٦ **ربیعُ النور شریف** ۱۴۲۰ھ بمطابق 11.7.1999 بوقتِ دوپہر پنجاب کے مشہور شہر لالہ موسیٰ کی ایک مصروف شاہراہ پر کسی ٹرالر نے **دعوتِ اسلامی** کے ایک ذمّہ دار، مبلّغ دعوتِ اسلامی محمد منیر حسین عطاری علیہ رحمۃ اللّٰہِ الباری (محلّہ اسلام پورہ لالہ موسیٰ) کو بری طرح کچل دیا۔ یہاں تک کہ ان کے پیٹ کی جانب سے اُوپر اور نیچے کا حصّہ الگ الگ ہوگیا۔ مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ پھر بھی وہ زندہ تھے، اور حیرت بالائے حیرت یہ کہ حواس اتنے بحال تھے کہ بُلند آواز سے **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یا رَسُوْلَ اللّٰہ** اور **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم** پڑھے جارہے تھے۔ لالہ موسیٰ کے اَسپتال میں ڈاکٹروں کے جواب دے دینے پر انہیں شہر **گجرات کے عزیز بھٹی اَسپتال** لے جایا گیا۔ انہیں اَسپتال لے جانے والے اسلامی بھائی کا بِالقسم بیان ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ محمد منیر حسین عطاری علیہ رحمۃ اللّٰہِ الباری پورے راستے اِسی طرح بُلند آواز سے دُرودوسلام اور کَلِمَۂ طَیِّبَہ کا وِرد جاری تھا۔ یہ مدنی منظر دیکھ کر ڈاکٹرز بھی حیران وششدر رہتے کہ! یہ زندہ کس طرح ہیں! اور حواس اتنے بحال کہ بُلند آواز سے دُرودوسلام اور **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** پڑھے جارہے ہیں! انکا کہنا تھا کہ ہم نے اپنی زندگی میں ایسا باحوصلہ اور باکمال مرد پہلی مرتبہ ہی دیکھا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ خوش نصیب عاشقِ رسول محمد منیر حسین عطاری علیہ رحمۃ اللّٰہِ الباری بارگاہِ محبوبِ باری عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم میں بصد بیقراری اس طرح استغاثہ کیا،

یارسولَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آ بھی جایئے

یارسولَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدد فرمایئے

یارسولَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے مُعاف فرمادیجئے

اس کے بعد باآوازِ بلند **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم** پڑھتے ہوئے جامِ شہادت نوش کرگئے۔

جی ہاں جو مسلمان حادِثہ میں فوت ہو وہ شہید ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

واسِطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ واقِعہ ان دنوں مختلف اخبارات نے شائع کیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شہید دعوتِ اسلامی محمد منیر حسین عطاری علیہ رحمۃ اللّٰہِ الباری دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ دار مبلّغ تھے اور حادِثہ کے ایک روز قبل ہی عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے سے لوٹے تھے۔ مرحوم روزانہ صدائے مدینہ بھی لگاتے تھے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا "صدائے مدینہ لگانا" کہلاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بے شمار خوش نصیب اسلامی بھائی یہ سنّت ادا کرتے ہیں۔ جی ہاں نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا سنّت ہے چُنانچہ حضرت سیِّدُنا ابی بکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (جو کہ بنی ثقیف کے ایک صحابی ہیں) فرماتے ہیں، میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ نمازِ فجر کیلئے نکلا تو آپ جس سوتے ہوئے شخص پر گزرتے اُسے نماز کیلئے آواز دیتے یا اپنے پاؤں مبارک سے ہلاتے۔ (مراۃ جلد اوّل ص ٤٠٧ بحوالہ ابوداؤد)

جو خوش نصیب "صدائے مدینہ" لگاتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ادائے سنّت کا ثواب پاتے ہیں۔ یاد رہے ہر ایک کو پاؤں سے ٹھوکر مارنے کی اجازت نہیں۔ آقا اپنے غلام کو مبارک پاؤں سے ہلادے تو اُس کے سوئے نصیب جگادے۔

ایک ٹھوکر میں اُحُد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اَللّٰہُ اکبر ایڑیاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا لگتا ہے محمد منیر حسین عطاری علیہ رحمۃ اللّٰہِ الباری کی خدماتِ دعوتِ اسلامی رنگ لائی اور انہیں آخری وقت کلمہ نصیب ہوگیا۔ اور جس کو مرتے وقت کلمہ نصیب ہوجائے اُس کا آخرت میں بیڑا پار ہے۔ چُنانچہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، مالِکِ جنّت، محبوبِ ربُّ العزّت

عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، جس کا آخری کلام **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** (یعنی **کَلِمَۂ طَیِّبَه**) ہو وہ داخلِ جنّت ہو گا۔ (ابوداؤد ج ۳ ص ۱۳۲ رقم الحدیث ۳۱۱۶)

موٹا تازہ شیطان:

ایک مرتبہ دو شیاطین میں ملاقات ہوئی۔ایک شیطان خوب **موٹا تازہ** تھا۔جبکہ دوسرا **دُبلا پتلا!**۔موٹے نے دُبلے سے پوچھا، بھائی! آخر تم اتنے کمزور کیوں ہو؟ اُس نے جواب دیا، میں ایک ایسے نیک بندے کیساتھ ہوں جو گھر میں داخل ہوتے اور کھاتے، پیتے وَقت **بسم اللہ** شریف پڑھ لیتا ہے تو مجھے اُس سے دُور بھاگنا پڑتا ہے۔ یار! یہ تو بتاؤ! تم نے بہُت جان بنا رکھی ہے اس میں کیا راز ہے؟ موٹا بولا" میں ایک ایسے غافل شخص پر مُسلّط ہوں جو گھر میں **بسم اللہ** پڑھے بغیر داخل ہو جاتا ہے اور کھاتے پیتے وَقت بھی **بسم اللہ** نہیں پڑھتا لہٰذا میں اس کے ان تمام کاموں میں شریک ہو جاتا ہوں اور اسپر جانور کی طرح سُوار رہتا ہوں۔(یہ راز ہے میری صحت مندی کا)" (اسرار الفاتحہ ص ۱۵۵)

نو شیاطین کے نام و کام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ درس ملتا ہے کہ اگر ہم اپنے کاموں میں شیطٰن کی شرکت سے حِفاظت اور خیر و بَرَکت کے طلبگار رہیں۔ تو ہر نیک کام کے آغاز میں **بسم اللہ** پڑھا کریں۔ بصورتِ دیگر ہر فعل میں شیطانِ لعین شریک ہو جائے گا۔شیطان کی کثیر اولاد ہے اور ان کی مُختلف کاموں پر ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں چُنانچہ حضرتِ علّامہ ابنِ **حَجر عَسقَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی** نَقل کرتے ہیں، امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان کی اولاد **نو** ہیں۔

"(۱) **زَلِیتُون** (۲) وَثِین (۳) لَقُوس (۴) اَعوَان (۵) ھَفَّاف (۶) مُرّۃ (۷) مُسَوِّط (۸) دَاسِم اور (۹) وَلْھان۔

زَلِیتُون: ۔ بازاروں میں مقرّر ہے، اور وہاں اپنا جھنڈا گاڑے رہتا ہے۔

وَثِین: ۔ لوگوں کو ناگہانی آفات میں مبتلاء کرنے کے لئے مقرّر ہے۔

لَقُوس: ۔ آتش پرستوں پر مقرّر ہے۔

اَعوَان: ۔ حکمرانوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

ھَفَّاف: ۔ شرابیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

مُرّۃ: ۔ گانے باجے، بجانے والوں پر مقرّر ہے۔

مُسَوِّط: ۔ افواہیں عام کرنے پر مقرّر ہے۔ وہ لوگوں کی زَبانوں پر افواہیں جاری کروا دیتا ہے، اور اَصل حقیقت سے لوگ بے خبر رہتے ہیں۔

دَاسِم: ۔ گھروں میں مقرّر ہے۔ اگر صاحبِ خانہ گھر میں داخل ہو کر نہ سلام کرے اور نہ **بسم اللہ** پڑھ کر قدم اندر رکھے، تو یہ ان گھر والوں کو آپس میں لڑوا دیتا ہے، حتّٰی کہ طلاق یا خُلع یا مار پیٹ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

وَلْھان: ۔ وُضو، نَماز اور دیگر عبادات میں وسوسے ڈالنے کے لئے مقرّر ہے۔ (المنبہات لِلْعَسقلانی، ص ۹۱)

گھریلو جھگڑوں کا علاج:

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، گھر میں داخل ہوتے وقت **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** پڑھ کر پہلے سیدھا قدم دروازہ میں داخل کرنا چاہئے پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو **اَلسَّلامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ** کہیں۔ بعض بُزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی ابتداء میں گھر میں داخل ہوتے وقت **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** اور **قُلْ هُوَ اللّٰهُ** شریف پڑھ لیتے ہیں کہ اس سے گھر میں اِتّفاق بھی رہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں ہوتا) اور روزی میں **بَرَکت** بھی۔

(مِراۃ المناجیح ج ۶ ص ۹)

یا الٰہی ہر گھڑی شیطان سے محفوظ رکھ
دے جگہ فردوس میں نیران سے محفوظ رکھ

کھانے سے پہلے بسم اللہ ضَرور پڑھیے:

کھانے پینے سے قبل **بِسم اللہ** پڑھنا **سُنّت** ہے۔حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمان عالیشان ہے کہ جس کھانے پر **بسم اللہ** نہ پڑھی جائے وہ کھانا شیطان کے لئے حَلال ہوجاتا ہے(یعنی **بِسم اللہ** نہ پڑھنے کی صُورت میں شیطان اُس کھانے میں شریک ہوجاتا ہے۔) (صحیح مُسلم ج ۲ ص ۱۷۲ رقم الحدیث ۲۰۱۷)

کھانے کو شیطان سے بچاؤ:

کھانے سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھنے سے کھانے میں **بے بَرَکتی** ہوتی ہے۔حضرت سیِّدُنا اَبُو اَیُّوب اَنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،ہم تاجدارِ رسالت،شَہَنشاہِ نُبُوَّت،مالکِ کوثر و جنّت،محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی خدمتِ سراپا رَحمت میں حاضِر تھے۔کھانا پیش کیا گیا،ابتِداء میں اتنی بَرَکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں دیکھی مگر آخِر میں بڑی بے بَرَکتی دیکھی۔ہم نے عرض کی،یارسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ایسا کیوں ہوا؟ارشاد فرمایا،ہم سب نے کھانا کھاتے وَقت **بِسم اللہ** پڑھی تھی۔پھر ایک شخص بِغیر **بِسم اللہ** پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا،اُس کے ساتھ شیطان نے کھانا کھالیا۔ (شَرحُ السُّنّہ ج ٦ ص ٦٢ رقم الحد یث ۲۸۱۸)

بسم اللہ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ:

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدارِ مدینہ،راحتِ قلب وسینہ،فیض گنجینہ،صاحبِ مُعَطَّر پسینہ،باعِثِ نُزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ باقرینہ ہے،جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لے۔یعنی **بسم اللہ** پڑھے اور اگر شروع میں **بسم اللہ** پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے،"**بِسمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ**"۔

(ابو داوٗد شریف ج ۳ ص ۳۵٦ رقم الحدیث ۳۷٦۷)

شیطان نے کھانا اُگل دیا!

حضرتِ سیِّدُنا اُمَیَّہ بن مَخشِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،حُضُور سراپا نور،فیض گنجور،شاہِ غَیُور،محبوبِ ربِّ غفور عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم تشریف فرما تھے۔ایک شخص بِغیر **بِسم اللہ** پڑھے کھانا کھا رہا تھا،جب کھا چکا اور صِرف ایک ہی لُقمہ باقی رَہ گیا تو وہ لُقمہ اُٹھایا اور اُس نے کہا،**بِسمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ**۔تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے مسکرا کر ارشاد فرمایا،شیطان اِس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا،جب اِس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لیا تو جو کچھ اُس کے پیٹ میں تھا اُگل دیا۔ (ابو داوٗد شریف،ج ۳ ص ۳۵٦ رقم الحدیث ۳۷٦۸)

نگاہ مصطفٰے سے کچھ پوشیدہ نہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!جب بھی کھانا کھائیں یاد کر کے **بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم** پڑھ لیا کریں۔جو نہیں پڑھتا اس کا **قَرِین** نامی شیطان بھی کھانے میں ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔سیِّدُنا اُمَیَّہ بن مَخشِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی رِوایت سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مقدّس نگاہیں سب کچھ دیکھ لیا کرتی ہیں،جبھی تو شیطان کو قے کرتا ہوا ملاحظہ فرمالیا اور شیطان کی بدحواسی دیکھ کر مسکرا دیئے۔چُنانچہ **مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں،**رحمتِ عالَم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مقدّس نظریں حقیقت میں چھپی ہوئی مخلوق کو بھی مُلاحظہ فرماتی ہیں،اور حدیثِ مبارک بالکل اپنے ظاہری معنی پر ہے کسی تاویل کی ضَرورت نہیں۔جیسے ہمارا پیٹ مکّھی والا کھانا (جبکہ مکّھی اُس میں موجود ہو) قبول نہیں کرتا۔ایسے ہی شیطان کا مِعدہ **بِسم اللہ** والا کھانا ہَضم نہیں کر پاتا۔اگرچہ اُس کا قے کیا ہوا کھانا ہمارے کام نہیں آتا،مگر مردود بیمار پڑ جاتا ہے اور بھوکا بھی رَہ جاتا ہے اور ہمارے کھانے کی فوت شدہ بَرَکت لوٹ آتی ہے۔غرضیکہ اس میں ہمارا فائدہ ہے اور شیطان کے دو نقصان اور ممکن ہے کہ وہ مردود آئندہ ہمارے ساتھ بِغیر **بِسم اللہ** والا کھانا بھی اس ڈر سے نہ کھائے کہ شاید یہ بیچ میں **بِسم اللہ** پڑھ لے اور مجھے قے کرنی پڑ جائے۔حدیثِ پاک میں جس آدمی کا ذِکر ہے غالباً وہ اکیلا کھا رہا تھا اگر حُضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ساتھ کھاتا تو بِسمِ اللہ نہ بھولتا کیوں کہ وَہاں تو حاضِرین **بِسم اللہ** بُلند آواز سے کہتے تھے اور ساتھ والوں کو

بِسم اللہ کہنے کا حُکم کرتے تھے۔ (مِراۃ شرح مشکوٰۃ ج ۶ ص ۳۰)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں بھی کھانے کی ابتِداء وانتِہا کے وَقت اکثر بُلند آواز سے بسم اللہ شریف کے ساتھ دعائیں پڑھائی جاتی ہیں، مَدَنی قافلوں کا مسافِر دعائیں اور سنّتیں سیکھنے کی سعادت حاصِل کرتا رہتا ہے، آپ بھی **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مَدَنی قافِلوں کے تو کیا کہنے! سنئے اور جھومئے:۔

صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے مَدَنی آپریشن فرمایا!

ایک عاشِقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بیان اپنے انداز والفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں، ہمارا **مَدَنی قافلہ** "تاکہ کھارڑی" (بلوچستان، پاکستان) میں سنّتوں کی تربیّت کے لئے حاضِر ہوا تھا، **مَدَنی قافلے** کے ایک مسافر کے سر میں چار چھوٹی چھوٹی گانٹھیں ہوگئی تھیں جن کے سبب اُن کو آدھا سیسی (یعنی آدھے سر) کا دَرد ہوا کرتا تھا۔ جب درد اُٹھتا تو درد کی طرف والے چہرے کا حصّہ سیاہ پڑجاتا اور وہ تکلیف کے سبب اِس قَدَر تڑپتے کہ دیکھانہ جاتا۔ ایک رات اِسی طرح وہ درد سے تڑپنے لگے، ہم نے گولیاں کِھلا کر اُن کو سُلا دیا۔ صبح اُٹھے تو ہشاش بشاش تھے۔ اُنہوں بتایا کہ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** مجھ پر کرم ہوگیا، میرے خواب میں سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بمع چار یار علیہم الرضوان کرم فرمایا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری جانب اشارہ کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، "اِس کا درد ختم کردو"۔ چُنانچِہ یارِ غار و یارِ مزار سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا اِس طرح مَدَنی آپریشن کیا کہ میرا سَر کھول دیا اور میرے دِماغ میں سے چار کالے دانے نکالے اور فرمایا، "بیٹا! اب تمہیں کچھ نہیں ہوگا" واقِعی وہ اسلامی بھائی بالکل تندُرست ہوچکے تھے۔ سفر سے واپَسی پر اُنہوں نے دوبارہ "چیک اَپ" کروایا۔ ڈاکٹر نے حیران ہوکر کہا بھائی کمال ہے، تمہارے دِماغ کے چاروں دانے غائب ہوچکے ہیں! اِس پر اُس نے رورو کر **مَدَنی قافلے** میں سفر کی بَرَکت اور خواب کا تذکرہ کیا۔ ڈاکٹر بَہُت مُتأَثِّر ہوا۔ اُس کے اَسپتال کے ڈاکٹروں سمیت وہاں موجود ۱۲ افراد نے ۱۲ دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی نیّتیں لکھوائیں اور بعض ڈاکٹرز نے اپنے چہرے پر ہاتھوں ہاتھ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبَّت کی نشانی یعنی داڑھی مُبارک سجانے کی نیّت کی۔

ہے نبی ﷺ کی نظر قافلے والوں پر
آؤ سارے چلیں قافلے میں چلو
سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواب میں عِلاج کا یہ واقِعہ نیا نہیں ہے۔ **اللّٰہ** کے حبیب، حبیبِ لبیب، ہم گنا ہوں کے مریضوں کے طبیب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بعطائے ربِّ مُجیب عَزَّوَجَلَّ مریضوں کو شِفاء دیتے ہیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا امام یوسُف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی کی مشہور کتاب **" حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِین فِی مُعْجِزَاتِ سیِّد الْمُرسَلِین "** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دوسری جلد سے خواب کے ذَرِیعہ شِفاء کی 5 حِکایات سنئے، سنایئے اور اپنا ایمان تازہ فرمایئے۔

(۱) آقا نے آنکھوں کو روشن فرمادیا!

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُبارَک حربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے، علی ابوالکبیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر نابینا تھے، خواب میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدارِ فیض آثار سے فیضیاب ہوئے، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن کی آنکھوں پر اپنا دستِ شِفاء پھیرا، صُبح اُٹھے تو آنکھیں روشن ہوچکی تھیں۔

(مُلخّص از حُجّۃُ اللّٰہِ العٰلمین ج ۲ ص ۵۲۶ مرکزِ اہلسنّت بَرَکاتِ رضا، پور بندر، گجرات الھند)

آنکھ عطا کیجئے اُس میں ضیاء دیجئے
جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمد

(۲) آقا نے گلٹیوں کا علاج فرمادیا

حضرتِ سیِّدُنا تَقِیُّ الدّین ابومحمد عبدالسّلام علیہ رحمۃُ ربِّ الْاَنام فرماتے ہیں، "میرے بھائی ابراہیم کے گلے میں خنازیر (یعنی گلٹیاں) ہوگئی تھیں ،شدّتِ درد کے سبب بے قرار تھے،خواب میں سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے کرم فرمایا،عرض کیا،یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم بیماری کے سبب سخت تکلیف میں ہوں۔فرمایا،"تمہاری فریاد سُن لی گئی ہے"۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بَرَکت سے میرے بھائی کو شِفاء حاصِل ہوگئی۔ (اَیضاً ص ۵۲۶)

سرِ بالیں اُنہیں رَحمت کی ادا لائی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

صلُّو اعلَی الحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمد

(۳) آقا کے کرم سے دمّہ کے مریض کو شفاء ملی:

ایک بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں سخت بیمار تھا اور اپنے مکان کی نچلی منزِل پر صاحبِ فِراش (یعنی بچھونے پر پڑا) تھا،میرے ضعیف العمر والِدِ گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ضِیقُ النَّفَس (یعنی دمّہ) کے مرض کی شدّت کے باعث اوپر کی منزل پر بستر میں تھے۔نہ میں اوپر چڑھ سکتا تھا نہ وہ بے چارے نیچے اُتر پاتے تھے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ خوش قسمتی سے میں ایک رات سرورِ کائنات،شاہِ موجودات،سراپا بَرَکات،منبعِ عنایات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زیارت سے مُشرَّف ہوا،میں نے سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں تکیہ پیش کیا،سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ٹیک لگا کر تشریف فرما ہوئے،میں نے اپنی اور اپنے ضعیف العُمر والِد صاحِب کی بیماری کے بارے میں فریاد کی۔میری فریاد سُن کر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اوپر کی منزل پر تشریف لے گئے۔جب نمازِ فجر کا وقت ہوا تو میرے کانوں میں آہ! آہ! کی آواز آئی، دراصل میرے والدِ محترم سیڑھیوں سے نیچے اُتر رہے تھے،میرے پاس آکر فرمانے لگے،بیٹا! کرم بالائے کرم ہوگیا،آج شب رَحمتِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مجھ پر کرم فرمادیا۔میں نے عرض کیا،ابّا جان! سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم مجھ گنہگار کے پاس ہی سے ہوکر آپ کو نوازنے کیلئے اوپر کی منزِل پر جلوہ آراء ہوئے تھے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ اِحْسانِہٖ اس کے بعد محبوبِ ربُّ العزّت،تاجدارِ رسالت،شہنشاہِ نُبوّت مَنبعِ جودوسخاوت،سراپا رَحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بَرَکت سے ہم دونوں رُوبہ صحت ہوگئے۔ (اَیضاً ص ۵۲۷)

مریضانِ جہاں کو تم شِفاء دیتے ہو دم بھر میں
خدارا دَرد کا ہو میرے دَرماں یا رسولَ اللہ

(٤) آقا نے بَرَص کا علاج فرمایا:

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابواسحٰق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں،میرے کندھے پر بَرَص (کوڑھ) کا داغ پیدا ہوگیا،اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ خواب میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا دیدار ہوا تو میں نے اپنے مرض کی شکایت کی۔سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے دستِ شِفاء پھیرا،صُبح جاگا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بَرَص کا نام ونشان تک نہ تھا۔ (اَیضاً ص ۵۳۱)

مرضِ عصیاں کی ترقّی سے ہُوا ہوں جاں بلب
مجھ کو اچّھا کیجئے حالت بری اچھی نہیں

(۵) آقا نے ہاتھ کے آبلے دُرُست کر دیئے:

ایک بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں،حضرتِ حَمّاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھوں میں آبلے پڑ کر پھٹ گئے تھے،طبیبوں نے مُتَّفِقہ طور پر رائے دی کہ ہاتھ کاٹ دیا جائے۔حضرتِ سیدنا حَمّاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں،وہ رات میں نے انتہائی کرب واضطراب کے عالَم میں گھر کی چھت پر گزاری،اور گِڑگِڑا کر بارگاہِ خداوندی میں دعائے شِفاء کی۔جب سویا اور ظاہری آنکھ بند ہوئی تو دل کی آنکھ کُھل گئی،اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خواب میں زیارت ہوئی،میں نے عرض کی،یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میرے ہاتھ پر چشمِ کرم فرمایئے۔فرمایا! ہاتھ پھیلاؤ،میں نے پھیلا دیا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنا دستِ مُبارَک پھیر دیا اور فرمایا، کھڑے ہوجاؤ! جب کھڑا ہوا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بَرَکت سے میرے ہاتھ کی بیماری ختم ہوچکی تھی۔

(اَیضاً ص ۵۲۸)

یہ مریض مر رہا ہے ترے ہاتھ میں شِفاء ہے اے
طبیب جلد آنا مَدَنی مدینے والے

وَسوَسہ : صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی شِفاء دینے والا ہے مگران حکایات کوسُن کروَسوَسے آتے ہیں کہ کیا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ بھی کوئی شِفاء دے سکتا ہے؟

علاج وَسوَسہ : بے شک ذاتی طور پر صِرف اور صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی شِفاء دینے والا ہے، مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس کے بندے بھی شِفاء دے سکتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی طاقت کے بغیر فُلاں دوسرے کو شِفاء دے سکتا ہے تو یقیناً وہ کافر ہے۔ کیوں کہ شِفاء ہو یا دوا ایک ذرّہ بھی کوئی کسی کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا کے بغیر نہیں دے سکتا۔ ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء و اولیاء عَلَیھِمُ السَّلام و رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ محض **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دیتے ہیں مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کسی نبی یا ولی کو مرض سے شِفاء دینے یا کچھ عطا کرنے کا اختیار ہی نہیں دیا۔ تو ایسا شخص حکمِ قرآنی کو جھٹلا رہا ہے۔ پ ۳ سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر ۴۹ اور اُس کا ترجمہ پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَسوَسہ کی جڑ کٹ جائے گی اور شیطان ناکام و نامُراد ہوگا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مُبارک قول کی حکایت کرتے ہوئے قراٰن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور میں شِفاء دیتا ہوں مادرزاد اندھوں اور سفید داغ والے (یعنی کوڑھی) کو اور میں مُردے جِلاتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے۔

(پ۳ سورۃُ اٰلِ عمران آیت نمبر ۴۹)

دیکھا آپ نے؟ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام صاف صاف فرما رہے ہیں کہ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بخشی ہوئی قدرت سے مادرزاد اندھوں کو بینائی اور کوڑھیوں کو شِفاء دیتا ہوں۔ حتیٰ کہ مُردوں کو بھی زندہ کر دیا کرتا ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے انبیاء عَلَیھِمُ السَّلام کو طرح طرح کے اختیارات عطاء کئے گئے ہیں اور فیضانِ انبیاء سے اولیاء کو بھی عطا کئے جاتے ہیں لہٰذا وہ بھی شِفاء دے سکتے ہیں اور بہت کچھ عطا فرما سکتے ہیں۔ جب حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی یہ شان ہے تو آقائے عیسیٰ، سردارِ انبیاء، میٹھے میٹھے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شانِ عظمت نشان کیسی ہوگی! یہ یاد رکھئے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم جمیع مخلوقات اور جملہ انبیاء و مُرسلین عَلَیھِمُ السَّلام کے کمالات کے جامع ہیں، بلکہ جس کو جو ملا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہی کے صدقے ملا۔ یاد رکھئے مخلوق میں سے کسی بھی معاملے میں کسی اور کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے بہتر سمجھنے والا کافر ہے۔ تو معلوم ہوا کہ جب سیِّدُنا عیسیٰ علیہ السلام مریضوں کو شِفاء اندھوں کو آنکھیں اور مُردوں کو زندگی دے سکتے ہیں تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم یہ سب بدرجۂ اولیٰ عطا فرما سکتے ہیں۔

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ پہ نہیں کچھ موقوف
جس نے جو پایا ہے، پایا ہے بدولت اُن کی

76 ہزار نیکیاں:

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ، سرورِ ہر دوسرا، محبوبِ کبریا عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ فرحت نشان ہے، جو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے گا۔ **اللہ** تبارَکَ وَ تعالیٰ ہر حَرف کے بدلے اُس کے نامۂ اعمال میں **چار ہزار** نیکیاں درج فرمائیگا، **چار ہزار** گناہ بخش دیگا اور **چار ہزار** دَرَجات بلند فرمائیگا۔

(فردوس الأخبار ج ٤ ص٢٦ رقم الحديث ٥٥٧٣)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جائیے! اپنے پیارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر قربان ہو جائیے!! ذرا حساب تو لگائیے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم میں **19** حُروف ہیں۔ یوں ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے سے **چھہتّر** ہزار نیکیاں ملیں گی، **چھہتّر** ہزار گناہ معاف ہونگے اور **چھہتّر** ہزار دَرَجات بلند ہونگے۔ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم۔ (یعنی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ صاحبِ فضلِ عظمت ہے)

بوقتِ ذَبح الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نہ پڑھنے کی حکمت:

حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتِ بے پایاں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں، ''غور تو کرو کہ سورۂ توبہ میں **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** نہیں لکھی گئی اسی طرح **ذَبح** کے وَقت پوری **بسم اللہ** نہیں پڑھتے بلکہ یوں کہتے ہیں **بسم اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکبر**۔ اس میں کیا حکمت ہے؟ **حکمت** یہ ہے کہ سورۂ توبہ میں اوّل سے آخر تک جہاد اور قتال کا ذِکر ہے اور یہ کافروں پر قَہر ہے، اِسی طرح ذَبح میں جانور کی جان لی جاتی ہے یہ بھی جَبر وقَہر کا وَقت ہوتا ہے اس موقع پر رَحمت کا ذِکر نہ کرو۔ سبحٰن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تو جو شخص پوری بسم اللہ شریف (یعنی **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم**) کا وِرد کرے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خدا کے غَضَب سے محفوظ رہے گا۔

(تفسیرِ نعیمی جلد اول ص ۴۳)

اُنّیس حُرُوف کی حکمتیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے **19** حُروف ہیں اور دوزخ پر عذاب دینے والے فِرِشتے بھی اُنّیس۔ پس اُمّید ہے کہ اس کے ایک ایک حَرف کی بَرَکت سے ایک ایک فِرِشتے کا عذاب دور ہوجائے۔ دوسری خوبی یہ بھی ہے کہ دن رات میں **24** گھنٹے ہیں جن میں سے پانچ گھنٹے پانچ نمازوں نے گھیر لئے اور **19** گھنٹوں کیلئے **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** کے اُنّیس حُروف عطا فرمائے گئے۔ پس جو **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** کا وِرد کرتا رہے، اِن شاءَ اللّٰہ اس کا ہر گھنٹہ عبادت میں شمار ہوگا اور ہر گھنٹے کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

(تفسیر کبیر ج اول ص۱۵۶)

قبر سے عذاب اُٹھ گیا:

حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک قَبر کے قریب گزرے تو عذاب ہورہا تھا۔ کچھ وَقفہ کے بعد پھر گزرے تو مُلاحَظہ فرمایا کہ اُس قَبر میں نُور ہی نُور ہے اور وہاں رَحمتِ اِلٰہی کی بارش ہورہی ہے۔ آپ علیہ السلام بَہُت حیران ہوئے اور بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کیا، کہ مجھے اِس کا بَھید بتایا جائے۔ ارشاد ہوا، ''اے عیسٰی! (علیہ السلام) یہ شخص سخت گُنہگار ہونے کے سبب عذاب میں گرِفتار تھا، لیکن بوقتِ اِنتِقال اِس کی بیوی ''اُمّید'' سے تھی، اُس کے لڑکا پیدا ہوا اور آج اُس کو مکتب بھیجا گیا، اُستاد نے اُس کو بسم اللہ پڑھائی، **مُجھے حَیاآئی کہ میں اُس شخص کو زمین کے اندر عَذاب دُوں کہ جس کابچّہ زمین کے اُوپر میرا نام لے رہاہے۔''**

(تفسیر کبیر ج اول ص۱۵۵)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

اے خدائے مصطفٰے میں، تری رحمتوں پہ قرباں
ہو کرم سے میری بخشش ، بطفیلِ شاہِ جیلاں

سبحٰن اللّٰہ ،سبحٰن اللّٰہ،سبحٰن اللّٰہ! ہم سب کو چاہئے کہ اپنے بچّوں کو ''ٹاٹا پاپا'' سکھانے کے بجائے ابتداء ہی سے **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کا نام لینا سکھائیں اور یہ نہیں کہ صِرف مرنے والے والِدَین کو ہی اس کی بَرَکتیں حاصِل ہوتی ہیں، خود سیکھنے اور سکھانے والے کو بھی اِس کی بَرَکتیں نصیب ہوتی ہیں لٰھذا اپنے مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّی سے کھیلتے ہوئے سکھانے کی نیّت سے اُن کے سامنے بار بار **اَللّٰہ اَللّٰہ** کرتے رہیں تو وہ بھی اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زبان کھولتے ہی سب سے پہلا لفظ **اَللّٰہ** کہیں گے۔

بچّے کی مَدَنی تربیّت کی حکایت:

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبداللّٰہ تُستَری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَوی فرماتے ہیں، میں تین سال کی عمر کا تھا کہ رات کے وَقت اُٹھ کر اپنے ماموں حضرت سیِّدُنا **محمد بن سوار علیہ رحمۃُ الغفّار** کو نَماز پڑھتے دیکھتا، ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا، کیا تُو اُس اللّٰہ تعالٰی کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا فرمایا؟ میں نے پوچھا، میں اسے کس طرح یاد کروں؟ فرمایا، جب رات سونے لگو تو زبان کو حَرَکت دیئے بغیر مَحض دل میں تین مرتبہ یہ کَلِمات (کـ۔لِـ۔مات) کہو۔

اَللّٰهُ مَعِيَ ، اَللّٰهُ نَاظِرٌ اِلَيَّ اَللّٰهُ شَاهِدِي. اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ میرا گواہ ہے۔

فرماتے ہیں، میں نے چند راتیں یہ کَلِمات پڑھے اور پھر ان کو بتایا، انہوں نے فرمایا، اب ہر رات سات مرتبہ پڑھو، میں نے ایسا ہی کیا اور پھر ان کو مُطّلع کیا۔ فرمایا، ہر رات گیارہ مرتبہ یہی کلمات پڑھو۔ (فرماتے ہیں) میں نے اسی طرح پڑھا تو میرے دِل میں اس کی لذّت معلوم ہوئی۔ جب ایک سال گزر گیا تو میرے ماموں جان علیہ رحمۃ الحنّان نے فرمایا، میں نے جو کچھ تمہیں سکھایا ہے اسے **قَبر** میں جانے تک ہمیشہ پڑھتے رہنا اِن شاءَ اللّٰہ یہ تمہیں دنیا اور آخرت میں نَفْع دے گا۔ سیِّدُنا سَہل بن عبداللہ تُستَری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القَوی فرماتے ہیں، میں نے کئی سال تک ایسا ہی کیا تو میں نے اپنے اندر اس کا بے انتہا مزہ پایا۔ میں تنہائی میں یہ ذِکر کرتا رہا۔ پھر ایک دن میرے ماموں جان علیہ رحمۃ الحنّان نے فرمایا، **اے سَہل**! اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ ہو، اسے دیکھتا ہو اور اس کا گواہ ہو، کیا وہ اس کی نافرمانی کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لہٰذا تم اپنے آپ کو گناہ سے بچاؤ۔ پھر ماموں جان علیہ رحمۃ الحنّان نے مجھے مکتب میں بھیج دیا۔ میں نے سوچا کہیں میرے ذِکر میں خلل نہ آ جائے لہٰذا اُستاذ صاحب سے یہ شَرط مقرَّر کر لی کہ میں ان کے پاس جا کر صِرف ایک گھنٹہ پڑھوں گا اور واپس آ جاؤں گا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ میں نے مکتب میں چھ یا سات کی عمر میں قراٰنِ پاک **حِفظ** کر لیا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں روزانہ روزہ رکھتا تھا۔ بارہ سال کی عمر تک میں جَو کی روٹی کھاتا رہا۔ تیرہ سال کی عمر میں مجھے ایک مسئلہ (مَس۔ءَ۔لَہ) پیش آیا۔ اس کے حل کیلئے گھر والوں سے اجازت لیکر میں بصرہ آیا اور وہاں کے عُلَماء سے وہ مسئلہ پوچھا، لیکن ان میں سے کسی نے بھی مجھے شافی جواب نہ دیا۔ پھر میں **عَبّادان** کی طرف چلا گیا۔ وہاں کے مشہور عالِمِ دین حضرتِ سیِّدُنا ابو حبیب حمزہ بن ابی عبداللہ عبادانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی سے میں نے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے مجھے تسلّی بخش جواب دیا۔ میں ایک عرصہ تک ان کی صحبت میں رہا، ان کے کلام سے فیض حاصِل کرتا اور ان سے آداب سیکھتا پھر میں **تُستَر** کی طرف آ گیا۔ میں نے گزارہ کا انتِظام یوں کیا کہ میرے لیے **ایک دِرہَم** کے جَو شریف خرید لئے جاتے اور انہیں پیس کر روٹی پکالی جاتی۔ میں ہر رات سَحَری کے وَقت ایک اُوقیہ (یعنی تقریباً 70 گرام) جَو کی روٹی کھاتا، جس میں نہ نمک ہوتا اور نہ ہی سالن۔ یہ ایک دِرہم مجھے سال بھر کیلئے کافی ہوتا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ تین دن مسلسل فاقہ کروں گا اور اس کے بعد کھاؤں گا۔ پھر پانچ دن، پھر سات دن اور پھر **پچیس دِنوں** کا مسلسل فاقہ رکھا۔ (یعنی 25 دن کے بعد ایک بار کھانا کھاتا۔) بیس سال تک یہی طریقہ رہا پھر میں نے کئی سال تک سَیر و سیاحت کی، واپَس **تُستَر** آیا تو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا شب بیداری اختیار کی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد علیہ رحمۃُ الاحد فرماتے ہیں، میں نے مرتے دم تک سیِّدُنا سَہل بن عبداللہ تُستَری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القَوی کو کبھی **نمک** استعمال کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(اِحیاءُ العُلُوم ج۳ ص ۹۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوش نصیب والِدَین دنیا کے بجائے آخرت کے معاملے میں اپنی اولاد کے لئے زیادہ مُتَفَکِّر ہوتے ہیں، چُنانچِہ ایک ایسی ہی سمجھدار ماں نے اپنے بیٹے پر **انفرادی کوشش** کی جس کے نتیجے میں اس کی اِصلاح کا سامان ہوا۔ یہ ایمان افروز واقعہ پڑھئے اور جھومئے:-

دعوتِ اسلامی کے تربیّتی کورس کی بہار:

جھنگ (پنجاب پاکستان) کے ایک عاشِقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بیان کا اپنے انداز میں خُلاصہ پیش کرتا ہوں، امّی جان طویل عرصہ سے علیل تھیں، ان کی شدید خواہش تھی کہ میں کسی طرح گناہوں کے دلدل سے نکل جاؤں اور سُدھر جاؤں۔ امّی جان کو **دعوتِ اسلامی** سے بے حد پیار تھا۔ انہوں نے اَخراجات دے کر مجھے بَابُ الْمدینہ کراچی بھیجا اور تاکید کی کہ عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں رَحمتوں کی چھما چھم برسات کے اندر **تربیّتی کورس** کرنا اور میری شِفایابی کی دعا بھی مانگنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے بابُ المدینہ کراچی آکر تربیّتی کورس کرنے کی سعادت حاصِل کی، مَدَنی قافِلوں میں سفر سے مُشرَّف ہوا، امّی جان کے لئے خوب دعائیں بھی کیں۔ فراغت کے بعد جب گھر آیا تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی کیوں کہ تربیّتی کورس کے دَوران فیضانِ مدینہ میں مانگی ہوئی دعاؤں کی بَرَکت سے میری امّی جان صحت یاب ہو چکی تھیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تربیّتی کورس کی بَرَکت سے میں نَمازی بن گیا اور مَدَنی ماحول سے وابستگی نصیب ہوئی، سنّتوں کی خدمت اور مَدَنی قافلوں میں سفر کا جذبہ ملا۔ میری تمنّا ہے کہ ہمارے گھر کا ہر فرد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رنگ جائے۔ اور ہماری تمام پریشانیاں دُور ہوں۔

فیضانِ مدینہ میں اللہ کی رحمت ہے   امّی کو مُیَسّر اب صحّت کی سعادت ہے
فیضانِ مدینہ میں آنے ہی کی بَرَکت ہے   خوب اور بڑھی مجھ کو سنّت سے مَحَبّت ہے

جولوگ اپنی اولاد کو صِرف دنیا بنانے کیلئے ہی وقف رکھتے ہیں اور اُس کو اچھی صُحبت سے روکتے ہیں، وہ اپنی آخِرت کو سخت خطرہ میں ڈالدیتے ہیں اور بسا اَوقات دنیا میں بھی پچھتانے کے دن آتے ہیں چُنانچِہ

مَدَنی قافِلے سے روکنے کا نقصان:

مدینۃ الاولیاء احمد آباد شریف (الھند) کے ایک عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ایک نوجوان پر **انفرادی کوشش** کر کے اُس کو مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے آمادہ کرلیا، مگر والِد صاحِب نے دُنیوی تعلیم میں رُکاوٹ کے خوف سے اُخرَوی تعلیم کے سفر سے روک دیا۔ بے چارے کو عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی صُحبت ملتے ملتے رَہ گئی، نتیجۃً وہ بُرے دوستوں کے ہتھے چڑھ گیا اور شرابی بن گیا۔ اب اس کے والِد صاحِب کو اپنی غلطی کا اِحساس ہوا، اُس نے اُسی عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو درخواست کی، ''اِس کو قافِلے میں لے جاؤ کہ کہیں اس کی شراب کی لت چھوٹے۔'' اُس نوجوان پر دوبارہ اِنفرادی کوشش کی گئی مگر چُونکہ پانی سر سے اونچا ہو چکا تھا یعنی بے چارہ بہت زیادہ بگڑ چکا تھا لہٰذا کسی صورت مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے آمادہ نہ ہوا۔

والِدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو شروع ہی سے اچھا اور مَدَنی ماحول فراہم کریں، ورنہ بُری صحبت کی وجہ سے بگڑ جانے کی صورت میں بازی ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو اس کی بڑی بہن نے بتایا، ایک اسلامی بہن نے رورو کر دعاء کیلئے کہا ہے کہ میرے بیٹے کی اصلاح کیلئے دعا کریں، ہائے! میں نے خود ہی اُس کو برباد کیا ہے، اس کو دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں حفظ کیلئے بٹھاتے تو دیا مگر بے چارہ جو سنّتیں وغیرہ سیکھ کر آتا وہ گھر میں بیان کر دیتا تو اُس کا مذاق اڑاتے۔ آخِرش اُس کا دل ٹوٹ گیا اور اُس نے مدرسۃ المدینہ میں جانا چھوڑ دیا۔ اب بُرے دوستوں کی صُحبت میں رہ کر آوارہ ہو گیا ہے، اِتّفاق سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مل گیا ہے اب میں سخت پچھتا رہی ہوں، ہائے میرا کیا بنے گا!

صحبت صالح تُرا صالح کُنند　　　صحبت طالح تُرا طالح کُنند

(یعنی اچھوں کی صحبت تجھے اچھا بنادے گی)　　　(اور بُرے کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی)

درندوں کا گھر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیّدُنا سَہْل بن عبداللہ تُستَری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْبَرِی **صدّیق** (یعنی اوّل دَرَجے کے اولیاء میں سے) تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نمک اسلئے استعمال نہیں فرماتے تھے کہ نمک کی وجہ سے کھانا لذیذ ہو جاتا ہے۔ اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لذّتوں سے دور رہتے تھے۔ واقعی قورمہ بریانی وغیرہ میں چاہے ہزار مَصالحہ جات ڈالیں، اگر نمک نہیں ڈالیں گے تو کھانے کا سارا مزہ کِرکِرا ہو جائے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ نمک کی ایک مخصوص مقدار بدنِ انسانی کیلئے ضَروری ہے اور یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت تھی کہ بغیر نمک استعمال کئے زندہ تھے! تُستَر شریف میں واقع آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکانِ عالیشان کو لوگ ''بیتُ السِّباع'' یعنی دَرِندوں کا گھر کہتے تھے کیوں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں بکثرت دَرِندے (شیر چیتے) وغیرہ حاضِر ہوتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گوشت کے ذَرِیعے اُن کی ضِیافت فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آخِری عمر میں اپاہج ہو گئے تھے مگر جب نَماز کا وَقت آتا تو ہاتھ پاؤں کُھل جاتے اور نَماز سے فارغ ہو جاتے تو حسبِ سابق معذور ہو جاتے۔

(الرسالۃالقشیریۃ ص۳۸۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

بخار کا علاج:

منقول ہے، ایک شخص کو بخار آگیا، اُس کے استاذِ محترم حضرتِ شیخ فقیہ ولی عمر بن سعید علیہ رحمۃ اللہِ المُعید عِیادت کیلئے تشریف لائے، جاتے ہوئے ایک **تعویذ** عنایت کر کے فرمایا، اِس کو کھول کر دیکھنا مت۔ اُن کے جانے کے بعد اُس نے تعویذ باندھ لیا، فوراً بخار جاتا رہا۔ اُس سے رہا نہ گیا، کھول کر جو دیکھا تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا تھا۔ دل میں وَسوَسہ آیا، یہ تو کوئی بھی لکھ سکتا ہے! عقیدت میں کمی آتے ہی فوراً بخار لوٹ آیا۔ گھبرا کر حضرت کی خدمت میں حاضِر ہو کر غَلَطی کی مُعافی چاہی۔ اُنہوں نے تعویذ بنا کر اپنے دستِ مبارک سے باندھ دیا، بخار فوراً چلا گیا۔ اب کی بار دیکھنے کی مُمانعت نہ فرمائی تھی مگر ڈر کے مارے کھول کر نہ دیکھا۔ بالآخِر سال بھر کے بعد جب کھول کر دیکھا تو وُہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم تحریر تھی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی بڑی بَرَکتیں ہیں اور اِس میں بیماریوں کا علاج بھی۔ اِس حکایت سے درس ملا کہ بُزُرگانِ دین علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ المُبین اگر کسی مُباح بات سے بھی منع کر دیں تو سمجھ میں نہ آنے کے باوُجود بھی اُس سے باز رہنا چاہئے۔ یہ بھی درس ملا کہ تعویذ کھول کر نہیں دیکھنا چاہئے کہ اِس سے اعتِقاد مُتَزَلْزَل ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ پھر اس کی تہ کرنے کے مخصوص طریقے کے ساتھ ساتھ لپیٹنے کے دَوران بعض اوقات کچھ پڑھا ہوا بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا کھول کر دیکھنے سے اُس کے فوائد میں کمی آسکتی ہے۔

"یا نبی" کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے بُخار کے ۵ مَدَنی علاج

مدینہ ۱۔ لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِیْرًا ۝ (ترجَمۂ کنزالایمان: نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر (یعنی سردی) پ۲۹ الدھر ۱۳) یہ آیت کریمہ سات بار (اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر دم کیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **بخار** کی شدّت میں نُمایاں کمی محسوس ہوگی اور مریض سکون محسوس کریگا۔ (ترجمہ: پڑھنے کی ضرورت نہیں)

مدینہ ۲۔ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سورۃُ الفاتحہ **40** بار (اول آخر تین بار دُرود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے بخار والے کے منہ پر چھینٹے ماریے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُخار چلا جائے گا۔

مدینہ ۳ ۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو بخار تھا تو حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعاء پڑھ کر دم کیا تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنٍ حَاسِدٍ ط اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ

(ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں ہر اُس بیماری کیلئے جو آپکو ایذا دیتی ہے اور دوسروں کے شراور حسد کرنے والوں کی بُری نظر سے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو شفا عطا فرمائے۔ میں آپ پر اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں۔" (مسلم ص ۱۲۰۲ رقم الحدیث ۲۱۸۶، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت) بخار کے مریض کو صِرف عَرَبی میں دعا (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دم کر دیجئے۔

مدینہ ٤ ۔ بخار والا بکثرت بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ پڑھتا رہے۔

مدینہ ۵ ۔ حدیثِ پاک میں ہے، جب تم میں سے کسی کو بخار آجائے تو اُس پر تین دن تک صبح کے وَقت ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے جائیں۔

(مستدرك للحا كم ج ٤ ص ٢٢٣ رقم الحديث ٧٤٣٨)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو میٹھے میٹھے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی غلامی پر ناز ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ سفر کر کے دعاء مانگنے سے بسا اوقات ڈاکٹروں کی طرف سے لاعلاج قرار دیئے گئے مریضوں کی خوشیاں بھی اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دوبارہ لوٹ آئی ہیں۔ چنانچہ

آنکھیں روشن ہو گئیں:

لیاقت کالونی حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) میں دعوتِ اسلامی کے مُبلّغ نے ایک نوجوان کو **مَدَنی قافلے** کی دعوت پیش کی جس پر وہ بَرہم ہو کر کہنے لگے، آپ لوگ کسی کی پریشانی کا خیال بھی فرمایا کریں، میری والِدہ کی آنکھوں کا آپریشن ڈاکٹروں نے غَلَط کر دیا جس کی بناء پر اُن کی بینائی چلی گئی، ہمارے گھر میں صفِ ماتم بچھی ہے اور آپ کہتے ہیں، **مَدَنی قافلے** میں سفر کرو۔ مُبلّغ نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے ہمدردانہ انداز میں دعاء دیتے ہوئے کہا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی والِدہ کو شِفاء عطا فرمائے۔ ڈاکٹر کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ بولے، ڈاکٹرز کہتے ہیں، اب امریکہ لے جاؤ گے تب بھی عِلاج ممکن نہیں۔ یہ کہتے ہوئے اُس کی آواز بھرّا گئی۔ مُبلّغ نے بڑی مَحَبّت سے اسکی پیٹھ تھپکتے ہوئے تسلّی آمیز لہجے میں کہا، بھائی! ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے اِس پر مایوس کیوں ہوتے ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شفاء عطا فرمانے والا ہے، مُسافر کی دعاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قبول فرماتا ہے آپ عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ **مَدَنی قافلے** میں سفر کیجئے اور اس دَوران والِدہ کے لئے دعاء بھی مانگئے، امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،" جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے کاموں لگ جاتا ہے"۔ اُس مُبلّغ کی دلجوئی بھری اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں غمزدہ نوجوان نے سنّتوں کی تربیّت کے

مَدَنی قافلے میں سفر کیا، دورانِ سفر والِدہ کیلئے خوب دُعا مانگی۔ **جب گھر لوٹا تو یہ دیکھ کر اُس کی خوشی کی اِنتہا نہ رہی کہ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے اُس کی والدہ کی آنکھوں کا نُور واپَس آ چکا تھا**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ علیٰ اِحْسانِہٖ

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو　　　سیکھنے سُنَّتیں قافِلے میں چلو

چشمِ بینا ملے سُکھ سے جینا ملے　　　پاؤ گے راحتیں قافِلے میں چلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے، تین قسم کی دُعائیں مَقبول ہیں انکی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ (۱) مظلوم کی دُعا (۲) مُسافر کی دُعا (۳) اپنے بیٹے کے حق میں باپ کی دُعا۔ (جامع ترمذی ج ۵ ص ۲۸۰ رقم الحدیث ۳۴۵۹) سفر اور وہ بھی **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کیساتھ ہو تو پھر اُس کے کیا کہنے! اس میں دُعائیں کیوں قَبول نہ ہونگی! اس حکایت سے یہ بھی درس ملا کہ انفرادی کوشش میں نہایت صبر و تَحَمُّل کی ضرورت ہے، سامنے والا جھاڑے بلکہ مارے تب بھی مایوس ہوئے بغیر انفرادی کوشش جاری رکھئے اگر آپ غصّہ میں آ گئے یا جِھجھوڑ پَن پر اُتر آئے تو دین کا بیحد سارا نقصان کر بیٹھیں گے۔ سمجھانا ترک نہ کریں کہ سمجھانا ضرور رنگ لاتا ہے اور کیوں رنگ نہ لائے کہ پارہ ۲۷ **سورۃُ الذّٰرِیٰت** کی آیت نمبر ۵۵ میں ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے،

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

دردِ سر کا علاج:

قیصرِ رُوم نے امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے **دائمی دردِ سر** کی شکایت ہے اگر آپ کے پاس اس کی دوا ہو تو بھیج دیجئے! حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کو ایک ٹوپی بھیج دی قیصرِ روم اُس ٹوپی کو پہنتا تو اسکا **دردِ سر** کافُور ہو جاتا اور جب سر سے اُتارتا تو **دردِ سر** پھر لوٹ آتا۔ اسے بڑا **تعجب** ہوا۔ آخر کار اُس نے اس ٹوپی کو اُدھیڑا تو اس میں سے ایک کاغذ برآمد ہوا جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا تھا۔ (اسرار الفاتحہ ص ۱۶۳، تفسیر کبیر ص ۱۵۵ ج اول)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

بسم اللہ سے علاج کا طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس کو **دردِ سر** ہو وہ ایک کاغذ پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ کر یا لکھوا کر اُس کا تعویذ سر پر باندھ لے۔ لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اَنمِٹ سیاہی مَثَلاً بال پوائنٹ سے لکھئے اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ہ اور تینوں "م" کے دائرے کُھلے رکھئے، تعویذ لکھنے کا اُصول یہ ہے کہ آیت یا عبارت لکھنے میں ہر دائرے والے حَرف کا دائرہ کُھلا ہو یعنی اِس طرح مَثَلاً ط، ظ، ہ، ھ، ص ض، و، م، ف، ق وغیرہ۔ اَعراب لگانا ضروری نہیں، لکھ کر موم جامہ (یعنی موم میں تر کئے ہوئے کپڑے کا ٹکڑا لپیٹ لیں) یا پلاسٹک کوٹنگ کر لیں پھر کپڑے، ریگزین یا چمڑے میں تعویذ بنالیں، اور سر پر باندھ لیں۔ جن کو **عِمامہ شریف** کا تاج سجانے کی سعادت حاصل ہے وہ چاہیں تو عمامہ شریف کی ٹوپی میں سی لیں۔ اِسی طرح اسلامی بہنیں دوپٹے یا بُرقع کے اُس حصّے میں سی لیں جو سر پر رہتا ہے۔ اگر اعتِقاد کامِل ہو گا تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دردِ سر جاتا رہے گا۔ سونے یا چاندی یا کسی بھی دھات کی ڈِبیہ میں تعویذ پہننا مرد کو جائز نہیں۔ اِسی طرح کسی بھی دھات کی زنجیر خواہ اُس میں تعویذ ہو یا نہ ہو مرد کو پہننا **ناجائز** و گناہ ہے۔ اِسی طرح سونے، چاندی اور اسٹیل وغیرہ کسی بھی دھات کی تختی یا کڑا جس پر **اللہ** کا مبارک نام یا **کلمۂ طیبہ** وغیرہ کُھدائی کیا ہوا ہو اُس کا پہننا مرد کیلئے ناجائز ہے۔ عورت سونے چاندی کی ڈبیہ میں تعویذ پہن سکتی ہے مگر اور کسی دھات کی زنجیر یا کڑا یا ڈبیہ پہننا اس کے لئے بھی ناجائز ہے۔

یااللہ کے چھ حُرُوف کی نسبت سے
آدھے سر کے درد کے 6 علاج

مدینہ 1۔ اگر کسی کو آدھے سر کا درد ہو تو ایک بار سورۃُ الْاِخلاص (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دم کیجئے، حسبِ ضرورت تین بار، سات بار یا گیارہ بار اسی طرح دم کیجئے۔ گیارہ کا عدد پورا ہونے سے قبل ہی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آدھے سر کا درد ٹھیک ہو جائیگا۔

مدینہ۲۔ جب درد ہو رہا اُس وقت سُونٹھ (یعنی سوکھی ہوئی ادرک جو کہ پنساری یعنی دیسی دواء والوں سے مل سکتی ہے) کو تھوڑے سے پانی میں گِھس کر سُونٹھ کا گِھسا ہوا حصّہ پیشانی پر ملنے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آدھے سر کا دَرد جاتا رہے گا۔

مدینہ۳۔ خشک دھنیا کے تھوڑے دانے اور تھوڑی سی کشمش مٹکے کے ٹھنڈے یا سادہ پانی میں چند گھنٹے بھگو کر پینے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔

مدینہ ٤۔ گَرم دودھ میں دیسی گھی ملا کر پینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

مدینہ۵۔ ناریل کا پانی پینے سے آدھا سیسی (یعنی آدھے سر کا درد) اور پورے سر کے درد میں کمی آتی ہے۔

مدینہ٦۔ نیم گرم پانی کے بڑے برتن میں نمک ڈال کر دونوں پاؤں ۲۰ مِنٹ کیلئے اُس میں ڈالے رہیں اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو جائیگا۔ (ضرورتاً وقت میں کمی بیشی کر لیجئے)

یامصطفٰےﷺ کے سات حُرُوف کی نسبت سے دردِ سر کے سات علاج

مدینہ ١۔ لَایُصَدَّعُوْنَ عَنْھَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ O (ترجَمۂ کنزالایمان: نہ انہیں درد ِسر ہو نہ ہوش میں فرق آئے۔ (پ ۲۷ الواقعہ ۱۹) یہ آیتِ کریمہ تین بار (اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر **دردِ سر والے** پر دم کر دیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو جائیگا۔

مدینہ ۲۔ سورۃُ النّاس سات بار (اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر سر پر دم کیجئے، اور پوچھئے، اگر ابھی درد باقی ہو تو دوسری بار بھی اسی طرح دم کیجئے۔ اگر اب بھی درد ہو تو تیسری بار بھی اس طرح دم کیجئے۔ **پورے سر** کا درد ہو یا آدھے سر کا کیسا ہی شدید درد ہو تین بار میں اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جاتا رہے گا۔

مدینہ ۳۔ پورے سر کا دَرد ہو یا شَقیقہ (یعنی آدھے سر کا درد) بعد نمازِ عَصر سورۃُ التّکاثُر ایک بار (اول آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر دم کیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ درد میں اِفاقہ ہوگا۔

مدینہ٤۔ زبان پر ایک چٹکی نمک رکھ کر ۱۲ مِنٹ کے بعد ایک گلاس پانی پی لیں سر میں کیسا ہی درد ہو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِفاقہ ہو جائیگا۔

مدینہ۵۔ ایک کپ پانی میں ایک چمچ ہلدی ڈال کر جوش دیکر پینے یا بھاپ لینے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سر کا درد دُور ہو جائیگا۔ (سالن وغیرہ میں ہلدی ضرور استعمال کیجئے، روزانہ ایک گرام (یعنی چٹکی بھر) ہلدی کھانے والا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کینسر سے محفوظ رہے گا)

مدینہ ٦۔ دیسی گھی میں تلی ہوئی گرما گرم تازہ **جلیبیاں** طلوعِ آفتاب سے قبل کھانے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دردِ سر میں آرام آجائے گا۔

مدینہ ۷۔ کبھی اتّفاقیہ **دردِ سر** ہو جائے تو کھانا کھانے کے بعد ڈِسپرین (DISPIRIN) کی دو ٹِکیہ پانی میں گھول کر پی لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ٹھیک ہو جائے گا۔ (ہر طرح کے درد کی ٹکیہ کھانا کھانے کے بعد ہی استعمال کی جائے ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے)

مَدَنی مشورہ: اگر دواؤں سے دردِ سر ٹھیک نہ ہوتا ہو تو آنکھیں ٹیسٹ کروا لیجئے اگر نظر کمزور ہو تو عینک پہننے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دردِ سر ٹھیک ہو جائے گا۔ پھر بھی ٹھیک نہ ہو تو دِماغ کے خُصوصی ڈاکٹر سے رُجوع کرنا ضروری ہے۔ اس میں کوتاہی بعض اوقات سخت نقصان دِہ ثابت ہوتی ہے۔

نکسیر پُھوٹنے کا علاج:

اگر کسی کی نکسیر پھوٹ جائے اور خون بہنے لگے تو شہادت کی انگلی سے پیشانی پر سے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھنا شروع کرکے ناک کے آخر پر ختم کرے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خون بند ہو جائے گا۔

دواء کی حکایت:

حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، جو بیمار **بسم اللہ** کہہ کر دواء پیے ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دوا فائدہ دیگی۔ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پیٹ میں نہایت سخت درد ہوا حق تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا۔ ارشاد ہوا کہ جنگل کی فُلاں بُوٹی کھاؤ۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے کھائی اور فوراً آرام ہوگیا۔ کچھ دنوں بعد پھر وُہی بیماری ہوئی، حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے پھر وُہی استعمال کی مگر درد میں زیادتی ہوگئی! جنابِ باری عَزَّوَجَلَّ میں عرض کیا کہ الٰہی! یہ کیا بھید ہے کہ دوا ایک تاثیر دو! کہ پہلی بار اس نے شِفا دی اور اس دَفعہ (دَفْ۔عَہ) بیماری بڑھائی! ارشادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہوا کہ **اے موسیٰ**! اُس بار تم میری طرف سے بُوٹی کے پاس گئے تھے اور اِس دَفعہ اپنی طرف سے۔ اے موسیٰ! شِفا تو میرے نام میں ہے میرے نام کے بغیر دنیا کی ہر چیز زہرِ قاتل ہے اور میرا نام ہی اِس کا تریاق (یعنی علاج) ہے۔ (تفسیرِ نعیمی ج اول ص ٤٢)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

دوا پر نہیں خدا پر بھروسہ رکھئے:

معلوم ہوا کہ بھروسہ دواء پر نہیں خدا عَزَّوَجَلَّ پر رکھنا چاہئے۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو ہی دواء سے شِفا ملے گی وہ نہ چاہے تو یہی دواء بیماری بڑھنے کا سبب بن جائیگی اور عام مشاہدہ ہے کہ ایک ہی دواء سے ایک بیمار صحت مند ہوجاتا ہے اور وُہی دواء جب دوسرا مریض پیتا ہے تو اُس کو مَنفی اثر (RE ACTION) ہوجاتا اور مزید سخت اَمراض میں مُبتَلا یا معذور ہوجاتا یا موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔ جب بھی دواء پئیں تو **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھ لیجئے یا **بسمِ اللّٰہِ شافِی بسمِ اللّٰہِ کافِی** کہہ لیجئے۔

رُوح کی سَیرابی:

اللہ تعالیٰ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وَحی نازِل فرمائی کہ "دنیا سے ہر رُوح پیاسی جاتی ہے سوائے اُسکے جس نے **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھا ہوگا۔" (اسرار الفاتحہ ص١٦٢)

عُمدَگی سے پڑھنے کی فضیلت:

حضرتِ مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، "ایک شخص نے **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** کو خوب عُمدگی سے پڑھا، اُس کی **بخشش** ہوگئی۔" (شُعَبُ الایمان ج٢ ص٥٤٦ رقم الحدیث ٢٦٦٧)

نامِ خدا کی مٹھاس باعثِ نَجات ہو گئی:

ایک گناہ گار کو مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معامَلہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا، ایک بار میں ایک مدرَسے کی طرف سے گزرا اور ایک پڑھنے والے نے **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھی، سُن کر میرے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے میٹھے میٹھے نام کی مٹھاس نے اثر کیا اور اُسی وقت میں نے یہ غیبی آواز سُنی، "ہم دو چیزوں کو جمع نہ کریں گے (١) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کی لذّت (٢) موت کی تلخی۔" (انیس الواعِظین ص ٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نامِ نامی اِسمِ گرامی سے لذّت اندوز ہونے والا رَحمتوں کے سائے میں دنیا سے رخصت ہوتا ہے اور موت اُس کے لئے نجات و بخشش کا پیام لاتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت بَہُت بڑی ہے، وہ نکتہ نواز ہے، بظاہر معمولی نظر آنے والے اعمال کے سبب بڑے سے بڑے گنہگاروں کو بخش دیا جاتا ہے۔

رَحمتِ حق "بہا" نہ می جُوید رَحمتِ حق "بہانہ" می جُوید

(اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت "بہا" (یعنی قیمت) طلب نہیں کرتی بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت تو بہانہ تلاش کرتی ہے۔)

قیامت کے لئے نرالی سَنَد:

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، "تفسیر عزیزی" میں **بسم اللہ** کے فوائد میں لکھا ہے کہ ایک ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرتے وَقت وصیّت کی تھی کہ میرے کفن میں **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** لکھ کر رکھ دینا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ قیامت کے دن یہ میری دستاویز (یعنی تحریری ثبوت) ہوگی جس کے ذَرِیعہ سے رَحمتِ الٰہی کی درخواست کروں گا۔" (تفسیرِ نعیمی پارہ اوّل ص ٤٢)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

ملیگا دونوں عالَم کا خزانہ پڑھ لو بسم اللّٰہ

خدا چاہے تو ہو جنّت ٹھکانہ پڑھ لو بسم اللّٰہ

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تُو عذاب سے بچ گیا:

فِقہِ حنفی کی مشہورو معروف کتاب "دُرِّمُختار" میں ہے، ایک شخص نے مرنے سے پہلے یہ وصیّت کی کہ انتِقال کے بعد میرے سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ دینا۔ چُنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ پھر کسی نے خواب میں اُس شخص کو دیکھ کر حال پُوچھا، اُس نے بتایا کہ جب مجھے قَبر میں رکھا گیا، عذاب کے فِرِشتے آئے، جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی تو کہا، تُو عذاب سے بچ گیا! (اَلدُّرُّالْمُختار مَعَہٗ رَدُّالْمُحتار ج٣ ص١٥٦)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

کفن پر لکھنے کا طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** وغیرہ ضَرور لکھ لیا کریں۔ آپ کی تھوڑی سی توجُّہ بے چارے مرنے والے کی بَخشِش کا ذَرِیعہ بَن سکتی ہے۔ اور میّت کے ساتھ ہمدردی کی نیکی آپ کی بھی نَجات کا باعِث بن سکتی ہے۔ حضرت علّامہ **شامی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "یُوں بھی ہو سکتا ہے کہ مَیِّت کی پیشانی پر **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** لکھئے اور سینے پر **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم** لکھئے۔ مگر نہلانے کے بعد اور کَفَن پہنانے سے پہلے **کلمہ کی اُنگلی** سے لکھئے، روشنائی (INK) سے نہ لکھئے۔ (رَدُّ الْمُحتار ج ٣ ص ١٥٧) اِعْراب (زیر۔ زبر) لگانے کی حاجت نہیں۔ "شجرہ یا عہدنامہ قَبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میّت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں بلکہ "دُرِّمُختار" میں کفن میں عہدنامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفِرت کی اُمید ہے۔" (بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ١٠٨)

جا ہم نے تجھے بخش دیا:

قیامت کے روز عذاب کے فِرِشتے ایک بندے کو پکڑلیں گے۔ حُکم ہوگا کہ اِس کے اعضاء کو دیکھو اِس میں کوئی نیکی ہے یا نہیں؟ چُنانچہ فِرِشتے تمام اعضاء کو دیکھ ڈالیں گے، کوئی نیکی نہیں ملے گی۔ پھر فرِشتے اُس سے کہیں گے، "اب ذرا اپنی زبان باہر نکالو کہ اُس میں دیکھ لیں کوئی نیکی ہے یا نہیں؟" جب وہ زبان نکالے گا تو اُس پر سفید خط میں **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** لکھا ہوا پائیں گے۔ اُسی وَقت حُکم ہوگا، "**جا ہم نے تجھے بَخش دیا**۔" (نزھۃُالمجالس ج اول ص ٢٥)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

گنہگارو نہ گھبرانو نہ گھبرانو نہ گھبرانو

نظر رَحمت پہ رکھو جنّتُ الفردوس میں جانو

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم کی بات ہے کہ جس کو چاہے بَخش دے۔ یقیناً اُس شخص نے اِخلاص کے ساتھ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھی تھی جو کام آگئی کہ اِخلاص کے ساتھ کیا جانے والا بظاہر چھوٹا عمل بھی بَہُت بڑا دَرَجہ رکھتا ہے۔ چُنانچِہ **امامُ الْمُخْلِصِین، سیِّدُالمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم** کا فرمانِ قبولیّت نشان ہے، **اَخْلِصْ دِیْنَکَ یَکْفِکَ الْعَمَلُ الْقَلِیْلُ** ''اپنے دین میں مُخلِص ہوجاؤ تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔''

(المستدرك للحاكم ج٥ ص ٤٣٥ رقم الحديث ٧٩١٤ كتاب الرقاق)

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی ایک بُزُرگ سے نَقْل کرتے ہیں، ''ایک ساعت کا اِخلاص ہمیشہ کی نَجات کا باعِث ہے مگر **اِخلاص** بَہُت کم پایا جاتا ہے۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٣٩٩)

خالص عمل کی پہچان:

حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حواریوں نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا، ''کس کا عمل **خالِص** ہوتا ہے؟'' فرمایا، ''اُسی شخص کا عمل **اِخلاص** پر مَبنی مانا جائیگا جو صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے عمل کرے اور اِس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اِس عمل کے سبب اس کی تعریف کریں۔'' (اَیضاً ص ٤٠٣)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے مُخلِص نبی سیِّدُنا عیسیٰ علیہ السلام کا واسِطہ ہمیں بے سبب بَخش دے۔ اٰمین۔ ہائے! ہائے! نَفس وشیطان کے ہاتھوں ہم تیزی کے ساتھ تباہی کے گڑھے میں گِرتے جارہے ہیں۔ آہ! آہ! آہ! ''حوصلہ افزائی'' کے نام پر جب تک ہمارے اعمال اور دینی اَفعال کی تعریف اور واہ واہ نہیں کی جاتی ہمیں سُکون ہی نہیں ملتا۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی

آفتیں دور ہونے کا آسان وِرْد:

مولائے کائنات حضرتِ سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ سلطانِ مکّۂ مکرّمہ، تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، مکینِ گنبدِ خضرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''اے علی! (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم) میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتادوں جنہیں تم **مصیبت** کے وَقت پڑھ لو۔'' عرض کیا، ''ضرور ورار شاد فرمایئے! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر میری جان قربان! تمام اچھائیاں میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی سے سیکھی ہیں۔'' ارشاد فرمایا، ''جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ تو اِس طرح پڑھو:-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

پس اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکی بَرَکت سے جن بلاؤں کو چاہے گا دُور فرمادے گا۔''

(عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ لا بن سُنّی ص ١٢٠)

مُشکلیں حل ہوں گی (اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی بیماری، قرضداری، مقدمہ بازی دشمن کی طرف سے ایذا رسانی، بے رُوزگاری یا کوئی سی بھی آفتِ ناگہانی آن پڑے۔ کوئی چیز گم ہوجائے، کسی کی بات سُن کر صدمہ پہنچے، کوئی مارے، دِل دُکھ جائے، ٹھوکر لگے، گاڑی خراب ہوجائے، ٹریفک جام ہوجائے، کاروبار میں نقصان ہوجائے، چوری ہوجائے اَلغرض چھوٹی یا بڑی کوئی سی بھی پریشانی ہو۔ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَلَاحَوْلَ**

وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھتے رہنے کی عادت بنالیجئے ۔نیت صاف ہوگی توان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ منزل آسان ہوگی۔مشکِل کی آسانی کیلئے ایک عمل یہ بھی ہے،قبل از نمازِ جُمعہ غُسل کر کے پاک صاف لباس پہن کر تنہائی میں **یـا اللہُ 200** بار(اول آخر تین بار دُرُودِ پاک) پڑھ لیجئے کیسی ہی مُصیبت ہو دور ہو گی یا کیسی ہی حاجت ہو پوری ہو گی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سفر کرکے دعائیں مانگنے سے بھی بے شمار اسلامی بھائیوں کی مُشکلات حل ہونے کے واقِعات ہیں۔چنانچہ

نئی زندگی:

ایک مزدور کے گُردے فیل ہوگئے ۔عزیزوں نے اَسپتال میں داخِل کروادیا۔اُس کا اَوباش بھانجہ عِیادت کیلئے آیا۔ماموں جان زندگی کی آخری گھڑیاں گِن رہے تھے۔اِس کا دل بھر آیا اور آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔اُس نے سُن رکھا تھا کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلے میں سفر کے دَوران دُعا قبول ہوتی ہے۔چُنانچہ وہ مَدَنی قافِلے میں سفر پر چل دیا اور خوب گڑ گڑا کر ماموں جان کی صحّت یابی کیلئے دُعا کی۔ **جب واپَس پلٹا تو ماموں جان صحّت یاب ہو کر گھر بھی آچکے تھے اور اب نَماز کیلئے گھر سے نکل کر خراماں خراماں جانبِ مسجِد رَواں دَواں تھے** ۔یہ رَحمت بھرا منظر دیکھ کر اُس نوجوان نے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی اور اپنے آپ کو مَدَنی رنگ میں رنگ لیا۔

مرض گمبھیر ہو،گرچہ دِلگیر ہو　　　　ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو

غم کے بادَل چھٹیں اور خوشیاں ملیں　　　　دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی دعاء کبھی ردّ نہیں ہوسکتی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جو بھی دعاء مانگی جائے وہ لازماً قبول ہوتی ہے اور کیوں نہ ہو کہ خود ہمارے پیارے پیارے سچّے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا سچّا فرمان ہے:۔

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط

ترجَمۂ کنزالایمان: اورتمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا، مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

(پ ۲۴ المؤمن ۶۰)

وَسْوَسہ: خدائے حمید عَزَّوَجَلَّ کلام مجید میں جب خود ارشاد فرماتا ہے کہ''مجھ سے دعا کرو، میں قبول کرونگا'' مگر بار ہا قبولیتِ دُعا کا اظہار نہیں ہوتا۔مَثَلاً دعا کی جاتی ہے فُلاں جگہ نوکری مل جائے مگر نہیں ملتی۔

وَسْوَسہ کا علاج: ''قبول ہونے کے معنیٰ سمجھنے میں خطا کھانے کی وجہ سے شیطان وسوسے ڈالتا ہے۔دعاء قبول ہی قبول ہے۔قبولیّت کی صورتیں مختلف ہیں،قبولیتِ دعاء کی **تین صورتیں** ملاحظہ فرمایئے:۔

(۱) جو اس نے مانگا وہ نہ دیا گیا کہ اس کے حق میں بہتر نہ تھا اور وہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن جلَّ جَلَا لُہٗ اپنے بندوں کے حق میں بہتری چاہتا ہے۔

وَعَسٰٓی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّ ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ج وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّ ھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ ط وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ O

ترجَمۂ کنزالایمان: اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(پ ۲ البقرہ ۲۱۶)

(۲) اس دعاء مانگنے والے پر کوئی سخت بلاو مصیبت آنی تھی ۔ جسے اس کا پروردگار عَزَّوَجَلَّ اس بظاہر قبول نہ ہونے والی دعاکے صِلہ میں دُور فرما دیتا ہے۔مَثَلاً اتوار کو بعدِ نمازِ مغرب اسکوٹر کے حادِثے میں اس کا پاؤں ٹوٹنے والا تھا اور عَصْر کی نَماز میں اس نے دعاء مانگی، یا اللہ! فُلاں پر میرا

1000 روپیہ قرض ہے وہ آج مغرب کے بعد مل جائے ۔ یہ نماز مغرب ادا کر کے صحیح سلامت مقروض کے پاس پہنچ گیا۔ اُس نے قرض نہیں لوٹایا، یہ دعا مانگنے والا سمجھا کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی ۔ مگر اِس بے خبر کو کیا خبر کہ مقروض کے پاس پہنچنے سے قبل حادثے میں اِس کا جو پاؤں ٹوٹنے والا تھا وہ اِس دعاء کی بَرَکت سے نہیں ٹوٹا!

(۳) یہ کہ جو مانگا وہ نہیں دیا جاتا بلکہ اس دعا کے عِوض (عِ ۔ وَض) آخرت میں ثواب کا ذخیرہ عطا کیا جائے گا۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں فرمایا" جب بندہ آخرت میں اپنی اُن دعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مقبول نہ ہوئی تھیں، تمنا کریگا، کاش! دنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی اور سب یہیں (یعنی آخرت) کے واسطے جمع ہوجاتیں۔" (احسنُ الوعاء ص ۳۷ حاشیہ مَعَ تَوضِیح) ایک حدیثِ پاک میں ہے،"جس کو دعا کی توفیق دی جائے گی دروازے بہشت (یعنی جنّت) کے اس کیلئے کھولے جائیں گے۔" (اَیضا ۱۴۱)

بسم اللہ کی دیوانی:

ایک مُبلِّغ اجتماع میں بِسمِ اللہ شریف کے فضائل بیان فرمارہے تھے۔ ایک یہودن لڑکی فَضائلِ بِسمِ اللہ سن کر بے حد مُتَأثِّر (مُتَ ۔ ءَث ۔ ثِر) ہوئی اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔ اُس کی زَبان پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کا وِرْد جاری ہوگیا۔ ہر وقت اٹھتے ، بیٹھتے، سوتے، جاگتے، چلتے، پھرتے، بِسۡمِ اللّٰہ پڑھتی رہتی۔ لڑکی کے کافر ماں باپ اس سے سخت ناراض رہنے اور اس کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے نیز اسلام دشمنی کے سبب اس کوشش میں لگ گئے کہ اپنی بیٹی پر کوئی الزام عائد کر کے مَعاذَاللہ اس کو قتل کروادیں۔ چنانچہ ایک دن اُس کے باپ نے جو کہ بادشاہِ وقت کا وزیر تھا۔ شاہی مُہر والی انگوٹھی بیٹی کو رکھنے کیلئے دی، بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر اُس نے لی اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر جیب میں ڈال لی۔ رات کو جب وہ سوگئی تو اُس کے باپ نے اُس کی جیب سے انگوٹھی نکال کر دریا میں ڈال دی۔ ایک مچھلی نے وہ انگوٹھی نگل لی۔ صبح کو ایک ماہی گیر نے جال ڈالا تو اِتّفاق سے وہی مچھلی جال میں پھنس گئی، اُس نے لاکر وزیر کو تحفۃً دیدی، وزیر نے پکانے کیلئے لڑکی کے حوالے کی۔ اُس نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کہہ کر مچھلی لی، جب بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کہہ کر اُس کا پیٹ چاک کیا تو اُس میں سے انگوٹھی نکل پڑی، اُس نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر جیب میں ڈال لی اور مچھلی پکا کر باپ کے آگے رکھ دی۔ کھانا کھانے کے بعد جب دربار کا وَقت آیا، باپ نے لڑکی سے انگوٹھی طلب کی۔ اُس نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر جیب سے نکال کر دیدی۔ باپ یہ دیکھ کر حیران وششدر رہ گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بسم اللہ کی دیوانی کو قتل سے محفوظ فرمالیا۔ (لَمَعَانِ صُوفِیَہ)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُس پر رَحمت ہو اور اُس کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

بسم اللہ لکھنے کی فضیلت:

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب ، دانائے غُیُوب، مُنَزَّۃٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا،"جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم کیلئے عمدہ شکل میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تحریر کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دے گا۔"

(الدرالمنثور ج ۱ ص۲۷)

سرکارِ اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے پیرومُرشِد سیِّدُ الواصِلین، امامُ الکامِلین، حضرتِ سیِّدُنا شاہ آلِ رسول قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذُوالقَعْدَۃُ الحرام ۱۲۹۷ھ جمعرات بوقتِ ظُہر وصال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی کی آخری تحریر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تھی۔ سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وِصال شریف کی رقّت انگیز منظر کشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں،"روزِ وِصال نمازِ صبح (فجر) پڑھ لی تھی اور ہنوز (یعنی ابھی) وقتِ ظہر باقی تھا کہ انتقال فرمایا۔ نزع میں سب حاضرین نے دیکھا کہ آنکھیں بند کئے مُتَواتِر سلام فرماتے تھے۔ (یہ اس طرف اِشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ کی ارواحِ مقدسہ استقبال کیلئے جمع ہو رہی تھیں) جب چند سانس باقی رہے۔ ہاتھوں کو اَعضائے وضو پر یوں پھیرا گویا وضو فرمارہے ہیں۔ یہاں تک کہ اِستِنشاق (یعنی ناک کی صفائی) بھی فرمایا۔ سُبۡحٰنَ اللّٰہ وہ اپنے طور پر حالتِ بیہوشی میں نمازِ ظہر بھی ادا فرماگئے ۔ جس وقت روحِ پُرفُتوح نے جُدائی فرمائی، فقیر سرہانے حاضر تھا۔ وَاللّٰہِ الْعَظِیۡم ایک نور ملیح (یعنی حسین نور) علانیہ نظر آیا (یعنی جو بھی موجود تھا وہ دیکھ سکتا تھا) کہ سینہ سے اُٹھ کر برقِ تابندہ (یعنی چمکدار بجلی) کی طرح چہرہ پر چمکا جس طرح لمعانِ خورشید (یعنی سورج کی روشنی) آئینہ میں جُنبش کرتا ہے۔ یہ حالت ہو کر غائب ہو

گیا اس کے ساتھ ہی روح بدن میں نہ تھی۔ پچھلا (یعنی آخری) کلِمہ زبانِ فیض تَرجُمان سے نکلا، لفظ **اللّٰہ** تھا و بس۔ اور **آخیر تحریر** کہ دستِ مبارک سے ہُوئی **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** تھی کہ اِنتِقال سے دو روز پہلے ایک کاغذ پر لکھی تھی۔ بعد، فقیر (یعنی سرکارِ اعلیٰحضرت) نے حُضور پیر و مُرشِدِ برحق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو رُؤیا (یعنی خواب) میں دیکھا کہ حضرت والِد ماجد **قُدِّسَ سِرُّہُ الْماجِد** کے مَرقَد (مزار) پر تشریف لائے۔ غلام نے عرض کیا، "حُضور! یہاں کہاں؟" فرمایا، "آج سے، یا اب سے یہیں رہا کریں گے۔"

(حیات اعلیحضرت ص ٦٨، مکتبہ نبویہ لاهور)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا

فرش سے ماتم اٹھے وہ طیّب و طاہر گیا

(حدائق بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** لکھنے کا عظیم ثواب پانے کیلئے ہوسکے تو کبھی کبھی باوضو **خوش خطی** کے ساتھ کاغذ وغیرہ پر **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** تحریر فرمالیا کریں، لیکن بے اَدَبی کی جگہ ہرگز نہ لکھئے، دیواروں پر بھی آیات و مقدّس کلمات مت لکھئے کہ آہستہ آہستہ لِکھائی کے ذرّات زمین پر جُھڑ جاتے ہیں۔ (لہٰذا مساجد میں بھی اِس اَدب کا خیال رکھئے) اور زمین پر لکھنے کے بارے میں تو خود ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے صَراحَۃً مَنع فرمادیا ہے، چُنانچہ

زمین پر لکھنا:

حُضُورِ پُرنور، شاہِ غیور، شافِعِ یومُ النُّشور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ایک جگہ سے گزرے جہاں **زمین** پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے قریب بیٹھے ہوئے نوجوان سے اِستِفسار فرمایا، "یہ کیا لکھا ہوا ہے؟" اس نے عرض کی، "**بسم اللّٰہ**" فرمایا، "ایسا کرنے والے پر لعنت ہو، بسم اللہ کو اسکی جگہ پر ہی رکھو۔" (الدر المنثور ج ١ ص ٢٩)

از خدا خواہیم توفیقِ ادب

بے ادب محروم گشت از فضلِ ربّ

(ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ادب کی توفیق کے طلبگار ہیں کہ بے ادب فضلِ ربّ عَزَّوَجَلَّ سے محروم ہو کر در بدر ذلیل و خوار پھرتا ہے۔)

ہر زبان کے حُرُوف کی تعظیم کیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زمین پر کسی بھی زبان میں کوئی لفظ نہیں لکھنا چاہئے بعض اوقات لوگ سمجھتے ہیں کہ انگریزی زبان کا ادب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ان کی سخت غَلَط فہمی ہے۔ غور تو فرمایئے! اگر انگریزی میں **ALLAH** لکھا ہوگا تو کیا آپ اَدب نہیں کریں گے؟ کریں گے اور یقیناً کریں گے۔ یہاں تک کہ اگر توہین کی نیت سے **مَعاذَاللہ** اس پر پاؤں رکھدے یا تُھوک دے تو کافر ہو جائیگا۔ بَہر حال انگریزی اور دنیا کی ہر زَبان کے حُرُوف کا ادب کرنا چاہئے۔ **تفسیر کبیر شریف** جلد اوّل ص ٣٩٦ کے مطابق، دنیا میں بولی جانے والی تمام زَبانیں اِلہامی ہیں، ظاہر ہے زمین پر کسی بھی زَبان میں لکھنے سے اُس کی بے اَدَبی یقینی ہے، آج کل ٹریفک کے محکمہ کی جانب سے رہنُمائی کیلئے سڑکوں پر بعض تحریریں ہوتی ہیں یہ غَلَط ہے، کاش اِصرِف رنگ برنگے (مگر سبز کے علاوہ) پٹوں سے کام چلایا جاتا۔ دروازوں پر ایسے **پائیدان** نہ رکھے جائیں جن پر WELL COME لکھا ہوتا ہے۔ افسوس! آج کل حُرُوف کا ادب کرنا تقریباً نا ممکن ہو گیا ہے۔ عُموماً بچھانے کی دری، چادر پر نیز فوم کے گدیلوں کے استر اور پلنگ کی چادروں پر کمپنی یا ڈیکوریشن کا نام تحریر ہوتا ہے، W.C. پر، چپلوں اور جوتوں کے اندرونی حِصّوں بلکہ تلووں پر اور کپڑے کی کناریوں پر کارخانے کے نام وغیرہ کی لکھائی ہوتی ہے۔ بعض اَوقات سِلائی میں پاجامے کے اندر بیٹھنے کی جگہ پر تحریر آجاتی ہے تو مسلسل بے ادبی کا سلسلہ رہتا ہے۔ بلکہ سب سے زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ عُموماً ہر "لال اینٹ" پر اور "فلور ٹائل" کے نیچے لکھائی ہوتی ہے۔ لال اینٹوں اور فلور ٹائلز کی لکھائی گرینڈر سے مٹائی جاسکتی ہے اور زیادہ مقدار میں بھی خریدنے والے کارخانے والوں سے بغیر لکھائی کے بھی بنوا سکتے ہیں مگر اتنی ساری زحمتیں اٹھانے والا با ادب مَدَنی ذِہن کیسے بنے؟ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کی عطا کردہ توفیق سے سب ممکن ہے۔ ایکبار (بابُ المدینہ) کراچی میں فرش پر رکھی

ایک لال اینٹ کی لکھائی دیکھ کر **سگِ مدینہ** کا دل بے قرار ہو گیا اُس پر عمر لکھا ہوا تھا۔ لال اینٹیں حمام میں، بَیتُ الخَلاء میں ہر جگہ کی دیوار و فرش میں استعمال ہوتی ہیں۔ یہ الفاظ لکھتے ہوئے ماضی کی ایک دلخراش یاد ذِہن پر اُبھر رہی ہے اُس کو بھی عرض کئے دیتا ہوں۔

مدینہ شریف کی ایک دلخراش یاد :

مسجِدُالنَّبَوِیِّ الشَّرِیف علٰی صاحِبِہا الصلوٰۃُ وَالسَّلام کی مشرِقی جانب بابِ جبرئیل کے سامنے ایک قدیم گلی تھی جو کہ جنَّتُ البقیع کی طرف جاتی تھی اُس مقدّس گلی کو عُشّاق بہشتی گلی کہا کرتے تھے، اُس میں کئی یادگاریں مَثَلاً اہلِ بیتِ اَطہار علیہم الرضوان کے مکانات طیّبات وغیرہ تھے، اب وہ میٹھی میٹھی حقیقی **مَدَنی گلی** شہید کردی گئی ہے۔ ۱۴۰۰ھ کی ایک سُہانی شام کو (سگِ مدینہ) اُسی بہشتی گلی سے گزر رہا تھا کہ **گٹر** کے ایک ڈھکّن کی عَرَبی لکھائی پر نظر پڑی۔ غور سے دیکھا تو اُس پر لوہے کی ڈھلائی سے "**مَجاری المدینۃ**" تحریر تھا میں نے جذبۂ عقیدت میں اس تحریر کو چوم لیا اور جن بدنصیبوں نے میرے میٹھے میٹھے **مدینہ** (زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا) کے نام کو **گٹر** کے ڈھکّن پر لکھوایا اُن سے میرے دل میں اِس قدر شدید نفرت پیدا ہوئی کہ میں بتا نہیں سکتا۔ چُومتا ہوا دیکھ کر ایک یَمَنی بوڑھے نے مجھے جھڑکا، میں سر نیچا کئے تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ ابھی تھوڑا ہی چلا تھا کہ پیچھے سے کسی کے سلام کرنے کی آواز آئی، میں نے مڑ کر دیکھا تو کوئی پاکستانی تھا، بڑے پُرتَپاک طریقے سے ملا اور تعجب کی بات یہ ہے کہ مجھ سے معذرت کرتے ہوئے کہنے لگا، "اُس یَمَنی بوڑھے کا بُرا مت منائیے گا۔" مزید اُس نے کہا، "**مسجِدُالنَّبَوِیِّ الشَّرِیف** علٰی صاحِبِہا الصلوٰۃُ وَالسَّلام میں حاضِری کا انداز دیکھ کر مجھے کشش ہوئی اور میں مسلسل آپ کا پیچھا کئے چلا آ رہا ہوں اور آپ کی ہر نَقل و حَرَکت کا جائزہ لے رہا ہوں، آپ میرے مکان پر قیام کر لیجئے۔" میں نے جواب دیا، "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے پاس قیام کی سُہولت موجود ہے۔" کہا، "کھانا ہی کھا لیجئے۔" میں نے جوابدیا، "اِس کی فی الحال حاجت نہیں،" کہا، "میری طرف سے کچھ رقم قبول کر لیجئے،" میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا، "میں حاجتمند نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے پاس اَخراجات موجود ہیں۔" بہر حال وہ خوش عقیدہ شخص تھا اور اُس نے مجھ سے بہُت ہی مَحَبّت کا اظہار کیا، میرے لئے وہ **اجنبی** تھا اور اس کے بعد پھر کبھی اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اُس کو اِس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ اور ہر مسلمان کو بے اَدَبی اور بے ادَبوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

محفوظ سدا رکھنا خدا بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سر زد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

سیانے کی دلیل:

عَرَبی میں **مدینہ** کے معنیٰ "شہر" ہے۔ اس لئے **گٹر** کے ڈھکّن پر **مدینہ** لکھنے میں حرج نہیں۔

دیوانے کا جواب:

عَرَبی میں شہر کیلئے "بَلَد" کا لفظ بھی معروف ہے **مدینۂ مُنوَّرہ** کی شہری اِنتظامیہ کو بھی بَلَدِیہ ہی کہتے ہیں آخر ایسا پیارا نام **مدینہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا** **گٹر** کے ڈھکّن ہی پر لکھنے کی کیوں سوجھی؟ عَرَبی زبان کے علاوہ بشُمول اُردو دنیا کی کسی بھی زَبان میں جب **مدینہ** کہا جائے گا تو ہر ایک اس سے مُراد مدینۃ النّبی علٰی صاحِبِہا الصلوٰۃُ وَالسَّلام ہی لے گا۔ بلکہ عُلَمائے کِبار رحمہم اللہ الغفار نے **مدینۂ مُنوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا** کے جو مُتَعَدَّد اسمائے مبارَکہ تحریر فرمائے ہیں اُن میں مُجَرَّد (یعنی تنہا) لفظ **مدینہ** بھی شامل کیا ہے۔ اور اس کو **مدینۃُ المنوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا** کی تاریخ پر لکھی ہوئی کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے مَثَلاً علامہ نورالدین علی بن احمد **اَلسَّمہودی** علیہ رحمۃ اللہ القوی نے **وفاء الوفا** ج ۱ ص ۲۲ میں مدینہ شریف کے بہُت سارے اَسمائے مبارکہ لکھے ہیں اُن میں ایک نام **مدینہ** بھی لکھا ہے۔ بہر حال کسی بھی زاویہ سے **گٹر** کے ڈھکّن پر مدینہ بلکہ **المدینۃ** لکھنے کو عُشّاق کا دل تسلیم کر ہی نہیں سکتا۔ "**المدینۃ**" کیا ہے یہ تو عُشّاق کا دل ہی جانتا ہے۔ عاشقوں کے امام، امامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، عاشقِ ماہِ نُبُوَّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے نزدیک **مدینہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا کی اَھَمِّیَّت** ملاحظہ ہو۔ چُنانچہ فرماتے ہیں۔

نامِ مدینہ لے دیا چلنے لگی نسیمِ خُلد
سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں
(حدائقِ بخشش شریف)

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی جان حضرت **مولٰینا حسن رضا خان** علیہ رحمۃ الحنّان یوں اظہارِ تمنّا کرتے ہیں۔ ؎

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے
مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ
(ذوقِ نعت)

وَسوَسہ: گٹر پر گٹو ہوتا ہے اس کا ڈھکّن چومنا سخت مَعیُوب ہے۔

علاجِ وَسوَسہ: گٹر کا ڈھکّن اوپر ہوتا ہے مَواد اندر۔ سوکھے ہوئے ڈھکّن کو جس پر نَجاست کا کوئی ظاہِری اثر نہ ہو اس کو ناپاک کہنے کی کوئی وجہ نہیں، لِھٰذا **المدینۃُ المنوّرۃ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا** کے المدینہ لکھے ہوئے سُوکھے ہوئے ڈھکّن کو عشق و مستی میں چومنے کو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دنیا کا کوئی بھی مفتیِ اسلام ناجائز نہیں کہے گا۔ سرکارِ والا تبار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے مقدّس دیار کے ڈھکّن پر لکھے ہوئے **المدینۃ** کو چُومنا اور مستی میں جھومنا صِرف **عاشقانِ مدینہ کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ** کا حصّہ ہے۔ میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے دیوانو، مدینے کے مَستانو اور شمعِ بزمِ رسالت کے پروانو۔ جھوم جھوم کر کہئے ؎

المدینہ سے ہمیں تو پیار ہے
اِن شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

شرابی کی بخشش کا راز:

ایک نیک آدمی نے اپنے بھائی کو **نشہ** کرنے کے باعث اپنے پاس بلا کر سزا دی، واپَسی میں وہ پانی میں ڈوب کر فوت ہوگیا۔ جب اُسے دَفن کرچکے تو اُسی رات اُس نیک شخص نے خواب دیکھا کہ اس کا مرحوم بھائی جنّت میں ٹہل رہا ہے۔ اُس نے پوچھا، تُو تو شرابی تھا اور نَشہ ہی کی حالت میں **مَرا پھر تجھے جنّت** کیسے نصیب ہوئی؟ وہ کہنے لگا، "آپ سے مار کھانے کے بعد جب میں واپس ہوا تو راہ میں ایک کاغذ دیکھا جس پر **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** تحریر تھا، میں نے اسے اٹھایا اور نِگل لیا۔ پھر پانی میں گر گیا اور دم نکل گیا۔ جب **قَبر** میں پہنچا تو **منکر نکیر** کے سُوالات پر میں نے عرض کیا، آپ مجھ سے سُوالات فرما رہے ہیں، حالانکہ میرے پیارے پروَرْدگار **عَزَّوَجَلَّ** کا پاک نام میرے پیٹ میں موجود ہے۔ اتنے میں غیب سے آواز آئی، **صَدَقَ عَبۡدِیۡ قَدۡ غَفَرۡتُ لَہٗ** یعنی میرا بندہ سچ کہتا ہے بے شک میں نے اِسے بخش دیا۔

(نزھۃالمجالس ج اوّل ص۲۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

کاش! ہر مسلمان تبلیغِ قران و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے ساتھ وابَستہ ہو کر سنّتیں سیکھنے سکھانے والے عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میں شامل ہوجائے، ہر درس اور ہر سنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر حاضِری کی سعادت حاصل کرے اور اس کیلئے صدقِ دل سے جِدّ وجُہد کرے جیسا کہ

مغفرت کا انعام:

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، یہ اُن دنوں کی بات ہے جب بابُ المدینہ کراچی میں مُنعقِد ہونے والے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ میں سنّتوں بھرے اجتماع کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔ مَدَنی قافِلے لانے کیلئے مُتعدّد شہروں سے بابُ المدینہ کراچی کیلئے خُصوصی ٹرینوں کا سلسلہ تھا۔ اُنہیں دنوں ہمارے ایک عزیز فوت ہوگئے۔ چند روز کے بعد گھر کے کسی فرد نے مرحوم کو خواب

میں دیکھ کر جب حال پوچھا تو کہنے لگے، میں نے کراچی میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی نیّت سے خصوصی ٹرین میں نشست بُک کروائی تھی۔ اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِس سچّی نیّت کے سبب میری مغفرت فرمادی۔

رحمتِ حق "بہا" نہ می جوید　　　　رحمتِ حق "بہانہ" می جوید

(اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت "بہا" یعنی قیمت نہیں مانگتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت تو "بہانہ" ڈھونڈتی ہے)

اچھی نیّت کی بَرَکتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اچھی نیّت کا کس قدر بلند رُتبہ ہے کہ عمل کرنے کا موقع نہ ملنے کے باوُجُود اجتماع میں شرکت کی نیّت کرنے والے خوش نصیب کی مغفرت کردی گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، انسان کو چند روز کے عمل سے نہیں اچھی نیّت سے جنّت حاصل ہوگی۔ (کیمیائے سعادت ج۲ ص ۸٦١ مطبوعہ تہران)

یادرکھئے! نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ دل میں ارادہ نہ ہونے کی صورت میں خالی ہاں کر دینے سے نیّت کا ثواب نہیں ملتا۔ مَثَلاً کسی سے کہا گیا کہ کل آنا۔ اُس نے ہاں کہہ دیا اور دل میں یہ ارادہ ہے کہ نہیں جاؤں گا تو یہ جھوٹا وعدہ ہوا اور جھوٹا وعدہ کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانا والا کام ہے۔ جب نبی اکرم، نورِ مجسّم، رحمتِ عالَم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو فرمایا، مدینۂ طیبہ میں کچھ لوگ ہیں کہ ہم جو بھی وادی طے کرتے ہیں یا ایسی جگہ کو پامال کرتے ہیں جس سے کفار کو غصہ آئے نیز ہم کوئی مال خرچ کرتے ہیں یا ہم بھوکے ہوتے ہیں تو وہ ان تمام باتوں میں ہمارے ساتھ شریک ہوتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ منوّرہ میں ہیں صَحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، **یا رسولَ اللہ** ! عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم وہ کیسے؟ وہ تو ہمارے ساتھ نہیں ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، انہیں عذر (یعنی مجبوری) نے روک رکھا ہے۔ (وہ اس لئے ثواب کے حقدار قرار پائے کہ شرکت کی پکّی نیّت ہونے کے باوُجود مجبوراً شریک نہ ہوسکے تھے۔)

(سنن الکبریٰ لِلبَیْہَقِی ج ۹ ص ۲٤ کتاب السیر

جو شخص اللہ تعالیٰ کی (رضا جوئی) کے لیے خوشبو لگائے تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ مہک رہی ہوگی اور جو آدمی غیر خدا کی خاطر خوشبو لگائے وہ قیامت کے دن یوں آئیگا کہ اس کی بُو مُردار سے زیادہ بدبودار ہوگی۔

(مصنف عبد الرزق ج ٤ ص ۳۱۹ حدیث ۷۹۳۲، احیاء العلوم ج ٤ ص ۸۱۳)

حُجّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کیمیائے سعادت میں حدیثِ پاک نقل کرتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، "جو شخص اِس نیّت سے قرض لے کہ واپس نہیں کریگا تو وہ چور ہے۔

(الترغیب الترہیب ج۲ ص ٦۰۲ کتاب البیوع)

اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر:

خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان! وہ بے نیاز ہے۔ کس بندے کے ساتھ اُس کی کیا **خُفیہ تدبیر** ہے یہ کوئی نہیں جانتا کہ جب وہ نوازنے پر آتا ہے تو بظاہر بہت ہی چھوٹے سے عمل پر جنّت کی اعلیٰ نعمتوں سے مالا مال فرما دیتا ہے اور جب گرفت کرنے پر آتا ہے تو کسی ایک صغیرہ گناہ پر پکڑ لیتا ہے۔ لٰہذا بندے کو چاہئے کہ کسی بھی نیکی کو ہرگز ترک نہ کرے اور گناہ سے ہر صورت میں اپنے آپ کو بچائے اور ہر حال میں ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ کی **بے نیازی** سے ڈرتا رہے۔ حضرتِ علامہ عبدالرحمٰن ابنِ جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں،

رونگٹے کھڑے کر دینے والی حکایت:

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اَحباب کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ لوگ ایک مقتول (یعنی قتل کیے ہوئے مُردے) کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے گزرے۔ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب مقتول کی شکل دیکھی تو ایک دم بے ہوش ہوکر زمین پر تشریف لے آئے۔ جب ہوش آیا، کسی نے ماجرا دریافت کیا تو فرمایا، یہ مقتول کسی وَقت بہت بڑا عابد وزاہد تھا۔ لوگوں کا تجسُّس بڑھا۔ عرض کیا، یاسیدی! ہمیں تفصیلی واقعہ ارشاد فرمائیے! فرمایا، یہ عابد ایک روز نماز کیلئے گھر سے چلا تو راستے میں ایک عیسائی لڑکی پر نظر پڑگئی اور ایک دم اُس کے دل میں عشق کی آگ شعلہ زن ہوئی اور اُس کے فتنے میں پڑگیا، اُس سے شادی کا مطالبہ کیا، اُس نے شرط رکھی کہ عیسائی ہو جاؤ۔ کچھ عرصہ عابد نے ضبط کیا، مگر آخرِ کار شہوت کے ہاتھوں لاچار ہو کر اسلام چھوڑ کر نصرانی بن گیا۔ جب اُس نے لڑکی کو آکر خبر دی بتایا تو وہ بھڑگئی اور نفرین (نَف۔ رِی۔ ن) کرتے ہوئے کہا، او بدنصیب! تیرے اندر کوئی بھلائی نہیں، تونے اپنے دین سے وَفا نہیں کی تو کسی اور کے ساتھ کیا وفا کریگا! **بدبخت**! تُو نے شہوت

سے بدمست ہوکر عمر بھر کی عبادت وریاضت بلکہ اپنا دین تک داؤ پر لگا دیا! **اے سُن! تُو اسلام سے پھر کر مُرتَدّ ہو چکا ھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں عیسائیت کو چھوڑ کر مسلمان ہو چکی ہوں۔** یہ کہہ کر اُس نے سورۃُ الاِخلاص کی تلاوت کی، کسی سننے والے نے حیرت سے پوچھا، یہ تجھے کیسے یاد ہوگئی؟ کہنے لگی، دراصل بات یہ ہے کہ خواب کے اندر میں جہنّم میں داخل ہونے لگی، اچانک ایک صاحب وہاں آگئے اور مجھے تسلّی دیتے ہوئے کہنے لگے، ڈرو مت، تمہاری جگہ اُسی شخص کو فدیہ بنا دیا گیا ہے۔ اتنے میں یہ عاشق ناشاد و نامراد میری جگہ جہنّم میں جانے کیلئے آگیا۔ پھر وہ صاحب مجھے جنّت میں لے گئے وہاں میں نے یہ لکھا ہوا دیکھا،

یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ ج وَ عِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ۝ (پ ۱۳ الرّعد ۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اُسی کے پاس ہے۔

پھر اُنہوں نے مجھے **سورۃُ الاِخلاص** یاد کروائی، جب میں بیدار ہوئی تو یہ مجھے یاد ہو چکی تھی۔

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا، وہ خوش نصیب لڑکی تو مسلمان ہوگئی لیکن بدنصیب عابد شَہوت سے مغلوب ہو کر مرتَدّ ہونے کے بعد آج قتل کر دیا گیا۔ **نَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِیَةَ** ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(بحر الدُّموع الفصلی السارس عشرص ۷۶ دارالفجر للتّراث القاهره)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اُس کی **خُفیہ تدبیر** سے ہر ایک کو ہر دم ڈرتے رہنا چاہئے ہم میں سے کسی کو نہیں معلوم کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہوگا بھی یا نہیں۔ آہ! آہ! آہ! خدا کی قسم! ہم دنیا میں پیدا ہو کر سخت ترین آزمائش میں پڑ گئے، اس معاملہ میں تو جانور اور کیڑے مکوڑے اچھے رہے کہ نہ انہیں سلبِ ایمان کا خوف، نہ سکرات و قبرو حشر کی ہولناکیوں کی وحشت، نہ عذابِ جہنّم کا ڈر۔

کاش کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا — قبرو حشر کا سب غم ختم ہوگیا ہوتا
آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے — کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا
آہ! کثرتِ عِصیاں ہائے خوفِ دوزخ کا
کاش! اِس جہاں کا میں نہ بَشَر بنا ہوتا

اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے، ہمیں اُس سے ہر دم ڈرتے رہنا چاہئے، ایمان کی حفاظت کے معاملے میں کبھی بھی غفلت نہیں کرنا چاہئے، بُری صُحبت میں ہلاکت ہی ہلاکت اور اچھی صُحبت اور اچھوں سے مَحَبَّت و نسبت میں ہر طرح سے عافیت ہے۔ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ، **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے مُنسلِک ہو کر جو عمر بھر وابستہ رہتا ہے اُس پر وہ رحمتیں برستی ہیں کہ سننے والے ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتے ہیں۔ چُنانچہ

مدینے کا مسافر:

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ نیا آباد کے ایک مبلغ دعوتِ اسلامی کا بیان اپنے انداز و الفاظ پیش کرتا ہوں، ان کا کہنا ہے کہ میرے والدِ بزرگوار حاجی عبدالرّحیم عطاری (پٹنی) جن کی عمر کم وبیش **70** سال تھی۔ ابتدائی دَور دُنیا کی رنگینیوں کی نذر رہا مگر پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا۔ **1995**ء میں جب دوسری بار حج کا مُژدۂ جانفزا ملا تو ان کی خوشی قابلِ دید تھی۔ جیسے جیسے روانگی کا وقت قریب آرہا تھا۔ خوشی دو چند ہوتی جارہی تھی۔ آخر ان کی خوشیوں کی معراج کا وقت قریب آگیا۔ رات **4:00** بجے ایئرپورٹ کی طرف روانگی تھی۔ پوری رات خوشی خوشی تیاری میں مشغول رہے، گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا تقریباً **3:00** بجے احرام برابر میں رکھ کر اپنے کمرے میں لیٹ گئے۔ میں بھی لیٹ گیا، ابھی بمشکل پندرہ منٹ ہوئے ہوں گے کہ میرے کمرے کے دروازے پر دستک پڑی۔ چونک کر دروازہ کھولا تو سامنے والِدہ پریشانی کے عالم میں کھڑی فرما رہی تھیں، تمہارے والِد صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہے۔ میں بَعُجلت تمام پہنچا تو والِد صاحب بے قراری کے ساتھ سینہ سَہلا رہے تھے، فوراً اسپتال لے جایا گیا ڈاکٹر نے بتایا کہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ گھر میں کُہرام مچ گیا کہ کچھ ہی دیر بعد سفرِ مدینہ کیلئے روانگی ہے اور والِد صاحب کو یہ کیا ہوگیا؟ افسوس طیّارہ والِد صاحب کو لئے بغیر ہی سُوئے مدینہ پرواز کر گیا۔ والِد محترم **5** دن اسپتال میں رہے۔ اِس دَوران مزید چار بار دل کا دَورہ پڑا۔ مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے ہوش کے عالم میں اُن کی ایک بھی نماز قضا نہ ہوئی۔ جب بھی نماز کا وقت آتا تو کان میں عرض کر دی جاتی، نماز پڑھ لیں آپ فوراً آنکھ کھول دیتے۔ **تَیَمُّم** (تَ۔یَم۔مُم) کرا دیا جاتا اور آپ نَقاہت کے باعِث اشارے سے نماز پڑھ لیتے۔ آخری ''اٹیک'' پر پھر بے ہوش ہوگئے۔ عشاء کی اذان پر آنکھیں جھپکیں تو میں

نے فوراً عرض کیا، ابّا جان نَماز کیلئے تیمم کروادوں، اشارے سے فرمایا، ہاں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے تَیَمُّم کروایا اور والِد صاحِب نے اَللّٰہُ اَکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیے مگر پھر بے ہوش ہوگئے۔ ہم گھبرا کر دَوڑے اور ڈاکٹر کو بلا لائے۔ فوراً I.C.U میں لے جایا گیا، چند مِنٹ بعد ڈاکٹر نے آکر بتایا کہ آپ کے والِد بڑے خوش نصیب تھے کہ انہوں نے بُلند آواز سے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُـحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پڑھا اور انکا انتِقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ط (پ ۲ البقرہ ۱۵۶)

ایک سیِّد زادے نے والِد مرحوم کو غسل دیا۔ چُونکہ والِد صاحِب کو اُنگلیوں پر گِن کر اَذکار پڑھنے کی عادت تھی لہٰذا آپ کی اُنگلی اُسی انداز میں تھی گویا کچھ پڑھ رہے ہیں، بار بار اُنگلیاں سیدھی کی جاتیں۔ مگر دوبارہ اُسی انداز پر ہوجاتیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کثیر اسلامی بھائی جنازے میں شریک ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے بھائی کی بھی والِد صاحب کے ساتھ حج پر جانے کی ترکیب تھی۔ وہ حج کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔ بڑے بھائی کا کہنا ہے کہ میں نے مدینۂ منوّرہ میں رو رو کر بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں عرض کی کہ میرے مرحوم والِد کا حال مجھ پر مُنْکَشِف ہو، جب رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ والِدِ بُزُرگوار علیہ رحمۃ الغفار احرام پہنے تشریف لائے اور فرما رہے ہیں، ''میں عمرہ کی نیّت کرنے (مدینے شریف) آیا ہوں، تم نے یاد کیا تو چلا آیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بہت خوش ہوں''۔ دوسرے سال میرے بھتیجے نے مسجدُ الحرام شریف کے اندر کعبۃُ اللہ شریف کے سامنے اپنے دادا جان یعنی میرے والِد مرحوم حاجی عبدالرحیم عطاری کو عین بیداری کے عالم میں اپنے برابر میں نَماز پڑھتے دیکھا۔ نَماز سے فارِغ ہوکر بہت تلاش کیا مگر نہ پاسکے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

مدینے کا مسافر سندھ سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی نوبت بھی نہ آئی تھی سفینے میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نام کی تعظیم کرنے والوں سے بہت خوش ہوتا اور انعام واکرام کی بارشیں فرمادیتا ہے یہ بھی اُس کی **خُفیہ تدبیر** ہے کہ سخت گنہگار و شراب خور کے بظاہر چھوٹے سے نیک عمل سے خوش ہوکر توبہ کی توفیق دیکر ولی کامل بنادے۔ چنانچہ

شرابی ولی بن گیا:

حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی توبہ سے قبل بہت بڑے شرابی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ شراب کے نشے میں دُھت کہیں جارہے تھے کہ راستے میں ایک کاغذ پر نظر پڑی جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعظیماً اُٹھالیا اور عطر خرید کر مُعطّر کیا پھر اُسے ایک بُلند جگہ پر اَدب کے ساتھ رکھ دیا۔ اُسی رات ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں سُنا کہ کوئی کہہ رہا ہے، ''جاؤ! **بِشر** سے کہہ دو کہ تم نے میرے نام کو مُعطّر کیا، اُس کی تعظیم کی اور اسے بُلند جگہ رکھا ہم بھی تمہیں پاک کریں گے۔'' اُن بُزُرگ نے دِل میں سوچا کہ **بِشر تو شرابی ہے**۔ شاید مجھے خواب میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے وُضو کیا، نفل پڑھے اور پھر سو رہے۔ دُوسری اور تیسری بار بھی یہی خواب دیکھا اور یہ بھی سُنا کہ ''ہمارا یہ پیغام **بِشر** ہی کی طرف ہے، جاؤ! اُنہیں ہمارا پیغام پہنچادو!'' چنانچہ وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرتِ بِشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں نکل پڑے۔ ان کو پتا چلا کہ وہ شراب کی محفل میں ہیں تو وہاں پہنچے اور **بِشر** کو آواز دی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ تو نشے میں بدمست ہیں! اُنہوں نے کہا، اُنہیں جاکر کسی طرح بتادو کہ ایک آدمی آپ کے نام کوئی پیغام لایا ہے اور وہ باہر کھڑا ہے۔ کسی نے جاکر اندر خبر دی۔ حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے فرمایا، اُس سے پوچھو کہ وہ کس کا پیغام لایا ہے؟ دریافت کرنے پر وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام لایا ہوں۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ بات بتائی گئی تو جُھوم اُٹھے اور فوراً ننگے پاؤں باہر تشریف لے آئے پیغامِ حق سُن کر سچّے دِل سے توبہ کی اور اُس بُلند مقام پر جا پہنچے کہ مشاہدۂ حق کے غلبہ کی شِدّت سے ننگے پاؤں رہنے لگے۔ اِسی لئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حافی (یعنی ننگے پاؤں والا) کے لقب سے مشہور ہوگئے۔ (تذکرۃُ الاولیاء ص ۶۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

باادب با نصیب بے ادب بے نصیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لکھے ہوئے کاغذ کے ٹکڑے کا اَدَب کرنے سے ایک سخت گُنہگار اور شرابی ولیُّ اللہ بن گیا تو جن کے دِلوں میں **ربُّ الْاَنام** عَزَّوَجَلَّ کا نام گندہ (گُن۔دَہ) ہے اور جن کے قُلوب ذِکرُاللہ سے مَعْمُور ہیں اُن نُفُوسِ قُدسِیَّہ کے اَدَب کے سبب ہم گنہگار، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکَرَم سے کیوں بہرہ وَر نہ ہوں گے؟ نیز جو تمام اولیاء وانبیاء کے بھی آقا ہیں یعنی سیِّدُ الانبیاء، اَحمدِ مُجتبیٰ، محمدِ مُصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اِن کا اَدَب ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو کس قدر مَحبوب ہوگا۔ یقیناً کسی شان والے کے نام کا ادب اَجر وثواب کا مُوجِب ہے۔ حضرتِ سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ اللہِ الکافی نے اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کے نام کا اَدَب کیا تو عظمت پائی۔ تو آج ہم اگر شہنشاہِ عالی نَسب، سلطانِ عرب، محبوبِ ربّ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے نامِ پاک کا اَدَب کریں، جہاں سُنیں چُوم کر آنکھوں سے لگالیں تو کیونکر عزّت نہ پائیں گے؟ حضرتِ سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ اللہِ الکافی نے جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام دیکھا وہاں عِطر لگایا تو پاک ہوگئے، ہم بھی جہاں ذِکرِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہو وہاں **عَرَقِ گلاب** چھڑکیں تو کیوں پاک نہ ہوں گے؟

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے　　　بُو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے
عاصیو! تھام لو دامن اُن کا　　　وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

(حدائقِ بخشش شریف)

جانور بھی وَلی کی تعظیم کرتے ہیں:

حضرتِ سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ اللہِ الکافی ہمیشہ ننگے پاؤں چلتے تھے اور جب تک **بغداد شریف** میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حیات رہے کسی چوپائے نے راستے میں گوبر نہ کیا اور وہ صِرف اس حُرمت واَدَب کے پیشِ نظر کہ حضرتِ سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ اللہِ الکافی یہاں ننگے پاؤں چلتے پھرتے ہیں۔ ایک دن ایک چوپائے نے راستے میں گوبر کر دیا تو اُس کا مالِک یہ بات دیکھ کر گھبرا گیا کہ ہو نہ ہو آج حضرتِ سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ اللہِ الکافی کا **انتقال** ہوگیا ہے ورنہ یہ جانور کبھی راستے میں گوبر نہ کرتا۔ چُنانچِہ تھوڑی دیر کے بعد اُس نے سُن لیا کہ حضرت کا **وِصال** ہوگیا ہے۔ (مُلَخَّص از اَحسَنُ الْوِعاء ص ۱۳۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

جو کہ اِس دَر کا ہوا خَلقِ خُدا اُس کی ہوئی　　　جو کہ اِس دَر سے پھرا اللہ اُس سے پھر گیا
ٹھوکریں کھاتے پھروگے اِن کے دَر پر پڑ رہو　　　قافِلہ تو اے رضاؔ اوّل گیا آخر گیا

عقیدت مندوں کی بھی مغفرت:

حضرتِ سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ اللہِ الکافی کو انتِقال کے بعد قاسم بن مُنَبِّہ نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِکَ**؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے مجھے بخش دیا اور ارشاد فرمایا تم کو بلکہ تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ تو میں نے عرض کیا، **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ** مجھ سے مَحبّت کرنے والوں کو بھی بخش دے۔ تو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی رَحمت مزید جوش پر آئی، اور فرمایا، **قیامت تک جو تم سے مَحبّت کریں گے اُن سب کو بھی میں نے بَخش دیا۔**

(شرح الصُدور ص ۲۸۹)

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا، ہے میرے ولی کے در کا گدا
خالق نے مجھے یوں بخش دیا، سُبحٰن اللہ سُبحٰن اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** کی تعظیم کی بَرَکت سے سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ اللہِ الکافی کا مقام کتنا بلند ہو گیا کہ ان کی بَرَکتوں سے ہمیں بھی اس کا حصّہ مل رہا ہے! جی ہاں! بارگاہِ خداوندی میں عرض کرنے پر انہیں ان سے مَحبّت کرنے والوں کی مغفِرت کی بھی بشارت مل گئی۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری بھی بگڑی بن جائے گی، کیوں کہ **ہمیں تمام اولیاءُ اللہ سے مَحبّت اور ولیِ کامل حضرت سیدُ نا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہِ الکافی سے بھی پیار ہے۔**

بِشرِ حافی سے ہمیں تو پیار ہے　　　اِن شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے
ہم کو سارے اولیاء سے پیار ہے　　　اِن شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

اب زمین سے مقدّس کاغذ اٹھانے کی فضیلت سنئے اور جھومئے :-

مُتَبَرَّک کاغذ اٹھانے کی فضیلت:

امیرُالْمؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات علیُّ المُرتَضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے، ''جو کوئی زمین سے ایسا کاغذ اٹھائے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناموں میں سے کوئی نام ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس (اٹھانے والے) کا نام (روحوں کے سب سے اعلیٰ مقام) عِلِّیِّیْن (عِل۔لِی۔یِین) میں بُلند فرمائے گا اور اُس کے والدین کے عذاب میں تخفیف (یعنی کمی) کرے گا اگرچہ اُسکے والدین کافر ہی کیوں نہ ہوں۔''

(مَجمعُ الزَّوائد ج ٤ ص ٣٠٠)

سبحٰن اللہ! سبحٰن اللہ! سبحٰن اللہ! جب والِدَین کو بَرَکت پہنچ رہی ہے تو خود اُٹھانے والے کیلئے نہ جانے کس قَدَر رَحمتیں اور بَرَکتیں ہوں گی۔ یہ بھی درس ملا کہ والدین اگرچہ کافر ہوں تب بھی مرنے کے بعد اولاد کے نیک اعمال کا ان کو نَفْع پہنچتا ہے۔

وَسوسہ: کافر کو نیک اعمال کا دنیا میں ہی بدلہ چکا دیا جاتا ہے، مرنے کے بعد تو وہ عذابِ قبر اور پھر قیامت میں اُٹھنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وہ جہنّم ہی میں رہے گا، اِس روایت میں مرنے کے بعد بھی کافر کو نَفْع پہنچنے کا تذکرہ ہے!

وَسْوَسے کا علاج: اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہر کافر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنّم میں ہی رہے گا۔ تاہم کسی کو عذاب زیادہ ہوگا کسی کو کم۔ دنیا میں بعض اعمال ایسے بھی ہیں جن کا صِلہ کافر کو مرنے کے بعد عذاب میں کمی کی صورت میں دیا جائے گا۔ دیکھئے! ابولَہَب کا واقِعہ مشہور ہے، وہ کتنا بدترین کافر تھا قرانِ کریم کے اندر اس کی مذمّت میں پوری سُوْرَۃُ اللَّھَب موجود ہے تاہم اُس نے اپنے بھائی حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں بیٹے کی وِلادت پر خوش ہو کر اپنی کنیز کو دودھ پلانے کیلئے آزاد کر دیا تھا اُس کا یہ عمل اِس کیلئے عذابِ قبر میں تخفیف یعنی کمی کا باعِث بنا۔ چنانچہ

ابولَہَب اور میلاد:

جب ابولَہَب مر گیا تو اُس کے بعض گھر والوں نے اُسے خواب کے اندر بُرے حال میں دیکھا۔ پوچھا، کیا گزری؟ بولا تم سے جُدا ہو کر مجھے کوئی بھلائی نصیب نہ ہوئی۔ ہاں مجھے اِس کلِمے کی اُنگلی سے پانی مِلتا ہے کیونکہ (اس کے اشارہ سے) میں نے ثُوَیبَہ لونڈی کو آزاد کیا تھا۔

(صحیح بخاری جلد ٣ ص ٤٣٢ رقم الحدیث ٥١٠١)

مسلمان اور میلاد:

اس روایت کے تحت سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، اِس واقِعہ میں میلاد شریف منانے والوں کیلئے بڑی دلیل ہے جو تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی شبِ وِلادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں۔ (یعنی ابولَہَب جو کہ کافر تھا جب وہ تاجدارِ نُبُوّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی ولادت کی خبر پا کر خوش ہونے اور اپنی لونڈی (ثُوَیبَہ) کو دودھ پلانے کی خاطر آزاد کرنے پر بدلہ دیا گیا۔ حالانکہ اُس نے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی نہیں اپنے بھتیجے کی وِلادت پر خوشی منائی تھی، تو اُس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو کسی عام شخص کی نہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت اور خوشی سے بھرا ہوا ہے اور مال خرچ کر رہا ہے۔ لیکن یہ ضَروری ہے کہ مَحفلِ میلاد شریف گانے باجوں اور آلاتِ مُوسیقی سے پاک ہو۔) (مدارِجُ النُّبُوّت ج ٢ ص ٣٤ ضیاء القران)

دھوم ہے عطّار ہر سُو شاہ کے میلاد کی
جھوم کر تم بھی پکارو مرحبا یا مصطفےٰ

جشنِ میلادُ النّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے مَحبّت رکھنے والوں کے یہاں ابولَہَب کی کنیز ثُوَیبہ کے نام پر اپنی بچیوں کا نام رکھنے کا رواج ہے۔ مگر اَصل تلفُّظ سے ناواقِفِیَّت (نا۔وَا۔قِ۔فِی۔یَت) کی بنا پر نام ''ثوبیہ'' رکھ لیتے ہیں لہٰذا اصل تلفُّظ سمجھ لیجئے ثُوَیبَہ (ثُ۔وَے۔بَہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشِقانِ مصطفےٰ ہر دور میں میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی دھوم مچاتے رہے ہیں۔ اور آج بھی دنیا بھر میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی ثنا خوانی کی دُھوم دھام ہے۔ اِس کی فضیلت سنئے اور عشق و مستی میں سر دُھنئے۔ چنانچہ

ایمان کی حفاظت کا نُسخہ:

شیخُ الاسلام حضرتِ علّامہ ابنِ حَجَر مکّی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ الھادی نے فرمایا، ''محفلِ میلادِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں اَدَب و تعظیم کے ساتھ حاضِری دینے والے کا ایمان سلامت رہے گا۔اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ۔''

(اَلنِّعمَۃُ الکُبریٰ ص ۲٤)

مقدّس کاغذ کی بَرَکت:

حضرتِ سیِّدُنا منصور بن عمّار علیہ رحمۃُ اللہِ الغفّار کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ ان کو راہ میں کاغذ کا پُرزہ ملا۔ جس پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا تھا۔ اُنہوں نے اَدَب سے رکھنے کی کوئی مناسب جگہ نہ پائی تو اُسے نگل لیا۔ رات خواب دیکھا کوئی کہہ رہا ہے، اِس مقدّس کاغذ کے احترام کی بَرَکت سے اللہ ربُّ العزّت جَلَّ جَلالُہٗ نے تجھ پر حکمت کے دروازے کھول دیئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

(الرسالۃُالقشیریۃ ص ٤٨ دارالکتب العلمیۃ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھے ہوئے کاغذ کو اٹھا کر اس کی تعظیم کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے توبہ کی توفیق دیکر ولایت کا رُتبہ عنایت فرما کر اَوتاد کے عظیم منصب سے سرفراز فرمادیا جیسا کہ'' **بَھجَۃُ الاسرار شریف** میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوبکر بن ہوار علیہ رحمۃ الجبار فرماتے ہیں، عراق کے اَوتاد سات ہیں، (۱) حضرتِ سیِّدُنا شیخ معروف کرخی (۲) حضرتِ سیِّدُنا شیخ امام **احمد** بن حنبل (۳) حضرتِ سیِّدُنا شیخ **بشر** حافی (٤) حضرتِ سیِّدُنا شیخ منصور بن عمار (۵) حضرتِ سیِّدُنا شیخ جُنید (٦) حضرتِ سیِّدُنا شیخ **سہل** بن عبدُ اللہ تُستَری (۷) حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہم اللہ تعالیٰ (ہمارے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ابھی ولادت بھی نہیں ہوئی تھی اس لئے یہ غیب کی خبر سن کر) عرض کیا گیا، عبدالقادر جیلانی کون؟ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ہوار علیہ رحمۃ الجبار نے جواباً ارشاد فرمایا، ''ایک عَجَمی " شریف'' ہونگے (اہلِ عَرَب کے یہاں ساداتِ کرام کو ''شریف'' اور ''حَسِیب'' بولتے ہیں جبکہ جناب کی جگہ لفظ ''سیِّد'' استعمال کیا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ ایک غیر عَرَبی سیِّد صاحِب) جو کہ بغداد شریف میں قیام فرمائیں گے، ان کا ظُہور **پانچویں صدی ہجری** میں ہوگا اور وہ صِدّیقین (یعنی اولیائے کرام کی سب سے اعلیٰ قسم) سے ہوں گے۔'' اَوتاد وہ افراد ہیں جو دنیا کے سردار اور زمین کے قُطب ہیں۔

(بَھجَۃُ الْاَسرار مترجم ۳۸۵ پرو گریسو بکس)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

کسی خِطّۂ زمین یعنی شہر وغیرہ کا اِنتِظام جس ولیُ اللہ کے سِپُرد (سِ۔پُر۔د) ہو اُس کو قُطب کہتے ہیں۔

چار دعاؤں کی حکایت:

بسم اللّٰہ شریف کی تحریر والے کاغذ کی تعظیم کی بَرَکت سے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن عمار علیہ رحمۃ الغفار کا شمار اولیائے کبار سے ہونے لگا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے تھے، لاتعداد افراد بصد عقیدت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان سننے آتے تھے۔ ایک بار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اجتماع میں کسی حقدار نے چار دِرہم کا سُوال کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اعلان فرمایا، جو اس کو چار دِرہم دے گا میں اُس کے لئے چار دعائیں کروں گا۔ اُس وَقت وہاں سے ایک غلام گزر رہا تھا ایک ولی کامل کی رَحمت بھری آواز سُن کر اُس کے قدم تھم گئے اور اُس کے پاس جو چار دِرہم تھے وہ اس نے سائل کو پیش کر دیئے۔ حضرتِ سیِّدُنا منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، بتاؤ کون کون سی چار دعائیں کروانا چاہتے ہو؟ عرض کیا، (۱) میں غلامی سے آزاد کر دیا جاؤں (۲) مجھے ان دَراہم کا بدلہ مل جائے۔ (۳) مجھے اور میرے آقا کو توبہ نصیب ہو (٤) میری، میرے آقا کی، آپ کی اور تمام حاضِرین کی بخشش ہو جائے۔ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن عمار علیہ رحمۃ الغفار نے ہاتھ اُٹھا کر دعاء فرمادی۔ غلام اپنے آقا کے پاس دیر سے پہنچا۔ آقا نے سببِ تاخیر دریافت کیا تو اُس نے واقِعہ کہہ سنایا، آقا نے پوچھا، پہلی دعاء کون سی تھی؟ غلام بولا، میں نے عرض کیا، دعا کیجئے میں غلامی سے آزاد کر دیا جاؤں۔ یہ سُن کر آقا کی زَبان سے بے ساختہ نکلا، ''جا تو غلامی سے آزاد ہے۔'' پوچھا، دوسری دعاء کون سی کروائی؟ کہا، جو چار دِرہم میں نے دیدیئے ہیں اُس کا نِعمَ الْبَدَل مل جائے۔ آقا بول اُٹھا، میں نے تجھے چار دِرہم کے بدلے چار ہزار دِرہم دیئے۔ پوچھا، تیسری دعاء کیا تھی؟ بولا، مجھے اور میرے آقا کو گناہوں سے توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے۔ یہ سنتے ہی آقا کی زَبان پر اِستِغفار جاری ہو گیا اور کہنے لگا، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ چوتھی دعاء بھی بتادو، کہا، میں نے اِلتِجاء کی کہ میری، میرے آقا کی، آپ جناب کی اور تمام حاضِرینِ اجتماع کی مغفرت ہو جائے۔ یہ سُن کر آقا نے کہا، تین باتیں جو میرے اختیار میں تھیں وہ کر لی ہیں چوتھی سب کی مغفرت والی بات میرے اختیار سے باہر ہے۔ اُسی رات آقا نے خواب میں کسی کو کہنے والے کو سنا، جو تمہارے اختیار میں تھا وہ تم نے کر دیا۔ اور میں **اَرْحَم**

اَلرَّاحِمِین ہوں میں نے تمہیں تمہارے غلام کو، منصور کو اور تمام حاضِرین کو بخش دیا۔ (روض الریاحین ص ۲۲۲،۲۲۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

دعائے ولی میں وہ تاثیر دیکھی　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

مٹی کا شِکَستہ پیالہ:

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُ نا مُجَدِّدِ اَلفِ ثانی **قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی** نے ایک دن عام بیتُ الخَلا میں بھنگی کا صفائی کیلئے رکھا ہوا گندگی سے آلودہ کونا ٹوٹا ہوا بڑا سا مٹی کا پیالہ مُلاحظہ فرمایا، غور سے دیکھا تو بیتاب ہو گئے کیونکہ اس پیالے پر لفظ **اللہ** کندہ تھا! لپک کر پیالہ اُٹھالیا اور خادم سے پانی کا آفتابہ (یعنی ڈھکن والا دستہ لگا ہوا لوٹا) منگوا کر اپنے دستِ مبارک سے خوب مَل مَل کر اچّھی طرح دھو کر اُس کو پاک کیا، پھر ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر ادب کے ساتھ اُونچی جگہ رکھدیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُسی پیالے میں پانی پیا کرتے۔ ایک دن **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی طرف سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اِلہام فرمایا گیا، "جس طرح تم نے میرے نام کی تعظیم کی میں بھی دنیا و آخِرت میں تمہارا نام اُونچا کرتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے، **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے نامِ پاک کا ادب کرنے سے مجھے وہ مقام حاصل ہوا جو سو سال کی عبادت و ریاضت سے بھی حاصل نہ ہو سکتا تھا!" (مُلَخَّص از حضراتُ القُدس، دفتر دوم ص ۱۱۳ مکاشَفہ نمبر ۳۵)

سادہ کاغذ کا بھی ادب:

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُ نا شیخ احمد سرہندی المعروف مُجَدِّدِ اَلفِ ثانی **علیہ رحمۃُ الرَّبّانی** سادہ کاغذ کا بھی احترام فرماتے تھے چنانچہ ایک روز اپنے بچھونے پر تشریف فرما تھے کہ یکایک بے قرار ہو کر نیچے اُتر آئے اور فرمانے لگے، معلوم ہوتا ہے، اِس بچھونے کے نیچے کوئی کاغذ ہے۔ (زُبدۃُ المَقامات ص ۱۹۲)

راہ چلتے ہوئے کاغذات کو لات مت ماریئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، سادہ کاغذ کا بھی ادب ہے اور کیوں نہ ہو کہ اِس پر قراٰن و حدیث اور اسلامی باتیں لکھی جاتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بیان کردہ حکایت میں حضرت سیِّدُ نا مُجَدِّدِ اَلفِ ثانی **علیہ رحمۃُ الرَّبّانی** کی کھلی کرامت ہے کہ بچھونے کے نیچے کے کاغذ کا ظاہری طور پر بن دیکھے پتا چل گیا اور آپ نیچے اُتر آئے تا کہ غلاموں کو بھی کاغذات کے ادب کی ترغیب ملے۔ "بہارِ شریعت" میں ہے، کاغذ سے اِستِنجا مَنع ہے اگر چہ اُس پر کچھ بھی نہ لکھا ہو یا ابوجہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو۔ (حصّہ ۲ ص ۱۱۴ مطبوعہ مدینۃُ المرشِد، بریلی شریف) چُونکہ لفظِ "ابوجہل" کے تمام حُروفِ تَہَجّی (**اب و ج ہ ل**) قراٰنی ہیں۔ اِس لئے لکھے ہوئے لفظِ "ابوجہل" کی (نہ کہ شخصِ ابوجہل کی) ان معنوں کر تعظیم ہے کہ اُس کو ناپاک یا گندی جگہوں پر ڈالنے اور جُوتے مارنے وغیرہ کی اجازت نہیں۔ اِس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اخبارات کو بطور پُڑیا اِستِعمال کرتے اور پھر **مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ** وہ اخبارات بے ادبیوں کے مختلف مراحل مَثَلاً **مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ** گھر کے کچرا ڈالنے کے ڈِبے، گلیوں میں قدموں تلے روندے جانے گندگیوں اور طرح طرح کی آلودگیوں سے دوچار ہونے کے بعد بالآخر کچرا کونڈی میں جا پہنچتے ہیں، نیز بعض لوگوں کی یہ نامعقول عادت ہوتی ہے کہ چلتے چلتے راہ میں پڑے ہوئے لکھائی والے خالی ڈبّوں، اخبارات اور کاغذات وغیرہ کو **مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ** لاتیں مارتے ہیں۔ حالانکہ ثواب تو اس میں ہے کہ تحریروں والے کاغذات اور گتّے اٹھا کر ادب کی جگہ رکھے جائیں یا ٹھنڈے کئے جائیں۔ بَہَر حال لاتیں مارنے اور اِدھر اُدھر پھینکنے، اخبارات یا لکھے ہوئے کاغذات سے مَیز یا برتن وغیرہ صاف کرنے، ہاتھ پُونچھنے، ان پر پاؤں رکھنے نیز اخبارات وغیرہ بچھا کر اس کے اوپر بیٹھنے وغیرہ سے بچنا نہایت ضَروری ہے۔

قلم کی چھیلَن:

"بہارِ شریعت" میں ہے، نئے قَلَم کا تُراشہ (یعنی چھیلَن) اِدھر اُدھر پھینک سکتے ہیں مگر **مُستَعمَل** (یعنی اِستِعمال شدہ) قلم کا تُراشہ ایسی جگہ نہ پھینکا جائے کہ احترام کے خِلاف ہو۔ (جب تُراشہ کا احترام ہے تو خود **مُستَعمَل قلم** کا کتنا احترام ہوگا یہ ہر ذی شُعُور سمجھ سکتا ہے۔) نیز جس کاغذ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لکھا ہو اُس میں کوئی چیز رکھنا مکروہ ہے اور تھیلی پر اسمائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ لکھے ہوں اس میں روپیہ پیسہ رکھنا مکروہ نہیں۔ کھانے کے بعد اُنگلیوں کو کاغذ سے پُونچھنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۱۹، مدینۃ المرشد بریلی شریف، عالمگیری) ٹِشو پیپر سے ہاتھ پونچھنے، جہاں مٹی کے ڈھیلے وغیرہ دستیاب نہ ہوں وہاں ٹائلیٹ پیپر سے جائے اِستِنجا خشک کرنے کی عُلَماء اجازت دیتے ہیں کیوں کہ یہ اسی کام کیلئے ہے اس پر کچھ لکھا نہیں جاتا۔ جبکہ کاغذ لکھنے کیلئے بنائے جاتے ہیں۔

سیاھی کے نقطے کا بھی ادب:

حضرتِ سیِّدُ نامحمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُ نا مُجدِّدُ الفِ ثانی علیہ رحمۃُ الرَّبّانی کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ تحریری کام کر رہے تھے، ضرورتاً بیتُ الخلاء گئے مگر فوراً واپس آ کر پانی کا لوٹا منگوا کر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن شریف دھویا، پھر بیتُ الخلاء تشریف لے گئے۔ بعدِ فراغت جب تشریف لائے تو فرمایا، بیتُ الخلاء میں یُوں ہی بیٹھا کہ میری نظر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن کی پُشت پر پڑی جس پر قلم کا امتحان کرتے وقت کا (یعنی قلم کو چیک کرنے کیلئے کہ کام کر رہا ہے یا نہیں اُس موقع کا) سیاہی (ink) کا نُقطہ لگا ہوا تھا۔ چُونکہ یہ اُسی قلم سے تھا جس سے قراٰنی حُرُوف (عَرَبی زَبان کے سارے جبکہ فارسی اور اردو کے اکثر حُرُوف قراٰنی ہیں) لکھے جاتے ہیں اس لئے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر لگے ہوئے اُس نُقطے کے ساتھ وہاں بیٹھنا اَدَب کے خِلاف تھا، حالانکہ بَہُت شدّت سے پیشاب کی حاجت تھی مگر اُس تکلیف کے مقابلے میں اِس بے اَدَبی کی تکلیف بَہُت زیادہ تھی لہٰذا فوراً باہر آ کر سیاہی کے نُقطے کو دھو کر پھر گیا۔

(زُبدۃُ المقامات ص ۱۸۰)

دیواروں پر اشتہار نہ لگائیں:

اللہ! اللہ! سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرت مُجدِّدِ الفِ ثانی علیہ رحمۃُ الرَّبّانی قلم کی سیاہی (ink) کے نقطے کا بھی اِس قَدَر اَدَب فرماتے تھے جبکہ ہمارے یہاں حالت یہ ہے کہ لکھنے کے دَوران لگی ہوئی سیاہی کے نشانات بھی دھو کر عُموماً **گٹر** میں بہا دیا جاتا ہے اور نا قابلِ استعمال ہو جانے پر قلم اور اس کے اَجزاء کو پہلے کچرے کے ڈبّے میں ڈالتے اور بعد میں کچرا کونڈی کی نذر کر دیتے ہیں۔ بلیک بورڈ پر چاک (CHALK) کی عام لکھائی کُجا اکثر احادیثِ مبارکہ لکھنے والے بھی بلا تکلُّف صافی سے پُونچھ کر چاک کے ذرّات کے اَدَب کا بالکل بھی خیال نہیں کرتے۔ حُقوقُ العِباد کی مُطلق پرواہ کئے بغیر مذہبی لکھائی والے اِشتِہارات لوگوں کے گھروں یا دُکانوں وغیرہ کی دیواروں پر بلا اجازت لگا دیئے جاتے ہیں جو کہ گھر کے مالِک کو ناگوار گزرنے کی صورت میں حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اور بچّہ بچّہ جانتا ہے کہ دیوار پر چسپاں کردہ مذہبی اشتہار انجامِ کار پُرزہ پُرزہ ہو کر زمین پر تشریف لے آتا ہے اور جو کچھ بے اَدَبی ہوتی ہے اُس کا تصوُّر ہی دل ہلا دینے والا ہے۔ کاش! اشتہار چسپاں کرنے کے بجائے گتّوں پر لگا کر مناسب مقامات پر ٹانگنے کی ترکیب رَواج پا جائے۔ مگر ضرورت پوری ہو جانے کے بعد گتّوں کو بھی اُتار لینا چاہئے۔ اسی طرح ضرورت پوری ہو جانے کے بعد بینرز بھی اتار لئے جائیں ورنہ پھٹ کر لیرے لیرے ہو کر بکھر جاتے ہیں۔

اخبارات رَدّی میں نہ بیچیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آجکل عُموماً اخبارات میں **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ**، آیاتِ کریمہ، احادیثِ مبارکہ اور اسلامی مضامین ہوتے اور لوگ صِرف چند سکّوں کی خاطر انہیں رَدّی میں فَروخت کر دیتے ہیں۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! اس قسم کے اخبارات گندی نالیوں تک میں نظر آتے ہیں۔ کاش! **مُقدّس اَوراق** کا ہمیں اَدَب نصیب ہو جاتا۔ میرے زندہ دل اسلامی بھائیو! برائے کرم! حقیر رقم پانے کیلئے رَدّی میں بیچنے کے بجائے اخبارات کو بیچ سمندر میں ٹھنڈا کر دیا کریں، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔ **میرے تاجر اسلامی بھائیو!** آپ بھی ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ اور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مَحبّت اور عظمت کی خاطر اخبارات کو پُڑیا باندھنے کیلئے استعمال کرنے سے گُریز فرمایئے۔ بعض لوگ مذہبی مضامین جدا کر کے بقیّہ اخبار کو بنڈل وغیرہ بنانے میں استعمال کر کے دل کو یوں منا لیتے ہیں کہ ہم نے کوئی بے اَدَبی نہیں کی۔ ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مکمَّل اخبار ہی ٹھنڈا کر دیجئے کیوں کہ خبریں ہوں یا فلمی اشتہار جگہ بہ جگہ اسلامی نام ہوتے ہیں اور ان میں عُموماً "**اللہ**" اور "**محمّد**" کے الفاظ بھی شامل ہوتے ہیں۔ مثلاً عبداللہ، عبدالرحمٰن، غلام محمد وغیرہ۔ اردو ہو یا سندھی، انگریزی ہو یا ہندی دنیا کی ہر زَبان میں شائع ہونے والے ہر اخبار میں مقدّس ناموں کا امکان موجود ہے۔ بلکہ دنیا کی ہر زَبان کے حُرُوفِ تَہَجّی (ALPHABETS) کا اَدَب کرنا چاہئے کیوں کہ صاحبِ تفسیر صاوی شریف کے قول کے مطابق دنیا میں بولی جانے والی تمام زبانیں اِلہامی ہیں۔ (تفسیر صاوی ج ۱ ص ۳۰) لہٰذا ان کو ٹھنڈا کر دینے ہی میں عافیت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس اَدَب کا آپ کو ضرور صلہ عطا فرمائے گا۔

میرے والد صاحب ذہنی مریض ہیں:

ایک بار سگِ مدینہ (راقِمُ الحُروف) کے پاس ایک نوجوان آیا اور کہنے لگا کہ مجھے اپنے والِد صاحب کیلئے دعاء کروانی ہے تا کہ ان کا ذِہن ٹھیک ہو جائے، وہ ذِہنی مریض ہیں، ان پر ایک دُھن سُوار رہتی ہے اور وہ **اخبارات**، لکھے ہوئے کاغذات سڑکوں سے چُنتے اور جَمع کرکے ٹھنڈے کرتے ہیں، میرے پیسے بھی استِعمال نہیں کرتے۔ میں مُعامَلہ سمجھ گیا، میں نے اُس نوجوان سے پوچھا، کیا آپ سرکاری ملازِم ہیں؟ اُس نے کہا، ہاں۔ تو میں نے اُن سے کہا، والِد صاحِب کو میرا سلام عرض کرکے اور میرے لئے دُعائے مغفِرت کروایئے، آپ بھی اُن کی خدمت کیجئے وہ اخبار وغیرہ اس لئے چُنتے ہیں کہ اُن میں مقدّس تحریریں ہوتی ہیں اور آپ کے پیسے اس لئے استِعمال نہیں فرماتے کہ آپ سرکاری ملازِم ہیں اور اکثر سرکاری ملازِمین پوری ڈیوٹی نہ کرکے ناجائز تنخواہ لیتے ہیں۔ یہ بات سُن کر اُس نے تسلیم کیا کہ واقِعی میں ڈیوٹی میں کوتاہی کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیو! اگر اُس نوجوان کے والِد صاحِب کَثَّرَہُ اللّٰہُ تعالیٰ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسوں کی کثرت کرے) کی طرح ہر مسلمان ذِہنی **مَدَنی مریض** ہوجائے تو یقیناً ہر طرف انوار و تجلّیات کی برسات اور بَرَکات کی بَہاریں ہو اور ہمارا سارا مُعاشَرہ "مَدَنی مُعاشَرہ" بن جائے۔

اے ہمنشیں اَذیّت فرزانگی نہ پوچھ

جس میں ذرا سی عقل تھی دیوانہ ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "مَدَنی سوچ" پیدا کرنے کیلئے عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ مَدَنی قافِلوں میں سفر فرماتے رہئے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے والوں پر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم لطف و کرم کا ایمان افروز واقِعہ سنئے اور جھومئے:

مَدَنی قافلے کو سر کار نے چائے پلوائی:

ایک عاشِقِ رسول کے بیان کا اپنے انداز و الفاظ میں خُلاصہ پیشِ خدمت ہے، ہمارا **مَدَنی قافلہ** سنّتوں کی تربیّت لینے کے لئے حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) سے صوبۂ سرحد پہنچا۔ ایک مسجد میں تین دن گزار کر دوسرے علاقے کی طرف جاتے ہوئے راستہ بھول کر ہم جنگل کی طرف جا نکلے، رات کی سیاہی ہر طرف پھیل چکی تھی، دُور دُور تک آبادی کا کوئی نام و نشان نہیں تھا، لحظہ بہ لحظہ تشویش میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا، اتنے میں اُمّید کی ایک کرن پھوٹی اور کافی دُور ایک بتی ٹمٹماتی نظر آئی، خوشی کے مارے ہم اُس سَمت لپکے مگر آہ! چند ہی لمحوں کے بعد وہ روشنی غائب ہوگئی، ہم **ہِـٹَـھک** کر کھڑے کے کھڑے رہ گئے، ہماری گھبراہٹ میں ایک دم اِضافہ ہوگیا! کیا کریں، کیا نہ کریں اور کس سَمت کو چلیں کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔

آہ! آہ! آہ!

سُونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

جگنو چمکتے پتّا کھڑکے مجھ تنہا کا دل دھڑکے
ڈر سمجھائے کوئی پَوَن ہے یا اُگیا بیتالی ہے

بادل گرجے بجلی تڑپے دَھک سے کلیجا ہوجائے
بَن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اَوندھے مُنہ
مینہ نے پھسلن کردی ہے اور دُھر تک کھائی نالی ہے

ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
پھر **جُھنجھلا** کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں
ہاں اِک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے

تم تو چاند عَرَب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سُورج ہو
دیکھو مجھ بے کس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

اس پریشانی میں نہ جانے کتنا وقت گزر گیا، یکا یک اُسی سَمت پھر روشنی نُمودار ہوئی۔ ہم نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام لیکر ہمّت کی اور ایکبار پھر آبادی کی اُمّید پر روشنی کی جانب تیز تیز قدم چل پڑے۔ جب قریب پہنچے تو ایک شخص روشنی لئے کھڑا تھا، وہ نہایت پُر تپاک طریقے پر ہم سے ملا اور ہمیں اپنے مکان میں لے گیا، عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے مَدَنی قافِلے کے بارہ مُسافروں کی تعداد کے مطابق **12** کپ موجود تھے اور چائے بھی تیار۔ اُس نے گرم گرم چائے کے ذریعے ہماری "خیر خواہی" کی۔ ہم اِس غیبی امداد اور پورے بارہ کپ چائے کی پہلے سے تیاری پر حیران تھے۔ اِستِفسار پر ہمارے اجنبی میزبان نے انکِشاف کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **میرے خواب میں تشریف لائے اور کچھ اس طرح ارشاد فرمایا، "دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلے کے مسافر راستہ بھول گئے ہیں ان کی رہنُمائی کیلئے تم روشنی لیکر باہَر کھڑے ہوجاؤ۔"** میری آنکھ کُھل گئی اور بتی لیکر باہر نکل پڑا۔ کچھ دیر تک کھڑا رہا مگر کچھ نظر نہ آیا، وَسوسہ آیا کہ شاید غَلَط فہمی ہوئی ہے، آنکھوں میں نیند بھری ہوئی تھی، گھر میں داخِل ہو کر پھر سو رہا، سر کی آنکھ بند ہوتے ہی دل کی آنکھ واپس کُھل گئی اور پھر ایکبار مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ

علیہ واٰلہٖ وسلّم کا چہرۂ نور بار نظر آیا، لبہائے مُبارَکہ کو جُنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے، دیوانے اَمَدَنی قافِلہ میں بارہ مسافِر ہیں، ان کے لئے چائے کا انتِظام کرکے فوراً روشنی لیکر باہَر کھڑے ہو جاؤ۔ میں نے دم زدن میں خیر خواہی کی ترکیب کی اور روشنی لیکر باہَر نکل آیا کہ اتنے میں عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا مَدَنی قافِلہ بھی آپہنچا۔

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا — خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو
تُم کو تو غُلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحَبَّت — ہے ترکِ اَدَب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو

سرکار نے کھانا کھلایا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس واقِعہ سے جہاں علمِ غیب ماہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا معلوم ہوا وہاں دعوتِ اسلامی کی حقانیت اور بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں مقبولیت کا بھی پتا لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمارے میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنے غلاموں کو ہر وَقت اپنی نظر میں رکھتے ہیں، مصیبت میں پھنس جانے کی صورت میں امداد فرماتے اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں، چُنانچِہ حضرت امام یوسُف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی نَقْل کرتے ہیں، حضرتِ شیخ ابوالعبّاس احمد بن نفیس تُونسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں ایک بار مدینۂ منوّرہ میں سخت بھوک کے عالَم میں سرکارِ عالی وقار، مکّے مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے مزارِ پُر انوار پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوا، یارسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں بھوکا ہوں، یکبارگی آنکھ لگ گئی، دَریں اَثنا کسی نے جگا دیا، اور مجھے ساتھ چلنے کی دعوت دی، چُنانچِہ میں ان کے ساتھ ان کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی اور گندم کی روٹی پیش کرکے کہا، پیٹ بھر کر کھا لیجئے کیوں کہ مجھے میرے جَدِّ امجد، میٹھے مکّی مَدَنی **محمّد** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے آپ کی میزبانی کا حکم دیا ہے۔ آئندہ بھی جب بھی بھوک محسوس ہو ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔

(حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِین مترجم ص ۵۷۳ مرکز اہلسنّت برکاتِ رضا پور بندر، گجرات، الھند)

پیتے ہیں ترے در کا کھاتے ہیں ترے در کا
پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ
(سامانِ بخشش)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

ہر زبان کے حُرُوف کا ادب کیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور دیگر اَسمائے مقدَّسہ کو ایسی جگہ ہرگز مت لکھئے جہاں ان کی بے حُرمتی ہونے کا اندیشہ ہو۔ بلکہ کسی بھی زَبان میں زمین پر کچھ نہ لکھا جائے ہر زَبان کے حُروفِ تَہَجّی (ت۔ ثِ۔ جِی) (یعنی ALPHABETS) کی تعظیم کی جائے۔ لکھائی کسی بھی زَبان میں ہو اُس پر پاؤں نہ رکھا جائے۔ مَثَلاً ایسے پائیدان (DOOR MATE) دروازے کے باہَر نہ رکھے جائیں جن پر WELL COME لکھا ہوتا ہے۔ چپّل وغیرہ پر خواہ انگلش زَبان ہی میں کمپنی کا نام لکھا ہو پہننے سے قبل اسے مٹا دینا چاہئے۔ اکثر مُصلّوں کے ساتھ چِٹ لگی ہوتی ہے جس پر عَرَبی اُردو یا انگلش میں فیکٹری وغیرہ کا نام لکھا ہوتا ہے اور وہ بھی اکثر پاؤں رکھنے کی جگہ پر۔ نیز پلاسٹک کی چٹائی، لحاف و تولیہ وغیرہ میں بھی اکثر تحریری چِٹ ہوتی ہے، لہٰذا ایسی چِٹ کو جدا کرکے ٹھنڈی کر دینا چاہئے۔ پلنگ پر بچھے ہوئے فوم کے گدیلوں کے اَستر پر عُموماً M0LTY FORM وغیرہ لکھا ہوتا ہے کاش! کمپنیوں والے ہمیں امتحان میں نہ ڈالیں، یہ فِقہی جُزیِیّہ (جُز۔ ءِی۔ یہ) غور سے ملاحظہ فرمائیے، چُنانچِہ بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ صفحہ ۲۳۷ پر رَدُّالْمُحتار کے حوالے سے لکھا ہے، ''بچھونے یا مُصلّے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو استعمال کرنا ناجائز ہے یہ عبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو یا روشنائی (INK) سے لکھی ہو اگرچِہ حُروفِ مُفرَدہ (مُف۔ رَ۔ دَہ) (ALPHBETS) لکھے ہوں کیوں کہ حُروفِ مُفرَدہ (یعنی جُدا جُدا لکھے ہوئے حُروف) کا بھی احترام ہے۔'' صاحِبِ بہارِ شریعت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں، ''اکثر دسترخوان پر عبارت لکھی ہوتی ہے ایسے (کمپنی کا نام یا اَشعار لکھے ہوئے) دسترخوان کو استعمال میں لانا اور ان پر کھانا نہ کھانا چاہئے۔ بعض لوگوں کے تکیوں پر اَشعار لکھے ہوتے ہیں ان کو بھی استعمال نہ کیا جائے۔'' بَہَر حال مُصلّے ہوں یا چادریں، قالین ہوں یا ڈیکوریشن کی دریاں، تکیہ ہو یا گدیلا جس چیز پر بھی بیٹھنے یا پاؤں رکھنے کی ضَرورت پڑتی ہو اُس پر کسی بھی زَبان میں کچھ بھی نہ لکھا جائے نہ ہی چھپی

ہوئی چٹ سِلائی کی جائے۔خوبصورت مکمّل قالین (ONE PIECE CARPET) کے پیچھے عام طور پر کمپنی کا نام و پتا لکھا ہوا اسٹیکر چپساں ہوتا ہے،اُس اسٹیکر پر پانی لگا دیجئے پھر چند منٹ کے بعد اُتا لیجئے۔ **عَرَبی تحریروں** کا تو خاص طور پر ادب کرنا چاہئے کہ میٹھے میٹھے عَرَبی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مبارک زَبان عَرَبی ہے،قرانِ پاک کی زَبان عَرَبی اور جنّت میں اہلِ جنّت کی زَبان بھی عَرَبی ہے۔ **عَرَبی تحریریں** خواہ کھانے پینے کے پیکٹ پر ہی کیوں نہ ہوں اس کو پھینک دینا یا مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کچرا کونڈی میں ڈالدینا سخت بے اَدَبی و بدنصیبی ہے۔

نمبروں کی نسبتیں:

بعض اوقات چپل پر اگر کچھ نہیں بھی لکھا ہوتا تو نمبر ضرور نقش ہوتا ہے اُس پر پاؤں رکھنے میں بھی اہلِ مَحَبَّت کا دل نہیں کرتا، کیوں کہ ہر نمبر میں کوئی نہ کوئی نسبت ہوتی ہے۔ مَثَلاً طاق عدد (SINGULER) کے بارے میں ''اَحْسَنُ الْوِعاء'' ص ۲۲ پر دعاء کی تکرار کے بارے میں ہے،'' **اللہ** وِتر (اکیلا) اور وِتْر (یعنی ایک، تین، پانچ، سات، وغیرہ کو) دوست (محبوب) رکھتا ہے، پانچ بہتر ہے اور سات کا عدد اللہ **عَزَّوَجَلَّ** کو نہایت محبوب اور اَقَل (یعنی کم از کم) تین ہے۔'' (مطلب یہ ہے کہ جب بھی دعاء مانگو تو اُس کو سات مرتبہ دوہراؤ، ورنہ پانچ مرتبہ یا کم از کم تین مرتبہ ہی دوہرالو۔) جُفت عدد (PLULER) میں بھی نسبتیں ہی نسبتیں ہیں۔ ۲ کی نسبت: مَثَلاً **۲ محرّم الحرام** کو حضرتِ سیِّدُنا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ۲ **ذِیقعدۃُ الْحرام** کو **صدرُ الشّریعہ** مصنّفِ بہارِشریعت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یومِ عرس۔ **٤** کی نسبت: چار یار سے جس کسی کو پیار ہے، اِن **شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** اُس کا بیڑا پار ہے، ۲ کی نسبت: ۲ رجب المرجب کو غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چھٹی شریف۔ ۸ کی نسبت: جنّتیں آٹھ ہیں اور **۸ محرّمُ الْحرام** شیر بیشۂ سنّت حضرتِ مولیٰنا حشمت علی خان علیہ رحمۃ المنّان کا یومِ عرس، **10** کی نسبت: یومِ عاشورہ، امامِ عالی مقام سید الشھداء، سلطانِ کربلا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یومِ شہادت، بقرعید اور **11** و **12** کی نسبتوں کی تو عشّاق میں ہر طرف دھوم دھام ہے۔

کیا غور جب گیارھویں بارھویں میں مُعمّہ یہ ہم پر کُھلا غوثِ اعظم
تمہیں وصل بے فصل ہے شاہِ دیں سے دیا حق نے یہ مرتبہ غوثِ اعظم

مُقدّس اَوراق ٹھنڈے کرنے کا طریقہ:

جو خوش نصیب مسلمان تَحریروں کا ادب کرتے ہوئے اَخبارات و مقدّس کاغذات اور گتّے وغیرہ زمین پر دیکھ کر اٹھا لیتے اور ان کو بیچ سَمُندر یا گہرے دریا میں ٹھنڈا کر دیتے ہیں وہ قابلِ رشک ہیں۔ کم گہرے سَمُندر میں **مقدّس اَوراق** نہ ڈالے جائیں کہ عُموماً بہہ کر کَنارے پر آجاتے ہیں، ٹھنڈا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مقدّس اَوراق کسی تھیلی یا خالی بوری میں بھر کر اُس میں وزنی **پتّھر** ڈالدیا جائے نیز تھیلی یا بوری پر چند جگہ چیرے ضرور لگائے جائیں تا کہ اُس میں فوراً پانی بھر جائے اور وہ تہ میں چلی جائے۔ کہ پانی اندر نہ جانے کی صورت میں بعض اوقات میلوں تک تیرتی ہوئی کَنارے پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات گنوار یا کفّار بوری حاصل کرنے کے لالچ میں **مقدّس اَوراق** کَنارے ہی پر ڈھیر کر دیتے ہیں اور پھر انتی سخت بے ادبیاں ہوتی ہیں کہ سُن کر عُشّاق کا کلیجہ کانپ اُٹھے! مقدّس اَوراق کی بوری گہرے پانی تک پہنچانے کیلئے مسلمان **کشتی والے** سے بھی تعاوُن حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مگر بوری میں چیرے ہر حال میں ڈالنے ہوں گے۔

مقدّس اَوراق دفن کا طریقہ:

مقدّس اَوراق کو **دَفن** بھی کر سکتے ہیں اِس کا طریقہ مُلاحَظہ فرمائیے، چُنانچہ بہارِ شریعت حصّہ ۱٦ صَفْحَہ (ص۔ف۔حہ) نمبر ۱۳۱ پر **عالمگیری** کے حوالے سے لکھا ہے،''اگر **مُصْحَف** شریف پُرانا ہو گیا، اِس قابل نہ رہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس کے اَوراق مُنتَشِر ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دَفْن کیا جائے اور دَفْن کرنے میں اس کیلئے (گڑھا کھود کر کی جانب قبلہ کی دیوار کو اتنا کھودیں کہ سارے مقدّس اَوراق سما جائیں ایسی) **لَحَد** بنائی جائے تا کہ اس پر مٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مٹّی ڈالیں کہ اس پر مٹّی نہ پڑے، مُصْحَف شریف پُرانا ہو جائے تو اُس کو جَلایا نہ جائے۔''

"لُوٹ لو فیضان بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کے

اُنْتِیس حروف کی نِسبت سے 29 مَدَنی پھول

(ابتدائی دس مَدَنی پھول تفسیر نعیمی پارہ اول صفحہ نمبر ٤٤ سے لئے گئے ہیں)

مدینہ ۱ ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم قرانِ پاک کی پوری آیت ہے مگر کسی سورت کا جُز نہیں بلکہ سُورتوں میں فاصلہ کرنے کے لئے اُتاری گئی ہے اِسی لئے نَماز میں اِس کو آہستہ ہی پڑھتے ہیں ہاں جو حافِظ تَراویح میں پورا قرانِ پاک ختم کرے وہ ضَرور کسی نہ کسی سورت کے ساتھ ایک بار بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم زور سے پڑھے۔

مدینہ ۲ ۔ **سورۂ توبہ** کے علاوہ باقی ہر سورت بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سے شروع کیجئے اگر **سورۂ توبہ** سے ہی تِلاوت شروع کریں تو تِلاوت کے لئے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجئے۔

مدینہ ۳ ۔ شامی میں ہے کہ حُقّہ پیتے وَقت اور بدبودار چیزیں (کچّی پیاز و لہسن وغیرہ) کھاتے وَقت **بسم الله** نہ پڑھنا بہتر ہے۔

مدینہ ٤ ۔ **استنجاء** خانہ میں پہنچ کر **بسم الله** پڑھنا منع ہے۔

مدینہ ٥ ۔ نَمازی نَماز میں جب کوئی سورت پڑھے تو پہلے آہستہ سے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنا مُستَحب ہے۔

مدینہ ٦ ۔ جو صاحِبِ شان کام بِغیر **بسم الله** کے شروع کیا جائے گا اُس میں بَرَکت نہ ہوگی۔

مدینہ ۷ ۔ جب مُردہ کو قبر میں اُتارا جائے تو اُتارنے والے یہ پڑھتے جائیں۔

بِسمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰه۔ (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وا لہٖ وسلّم)

مدینہ ۸ ۔ **جُمُعہ**، عِیدَین، نِکاح، وَعظ وغیرہ کا خطبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰه سے شروع کیا جائے یعنی (ابتداءً) **بسمِ الله** آہستہ پڑھی جائے پھر جب قرانِ پاک کی آیت آئے تب بُلند آواز سے **بسم الله** پڑھے۔

مدینہ ۹ ۔ جانور کو ذَبح کرتے وَقت **بسم الله** پڑھنا (یعنی اللہ کا نام لینا) واجب ہے کہ اگر جان بوجھ کر چھوڑ دیا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام نہ لیا) تو جانور مُردار ہوگا اگر بھولے سے چُھوٹ گئی تو جانور حلال ہے۔

مدینہ ۱۰ ۔ (ذَبحِ اِضطِراری مَثَلاً) شکاری تیر یا بھالا وغیرہ دھار دار چیز سے شِکار کرے اور یہ چیزیں پھینکتے وَقت **بسم الله** پڑھ لے تو اگر جانور اس کے پاس پہنچتے پہنچتے مر بھی گیا تب بھی حلال ہوگا۔ یونہی اگر پالتو جانور قبضے سے نکل گیا مَثَلاً گائے کنوئیں میں گِر گئی یا اونٹ بھاگ گیا تو **بسم الله** کہہ کر تیر یا بھالا یا تلوار ماری گئی تو جانور حلال ہے۔ (**بسم الله** پڑھ کر ڈنڈا یا پتّھر مارنے یا بندوق سے گولی یا چھرّا چلانے سے وحشی جانور یا پرندہ مر گیا تو حرام ہے کیوں کہ یہ خون بہنے کے سبب نہیں بلکہ چوٹ سے مرا ہے۔ ہاں اگر زخمی حالت میں ہاتھ آ گیا تو ذَبحِ شَرعی سے حلال ہو جائے گا۔ جو وحشی جانور یا پرندہ قبضے میں ہے اس کے حلال ہونے کیلئے ذَبحِ اِختیاری ضَروری ہے۔ یعنی اللہ کا نام لیکر اُس کو قاعدے کے مطابق ذَبح کرنا ہوگا)

مدینہ ۱۱ ۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو بلا ناغہ سات دن تک بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 786 بار (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ہر حاجت پوری ہو۔ اب وہ حاجت خواہ کسی بھلائی کے پانے کی ہو یا بُرائی دور ہونے کی یا کاروبار چلنے کی۔ (شمسُ المعارف مترجَم ص ۷۳)

مدینہ ۱۲ ۔ جو کوئی سوتے وقت بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 121 بار (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ لے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس رات شیطان، چوری، اچانک موت اور ہر طرح کی آفت وبلا سے محفوظ رہے۔ (اَیضاً ص ۷۳)

مدینہ ۱۳ ۔ جو کسی ظالم کے سامنے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 50 بار (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھے اُس ظالم کے دل میں پڑھنے والے کی ہیبت پیدا ہو اور اس کے شر سے بچا رہے۔ (اَیضاً ص ۷۳)

مدینہ ١٤ ۔ جو شخص طُلوعِ آفتاب کے وَقت سورج کیطرف رُخ کر کے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 300 بار اور دُرُود شریف 300 بار پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو ایسی جگہ سے رِزق عطا فرمائیگا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوگا اور (روزانہ پڑھنے سے) اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال

کے اندر اندر امیر وکبیر ہوجائے گا۔ (اَیضاً ص ۷۳)

مدینہ۱۵۔ کُند ذہن اگر **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** **786** بار (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پی لے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا حافِظہ مضبوط ہوجائے اور جو بات سنے یاد رہے۔ (اَیضاً ص ۷۳)

مدینہ۱۶۔ اگر قَحط سالی ہو تو **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** **61** بار (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھیں (پھر دعاء کریں) اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بارش ہوگی۔ (اَیضاً ۷۳)

مدینہ۱۷۔ **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** کاغذ پر **35** بار (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) لکھ کر گھر میں لٹکا دیں اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان کا گُزر نہ ہو اور خوب بَرَکت ہو۔ اگر دُکان میں لٹکائیں تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کاروبار خوب چمکے۔ (اَیضاً ص ۷۳،۷۴)

مدینہ۱۸۔ یکم محرَّمُ الحرام کو **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** **130** بار لکھ کر (یا لکھوا کر) جو کوئی اپنے پاس رکھے (یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے، ریگزین یا چمڑے میں سِلوا کر پہن لے، دھات کی ڈِبیہ میں کسی قسم کا تعویذ نہ پہنیں اس کا مسئلہ ص پر گزرا) اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمر بھر اس کو یا اس کے گھر میں کسی کو کوئی بُرائی نہ پہنچے۔ (ایضاً ص ۷۴)

مدینہ ۱۹۔ جس عورت کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں وہ **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** **61** بار لکھ کر (یا لکھوا کر) اپنے پاس رکھے (چاہے تو موم جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کر کے کپڑے، ریگزین یا چمڑے میں سی کر گلے میں پہن لے یا بازو میں باندھ لے۔) اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بچے زندہ رہیں گے۔ (اَیضاً ص ۷۴)

مدینہ۲۰۔ **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** **70** بار لکھ کر مَیِّت کے کفن میں رکھ دیجئے۔ ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُنکَر نکیر کا معاملہ آسان ہوجائیگا۔ (بہتر یہ ہے کہ مَیِّت کے چہرے کے سامنے دیوارِ قبلہ میں مِحراب نُما طاق بنا کر اُس میں رکھئے ساتھ ہی عہد نامہ اور مَیِّت کے پیر صاحب کا شَجرہ وغیرہ بھی رکھ دیجئے۔) (اَیضاً ص ۸۴)

مدینہ۲۱۔ **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** کسی قاری یا عالم کو پڑھ کر سنا دیجئے اگر حُروف صحیح مخارِج سے ادا نہ ہوتے ہوں تو سیکھ لیجئے ورنہ فائدے کے بدلے نقصان کا اندیشہ ہے۔

مدینہ۲۲۔ لکھنے میں اِعراب لگانے کی ضَرورت نہیں۔ جب بھی پہننے، پینے یا لٹکانے کیلئے بطورِ تعویذ کوئی آیت یا عبارت لکھیں تو دائرے والے حُروف کے دائرے کُھلے رکھنے ہونگے مَثَلاً "**اللّٰہ**" میں "**ہ**" کا اور **رحمٰن** اور **رحیم** دونوں میں "**م**" کا دائرہ کُھلا ہو۔

مدینہ ۲۳۔ کپڑے اُتارتے وقت **بسم اللہ** پڑھ لینے سے جِنّات سَتر نہیں دیکھ سکتے۔ (عَمَلُ الْیَوْمِ واللیلۃ لا بن سُنّی ص۸)

مدینہ۲۴۔ سُواری (گاڑی) پھسلے، یا اس کو جھٹکا لگے تو **بسم اللہ** کہئے۔

مدینہ ۲۵۔ سر میں تیل ڈالنے سے قَبل **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** پڑھ لیجئے ورنہ **70** شیطان سر میں تیل ڈالنے میں شریک ہوجاتے ہیں۔

مدینہ۲۶۔ گھر کا دروازہ بند کرتے وقت یاد کر کے **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان اور سرکش جِنّات گھر میں داخل نہ ہوسکیں گے۔ (صحیح بخاری ج۶ ص ۳۱۲)

مدینہ۲۷۔ رات کو کھانے پینے کے برتن **بسم اللہ** شریف پڑھ کر ڈھک دیجئے، اگر ڈھکنے کیلئے کوئی چیز نہ ہو تو **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** کہہ کر برتن کے منہ پر تنکا وغیرہ رکھ دیجئے۔ (ایضاً) مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے، سال میں ایک رات ایسی آتی ہے کہ اس میں وبا اترتی ہے جو برتن چُھپا ہوا نہیں ہے یا مشک کا منہ بندھا ہوا نہیں ہے اگر وہاں سے وہ وبا گزرتی ہے تو اُس میں اُتر جاتی ہے۔

(مسلم ص ۱۱۱۵ رقم الحدیث ۲۱۱٤ مطبوعہ دارابن حزم بیروت)

مدینہ ۲۸۔ سونے سے قَبل **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** پڑھ کر تین بار بستر جھاڑ لیجئے، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُوذِیات (یعنی ایذاء دینے والی چیزوں) سے پناہ حاصل ہوگی۔

مدینہ ۲۹۔ کاروبار میں جائز لین دین کے وقت یعنی جب کسی سے لیں تو **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** پڑھیں اور جب کسی کو دیں تو **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** کہیں اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب بَرَکت ہوگی۔

یاربِّ مصطَفٰے! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہمیں **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** کی بَرَکتوں سے مالا مال فرما اور ہر نیک

وجائز کام کی ابتداء میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

بسم اللّٰہ کے سات حرُوف کی نسبت سے سات حکایات

(۱) لکڑہارا کیسے مالدار بنا؟

ایک لکڑہارا روزانہ دریا پار جاکر لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور بیچ کر اپنے بال بچّوں کا پیٹ پالتا۔ پُل چُونکہ اُس کے گھر سے کافی دور تھا اس لئے آنے جانے میں کافی وَقت صَرف ہوجاتا اور یوں مالی طور پروہ مُستَحکَم (مُس۔تَح۔کَم) نہیں ہوپاتا تھا۔ ایک دن اُس نے مسجِد کے اندر مبلِّغ کے بیان میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے عظیمُ الشّان فضائل سُنے۔ مبلِّغ کی یہ بات اُس کے ذِہن میں بیٹھ گئی کہ بسم اللّٰہ شریف کی بَرَکت سے بڑے سے بڑا مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) حل ہوسکتا ہے۔'' چُنانچِہ جب جنگل میں جانے کا وَقت ہوا تو پُل پر جانے کے بجائے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر وہ دریا میں اُتر گیا اور چلتا ہوا جلد ہی آسانی کے ساتھ دوسرے کَنارے پَہنچ گیا، لکڑیاں کاٹنے کے بعد اُس نے پھر اِسی طرح کیا۔ بسم اللّٰہ کی بَرَکتوں کا ظُہور ہونے لگا اور تھوڑے ہی عرصے میں وہ مالدار ہوگیا۔ (مُلَخَّص از شَمسُ الواعِظین)

ہے پاک رُتبہ فِکر سے اُس بے نیاز کا
کچھ دَخْل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا

(ذوقِ نعت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سب یقینِ کامل کی بہاریں ہیں، اگر اِعتِقاد مُتَزَلزِل ہو تو اس طرح کے نتائج بر آمد نہیں ہوسکتے۔ ''یقینِ کامل'' سے متعلِّق حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی نے سورۂ یوسف کی تفسیر میں ایک انتہائی سبق آموز حکایت نقل کی ہے۔ چنانچِہ ایک مرتبہ بغداد مُعَلّٰی میں ایک شخص نے کھڑے ہوکر لوگوں سے ایک دِرہم کا سُوال کیا، مشہور مُحَدِّث حضرت سیِّدُنا ابنِ سَمّاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، تم کو کون سی سُورۃ اچھی طرح یاد ہے؟ اُس نے کہا، سورۃُ الفاتِحہ۔ فرمایا، ایک بار پڑھ کر اُس کا ثواب میرے ہاتھ بیچ دو، میں اِس کے بدلے اپنی ساری دولت تمہارے حوالے کردوں گا! سائل کہنے لگا، حضرت! میں مجبور ہوکر ایک دِرہم کا سُوال کرنے آیا ہوں، قران بیچنے نہیں آیا۔ یہ کہہ کر وہ سائل قبرستان کی طرف چلا گیا، بارش شروع ہوگئی حتّٰی کہ اَولے برسنے لگے، وہ ایک چھجے کے نیچے پناہ لینے کیلئے لپکا، وہاں سبز لباس میں ملبوس ایک سُوار پہلے ہی سے موجود تھا اُس نے کہا، تم نے ہی سورۃُ الفاتِحہ کا ثواب بیچنے سے انکار کیا تھا؟ کہا، جی ہاں۔ سُوار نے اُس کو دس ہزار دِرہم کی تھیلی دی اور کہا، ان کو خرچ کرو ختم ہونے پر اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اتنے ہی مزید دوں گا۔ سائل نے پوچھا، آپ کون ہیں؟ سُوار نے بتایا، میں تیرا یقین ہوں یہ کہہ کر سُوار چلا گیا۔ (مُلَخَّص از تفسیرِ سورۂ یوسف لِلغزالی ص ۱۷، ۱۸)

یہاں اُن لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو بھیک مانگنے کیلئے تلاوت کرتے، پیسے اور کھانا ملنے کی لالچ میں محافلِ ختمِ قران اور اجتماعِ ذکر و نعت میں شرکت کرتے اور رقم ملنے کے شوق میں تراویح میں قرانِ پاک سناتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اخلاص و یقین کی لازوال دولت سے مالا مال فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی! عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اِخلاص نہایت ہی عظیم دولت ہے، جس کو مل جائے اُس کا بیڑا پار ہوجائے۔ عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سنّتوں بھرا سفر اختیار کیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اعمال میں اِخلاص پیدا کرنے کی ''مَدَنی سوچ'' بنے گی اور جب اعمال میں اخلاص پیدا ہوجائے گا تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

جلوے خود آئیں طالِب دیدار کی طرف

کیسٹ اجتماع میں دیدارِ مصطفٰے ﷺ

دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع (صَحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان) کے اختِتام پر عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ڈھیروں مَدَنی قافلے سنّتوں کی تربیّت حاصِل کرنے کے لئے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں روانہ ہوتے ہیں، چُنانچِہ ایک

عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے بیان کا اپنے انداز میں خُلاصہ پیشِ خدمت ہے، **۱۴۲۳ھ** کے بینُ الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع سے عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ایک مَدَنی قافِلہ 12 دن کیلئے ضلع لَیّہ (پنجاب پاکستان) پہنچا، جدوَل کے مطابق ایک دن جب کیسیٹ اجتماع ہوا تو کیسیٹ کا سنّتوں بھرا بیان سُن کر ایک عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم پر رقّت طاری ہوگئی اور وہ بِلک بِلک کر رونے لگے یہاں تک کہ ہوش جاتا رہا، جب اِفاقہ ہوا تو کافی ہَشّاش بَشّاش تھے، اُنہوں نے بتایا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** مجھ گنہگار پر فیضانِ کرم ہوا اور مجھے مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے دیدار کا شربت نصیب ہوگیا۔ دوسرے دن پھر **کیسیٹ اجتماع** ہوا، اُن کے ساتھ وُہی کیفیت ہوئی، اب کی بار خواب میں وہ زیارتِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے اِسطرح فیضیاب ہوئے کہ مَدَنی قافلے کے تمام مسافر بھی حاضرِ خدمت تھے۔

آنکھیں جو بند ہوں تو مقدّر کھلیں حسنؔ
جلوے خود آئیں طالبِ دیدار کی طرف
(ذوقِ نعت)

وَسوَسہ بعض لوگ خواب سنا سنا کر لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں، لہٰذا جو بھی خواب میں زیارت کا دعویٰ کرے اُس پر آنکھیں بند کر کے اعتماد نہیں کرنا چاہئے کم از کم اُس سے قسم تو لینی ہی چاہئے۔

علاج وَسوَسہ صحیح بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث ہے، **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات** یعنی اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔ تو اگر کوئی حُبِّ جاہ کے باعِث لوگوں کو اپنا خواب سناتا، اپنی شہرت اور واہ واہ چاہتا ہے تو واقعی مجرِم ہے۔ اور اگر اچّھی نیّت سے سناتا ہے، مَثَلاً **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں خوش قسمتی سے کسی نے اچھا خواب دیکھا اب وہ اس لئے سنا رہا ہے تاکہ اِس گئے گزرے دور میں لوگوں کو راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کی ترغیب ملے اور انہیں اطمینان کی دولت نصیب ہو کہ دعوتِ اسلامی اہلِ حق اور عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی سنّتوں بھری تحریک ہے اور یوں اس سے وابستہ ہو کر اپنے ایمان کی حفاظت کا سامان کریں۔ یہ نیّت محمود ہے اور اس نیّت سے خواب سُنانے والے کو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب ملیگا۔ نیز تَحدیثِ نعمت یعنی نعمت کا چرچا کرنے کی نیّت سے سناتا ہے تب بھی جائز ہے۔ ہاں اگر ریا کاری کا خوف ہو تو اپنا نام ظاہر نہ کرے کہ اس میں زیادہ عافیت ہے۔ بہر حال دل کی نیّت کا حال اللہ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے، مسلمان کے بارے میں بلاوجہ بدگمانی کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، بدگمانی کی قراٰنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ میں مذمّت وارِد ہوئی ہے۔ چنانچہ پارہ ۲۶ **سورۃُ الحُجُرات** کی بارھویں آیت میں ارشادِ ربّانی ہے،

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘-اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے، "بدگمانی سے بچو کیوں کہ بدگمانی سب سے زیادہ جُھوٹی بات ہے۔"

(صحیح بخاری شریف ج ٦ ص ١٦٦ رقم الحدیث ٥١٤٣)

میرے آقا اعلیٰحضرت علیہ رحمۃُ ربّ العزّت فتاوٰی رضویہ شریف میں نقل کرتے ہیں، حضرت سیّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ **عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام** نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھ لیا تو فرمایا، کیا تُو نے چوری نہیں کی؟ اُس نے کہا، خدا کی قسم! میں نے چوری نہیں کی، یہ سُن کر آپ علیہ السّلام نے فرمایا، واقعی تو نے چوری نہیں کی میری آنکھوں نے دھوکہ کھایا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے **احترامِ مسلم** کی اَہَمِیَّت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے مسلمان کی پردہ پوشی کی جائے یہ نہ ہو کہ بے سبب اُس پر بدگمانی کا دروازہ کھول کر اُسے جھوٹا اور ڈھونگی وغیرہ قرار دیکر اپنی آخرت کو داؤ پر لگاتے ہوئے خود کو مَعاذَاللہ جہنّم کا حقدار بنا دیا جائے۔

جھوٹا خواب سُنانے کا عذاب:

بالفرض کوئی جھوٹا خواب گڑھ کر سناتا بھی ہے تو اِس کا وہ خود ہی ذمّہ دار، بدبخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "جو جھوٹا خواب بیان کرے اُسے بروزِ قیامت جَو کے دو دانوں میں گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائیگی اور وہ ہرگز گانٹھ نہیں لگا پائے گا۔" (صحیح بخاری ج ٨ ص ١٠٦ رقم الحدیث ٧٠٤٢)

بے سوچے سمجھے بول پڑنے والو خبردار!

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے، ایک شخص ایسا کلام کرتا ہے جس میں وہ غور و فکر نہیں کرتا (حالانکہ یہ گفتگو جھوٹ، غیبت، عیب جُوئی یا من گھڑت خواب وغیرہ حرام پر مَبنی ہوتی ہے) تو وہ اِس بات کے سبب جہنّم میں اس مقدار سے بھی زیادہ گرے گا جس قدر مشرق و مغرب کے درمیان فاصِلہ ہے۔

(صحیح بخاری ج۷ ص۲۳۶ رقم الحدیث ۶٤۷۷)

خواب سنانے والے سے قَسم کا مطالَبہ شرعاً واجِب نہیں اور جو مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جھوٹا ہوگا، ہوسکتا ہے وہ جھوٹی قسم بھی کھالے۔

وَسْوَسہ : یہی مناسب لگتا ہے کہ لوگوں میں بیان کرنے کے بجائے خواب کو صیغۂ راز میں رکھا جائے۔

علاجِ وَسْوَسہ : کیا مناسِب ہے اور کیا مناسِب نہیں، اِس کو بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین ہم سے زیادہ بہتر سمجھتے تھے۔ اچھے خواب بیان کرنے سے شریعت نے منع نہیں فرمایا تو ہم کون ہیں روکنے والے! قراٰنِ کریم، احادیثِ مبارَکہ اور بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کی کتابوں میں خوابوں کا بکثرت تذکِرہ ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام ابوالقاسم قُشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے '' **رِسالۂ قُشیریّہ** (مترجَم) میں'' اولیاءُ اللہ کے خواب'' نامی باب میں صَفحہ 669 تا 688 اولیائے کرام کے **66** خواب نَقل کئے ہیں، **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے اِحیاءُ الْعُلُوم کی چوتھی جلد (مترجَم) صَفحہ نمبر 1137 تا 1146 پر'' بزرگوں کے خواب'' نامی باب میں **49** خواب نَقل کئے ہیں۔ نیز'' حیاتِ اعلیٰحضرت '' (مطبوعہ مکتبۂ نَبَوِیہ گنج بخش روڈ لاہور) کے صَفحہ نمبر 424 تا 432 پر میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین وملّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے **14** خواب خود آپ ہی کی زَبانی مَروی ہیں۔ ان میں سے ایک خواب کے ضِمن میں عرض ہے،

اعلیٰحضرت کا خواب:

سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو ہاتھ سے **مصافحہ** کے جواز میں **40** صَفْحات کا رسالہ بنام ''**صَفَائِحُ الْلُّجَیْن فِی کَوْنِ تَصَافُحِ بِکَفَّیِ الْیَدَیْن** '' (یعنی چاندی کے پتر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے مُصافَحہ کرنے کے بیان میں) تحریر فرمایا ہے، اُس کے صَفْحہ نمبر ۳ پر اپنا وہ خواب مفصَّل طور پر بیان فرمایا ہے جس میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرتِ سیِّدُنا امام قاضی خان علیہ رحمۃ الحنّان کی زیارت ہوئی ہے۔ نیز مسلمانوں کو وساوِس سے بچانے اور ان کی معلومات میں اضافہ فرمانے کی خاطر اِسی رسالۂ مُبارَکہ میں لوگوں کے آگے خواب بیان کرنے کے بارے میں دلائل قائم کئے ہیں۔ چُنانچِہ مذکورہ رسالے میں فرماتے ہیں،

آج کس نے خواب دیکھا؟

احادیثِ **صَحِیْحہ** سے ثابت حضورِ اقدس سیِّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اِسے (یعنی خواب کو) اَمرِ عظیم جانتے اور اس کے سُننے، پوچھنے، بتانے، بیان فرمانے میں نہایت دَرَجے کا اِہتمام فرماتے۔ صحیح بخاری وغیرہ میں حضرتِ سَمُرہ بن جُنْدَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، حضورِ پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نمازِ صُبح پڑھ کر حاضرین سے دریافت فرماتے،'' آج کی شب کسی نے کوئی خواب دیکھا؟'' جس کسی نے دیکھا ہوتا عرض کردیتا ، حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم تعبیر فرماتے۔ (صحیح بخاری ج۲ ص۱۲۷ رقم الحدیث ۱۳۸٦)

سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم زید فرماتے ہیں، احمد و بخاری و ترمذی حضرتِ ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم فرماتے ہیں،'' جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پیارا معلوم ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، چاہئے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے۔ (مُسندِ امام احمد ج۲ ص۵۰۲ رقم الحدیث ٦۲۲۳)

بِشارَتیں باقی ہیں:

سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مذکورہ رِسالے میں نَقل فرماتے ہیں، حُضور مُفِیضُ النُّور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم فرماتے ہیں، نُبُوّت گئی ، اب میرے بعد نُبُوّت نہ ہوگی مگر بِشارَتیں۔ وہ کیا ہیں؟ نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے یا اُس کیلئے دیکھی جائے۔

(طبرانی مُعجم کبیر ج۳ ص۱۷۹ رقم الحدیث ۳۰۵۱ طبعۃ داراحیاء التراث العربی بیروت)

اپنے بارے میں اچّھا خواب دیکھنے والے کو اِنعام:

سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں، یہ بھی سنّتِ صَحابہ علیہم الرضوان سے ثابت کہ جو خواب ایسا دیکھا گیا جس میں اُن کے قول کی تائید نکلی اس پر شاد (یعنی خوش) ہوئے اور دیکھنے والے کی توقیر (عزّت واھمیّت) بڑھادی۔ **صَحِیحَین** میں ہے، ''ابو **جَمْرَہ ضَبَعی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **تَمَتُّع** حج میں خواب دیکھا، جس سے (فِقہی مسائل میں) مذہبِ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تائید ہوئی۔ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے (وہ مبارک خواب سُن کر اپنے مال سے) اُن کا وظیفہ مقرّر کردیا۔ اور اس روز سے انہیں اپنے ساتھ تخت پر بٹھانا شروع کیا۔

(مُلَخّصاً از صحیح بُخاری ج۲ ص۱۸۶ رقم الحدیث۱۵٦۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

امام بُخاری کی والدہ کا خواب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دوسروں کو خواب سنانے کے ضِمن میں صحیح بخاری شریف کے حوالہ سے بھی دو روایات مُلاحظہ فرمائیں۔ صحیح بخاری شریف کے **مُؤَلِّف** حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے نہایت ہی عَرَق ریزی کے ساتھ احادیثِ مبارکہ کی تَدْوِین فرمائی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود فرماتے ہیں، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** میں نے ''صحیح بخاری'' میں تقریباً چھ ہزار احادیثِ شریفہ ذِکر کی ہیں، ہر حدیث کو لکھنے سے قبل غسل کرکے دو رَکْعَتیں نَماز ادا کرلیا کرتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا شیخ اسمٰعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہُت نیک آدمی تھے اور آپ کی والِدۂ ماجِدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا صالحہ اور **مُجَابَۃُ الدُّعاء** (یعنی وہ خاتون جس کی دعا قبول ہوتی ہو) تھیں۔ بچپن شریف میں حضرتِ سیِّدُنا امام بُخاری **علیہ رحمۃ اللّٰہِ الباری** کی بینائی جاتی رہی۔ والِدۂ ماجِدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اِس صدمہ سے روتی رہتیں اور گڑگڑا کر دعاء مانگا کرتیں۔ ایک رات سوتے میں قسمت کا ستارہ چمک اٹھا، دل کی آنکھیں کُھل گئیں، خواب میں دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ **عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام** تشریف لائے ہیں اور فرمارہے ہیں،'' آپ اپنے بیٹے کی بینائی کی واپسی کیلئے دعائیں مانگتی رہی ہیں۔ مبارَک ہو کہ آپ کی دعاء قَبول ہوچکی ہے، **اللہ** تَبارَکَ وَ تَعالیٰ نے آپ کے بیٹے کی بینائی بحال فرمادی ہے۔'' جب صُبح ہوئی اور دیکھا تو حضرتِ سیِّدُنا امام بُخاری علیہ **رحمۃُ اللّٰہِ الباری** کی آنکھیں روشن ہوچکی تھیں۔''

(مُلَخَّص از تفہیمُ البخاری ج اول ص ٤ ، مُؤلِّف شیخ الحدیث علّامہ غلام رسول رضوی)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

(۲) یہودی اور یہودن کی دلچسپ حکایت:

ایک یہودی ایک یہودَن پر عاشِق ہوگیا اور اس کے عشق میں مجنون کی مِثْل ہوگیا کہ کھانے پینے تک کا ہوش نہ رہتا۔ آخِرش حضرتِ سیِّدُنا **عطاءُ الاکبر** علیہ رحمۃ اللہِ الاَ وَر کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوکر اپنا حال عرض کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک کاغذ کے پُرزہ پر **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** لکھ کردی اور فرمایا، اس کو نِگل جاؤ اس اُمّید پر کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے مُعاملے میں تسلّی عطا فرمادے یا تمہیں اس سے نواز دے۔ جب اس یہودی نے اِسے نِگل لیا، (بس نِگلتے ہی اُس کے دل میں مَدَنی انقلاب آگیا چُنانچِہ اس نے) عرض کی، ''اے عطاء! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں نے حَلاوتِ ایمان (یعنی ایمان کی مٹھاس) کو پالیا اور میرے دل میں نور ظاہر ہوچکا، میں اس عورت (کے عشق) کو بھول چکا، مجھے اسلام کے بارے میں آگاہ فرمایئے۔ سیِّدُنا عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس پر اسلام پیش کیا۔ اور یہ **بسم اللہ** کی بَرَکت سے مسلمان ہوگیا۔ اُدھر اُس یہودَن نے جب اس کی اسلام آوری کی خبر سُنی تو حضرتِ سیِّدُنا عطاءُ الاکبر علیہ رحمۃ اللہِ الاَ وَر کی بارگاہِ عالی میں حاضِر ہوکر عرض گزار ہوئی، ''اے امامُ المسلمین! میں ہی وہ عورت ہوں جس کا تذکِرہ اسلام قَبول کرنے والے یہودی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کیا اور میں نے گزشتہ شب خواب دیکھا کہ ایک آنے والا میرے پاس آکر کہنے لگا،''اگر تو جنّت میں اپنا ٹھکانہ دیکھنا چاہتی ہے تو سیِّدُنا عطاءُ الاکبر علیہ رحمۃ اللہِ الاَ وَر کی خدمت میں حاضِر ہوجا وہ تجھے تیرا ٹھکانہ دکھادینگے۔'' تو میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئی ہوں ارشاد فرمایئے، ''جنّت کہاں ہے؟'' ارشاد فرمایا،'' اگر **جنّت** کا ارادہ ہے تو پہلے تجھے اسکا دروازہ کھولنا ہوگا اس کے بعد ہی تُو اس (اپنے ٹھکانے) کی طرف جاسکے گی۔'' عرض کیا،'' میں اس کا دروازہ کس طرح کھول سکوں گی؟'' ارشاد فرمایا،'' **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھ'' اُس نے **بسم اللہ** شریف پڑھی۔ (بس پڑھتے ہی اُس کے دل میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا چُنانچِہ) کہنے لگی،'' اے عطاء (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! میں نے اپنے دل میں نُور پالیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُدائی کو دیکھ لیا، مجھے **اسلام** سے آگاہ فرمایئے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس پر اسلام پیش کیا تو **بسم اللہ** شریف کی بَرَکت سے وہ بھی

مسلمان ہوگئی، پھر اپنے گھر لوٹی۔ اُسی رات جب سوئی تو عالَمِ خواب میں **جنّت** میں داخِل ہوئی اور اُس نے جنّت کے محل اور گُنبد دیکھے اور ان میں سے ایک گُنبد پر لکھا تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) اُس نے اِسے (یعنی اس عبارت کو) پڑھا تو ایک مُنادی کہہ رہا تھا، "اے پڑھنے والی! جو تو نے پڑھا، اللہ تعالیٰ نے اسی طرح سب کا سب تجھے عطا فرما دیا۔" عورت جاگ اُٹھی اور عرض کیا،" یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! میں جنّت میں داخِل ہو چکی تھی پھر تُو نے مجھے اس سے باہَر نکال دیا۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اپنی قدرتِ کامِلہ کے واسطے مجھے غمِ دنیا سے نَجات عطا فرما۔" جب اپنی دعا سے فارِغ ہوئی تو گھر کی چھت اُس پر گر پڑی اور یہ شہید ہوگئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی بَرَکت سے اُس پر رَحم فرمایا۔

(قلیوبی حکایت ۲۶ ص ۲۲، ۲۳، مطبوعہ ایچ،ایم سعید کمپنی کراچی)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

بسم اللہ کی بَرَکت ہے کتنی اچھی قسمت ہے

ہم نے پائی جنّت ہے یہ سب ربّ کی رَحمت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت بَہُت بڑی ہے، وہ اپنے فضل وکرم سے اپنے ولیوں کے آستانوں پر بھیج کر بڑے سے بڑے بگڑے ہوئے کی بھی بگڑی بنا دیتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا بچّہ بچّہ اولیاءُ اللہ کی غلامی پر نازاں ہے، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کے غلام بھی جب اِخلاص کے ساتھ عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مَدَنی قافلوں میں سفر کر کے نیکی کی دعوت دیتے ہیں تو بسا اوقات کُفّار دامنِ اسلام میں آجاتے ہیں۔ چُنانچِہ مَدَنی قافلے کی ایک بہار مُلاحظہ ہو۔

ایک عیسائی کا قبولِ اسلام:

خانپور (پنجاب) کے ایک مُبلّغِ دعوتِ اسلامی کا بیان ہے کہ بابُ المدینہ کراچی سے سُنّتوں کی تربیت حاصل کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے **مَدَنی قافلے** کی ساتھ مجھے بھی علاقائی دَورہ کرنے کا شرف حاصِل ہوا۔ ایک درزی کی دوکان کے باہر لوگوں کو اکٹھا کر کے ہم "نیکی کی دعوت" دے رہے تھے۔ جب بیان ختم ہوا تو اُسی دوکان کے ایک ملازم نوجوان نے کہا،" میں عیسائی ہوں۔ آپ حضرات کی نیکی کی دعوت نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے اسلام میں داخِل کر لیجئے۔" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وہ مسلمان ہوگیا۔

مقبول جہاں بھر میں ہو "دعوتِ اسلامی"

صدقہ تجھے اے ربّ غفار مدینے کا

(۳) بُزُرگ پہلوان:

ایک کافر ڈاکو کسی شاندار مَحَل میں داخِل ہوا، وہاں ایک بوڑھے بُزُرگ اور اُن کی ایک نوجوان بیٹی کے سوا کوئی نہ تھا، اُس نے ارادہ کیا کہ اُن بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شہید کر کے ان کی لڑکی پر مَع مال ودولت قابِض ہوجاؤں، چُنانچِہ اُس نے حملہ کر دیا، مگر **وہ بُزُرگ** تو پہلوان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نکلے! انہوں نے فوراً اُس نوجوان ڈاکو کو چاروں خانے چت گرا دیا! ڈاکو کسی طرح آزاد ہو کر پھر حملہ آور ہوگیا مگر بُزُرگ پہلوان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ حاوی ہوگئے! اِس طرح کُشتی چلتی رہی، ہر بار وہ ضعیف العمر بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کامیاب ہوتے رہے، ڈاکو نے محسوس کیا کہ وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آہستہ آہستہ کچھ پڑھ رہے ہیں، اُس نے پوچھا، کیا پڑھتے ہو؟ انہوں نے اپنی پہلوانی کا راز فاش کرتے ہوئے مُسکرا کر فرمایا، میں انتہائی کمزور شخص ہوں، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھتا ہوں تو تم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ غَلَبہ عطا فرما دیتا ہے۔ جب اُس کافر ڈاکو نے یہ سنا تو اُس کے دل میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوگیا، اور کہنے لگا، جس دین میں **فیضانِ بسم اللہ** کی یہ شان ہے تو خود اُس دین کی نہ جانے کیا آن بان ہوگی! لِہٰذا وہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سُننے کی بَرَکت سے مسلمان ہوگیا۔ اُن کے آپس میں گہرے مَراسِم ہوگئے یہاں تک کہ اُن بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتِقال کے بعد وہ **شاندار مَحَل** اور ساری دولت اُسی نَومسلم کو مل گئی اور اس بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیٹی سے اُس کی شادی ہوگئی۔ (مُلَخّص از اسرار الفاتحۃ ص ۱۶۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

حمد ہے اُس ذات کو جس نے مسلماں کردیا

عشقِ سلطانِ جہاں سینے میں پنہاں کردیا

(قبالۂ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ بُزُرگ یقیناً ولیُّ اللہ تھے اور **بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ** کی بَرَکت سے وہ کافر پر غَلَبہ پالیتے تھے جو کہ ان کی کرامت تھی اور بالآخر **بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ** کی بَرَکت سے کافر ڈاکو کو اسلام کی عظیم نعمت مُیَسَّر آ گئی۔

اب ایک **بسم اللّٰہ** کی دیوانی کی ایمان افروز حکایت پڑھئے اور جھومئے:

(٤) کُنویں سے تھیلی کیسے نکلی؟

ایک نیک خاتون تھیں جو بات بات پر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھا کرتی تھیں، اُن کا شوہر جو کہ **مُنافِق** تھا وہ اُن کی اس عادت سے بَہُت چِڑتا تھا، آخر کار اُس نے یہ طے کیا کہ میں اپنی زَوجہ کو ایسا ذلیل کروں گا کہ یاد کرے گی۔ چنانچہ اس نے اُس کو ایک تھیلی دیتے ہوئے کہا، سنبھال کر رکھ لو، خاتون نے وہ تھیلی بحفاظت رکھ لی، شوہر نے موقع پا کر وہ تھیلی اُٹھالی اور اپنے گھر کے کُنویں میں پھینک دی تا کہ ملنے کا سُوال ہی نہ رہے۔ اِس کے بعد اس نے اُن سے تھیلی طلب کی۔ یہ نیک بندی تھیلی کی جگہ آئی اور یُوں ہی **بسم اللّٰہ** کہا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ تیزی کے ساتھ جاؤ اور تھیلی اُسی جگہ رکھ دو۔ چنانچہ سیّدُنا جبرئیل علیہ السلام نے آناً فاناً تھیلی کنویں سے نکال کر اُس کی جگہ رکھ دی۔ جب خاتون نے اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو تھیلی کو ویسے ہی پایا کہ جیسے رکھا تھا۔ شوہر تھیلی پا کر سَخت مُتَعجِب ہوا اور اللہ تعالیٰ سے اُس نے سچّے دل سے توبہ کی۔ (قلیوبی حکایت ۱۱ ص ۱۲،۱۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو یہ سب **بسم اللّٰہ** کی بہاریں ہیں کہ اُٹھتے بیٹھتے اور ہر جائز وصاحبِ شان چھوٹے بڑے کام سے قَبل جو خوش نصیب **بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ** پڑھتا رہتا ہے مصیبت کے وَقت اُس کی غیب سے مدد کی جاتی ہے۔

مَحبَّت میں اپنی گُما یاالٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی

(٥) فرعون کا مَحَل:

فرعَون نے خُدائی کے دَعوے سے پہلے مَحَل بنایا تھا اور اُس کے باہَری دروازے پر **بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ** لکھوایا تھا، جب اُس نے خُدائی کا دعویٰ کیا اور **حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام** نے اُس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانے کی دَعوت دی، تو اُس نے سَرکشی کی۔ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عَرض کیا، **یااللہ عَزَّوَجَلَّ** میں بار بار اسے تیری طرف بُلاتا ہوں لیکن یہ سَرکشی سے باز نہیں آتا، مُجھے تو اس میں بھلائی کے آثار نظر نہیں آتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا، "**اے موسٰی** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تم اِسے ہلاک کردینا چاہتے ہو، تم اِس کے کُفر کو دیکھ رہے ہو اور میں اپنا نام دیکھ رہا ہوں جو اُس نے اپنے دروازے پر لکھ رکھا ہے! (تفسیر کبیر ج اول ص ۱۵۲)

گھر کی حفاظت کیلئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے گھر کے دروازے پر "**بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ**" لکھ لیں اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرح کی دُنیوی آفتوں سے حفاظت ہوگی۔ حضرتِ سیِّدُنا اِمام فخرُ الدّین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جس نے اپنے گھر کے باہَری دروازے (MAIN GATE) پر **بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ** لکھ لیا وہ (صرف دنیا میں) ہلاکت سے بے خوف ہوگیا خواہ کافر ہی کیوں نہ ہو، تو بھلا اُس مُسلمان کا کیا عالَم ہوگا جو زندگی بھر اپنے دل کے آبگینے پر اِس کو لکھے ہوئے ہوتا ہے۔" (تفسیرِ کبیر ج اول ص ۱۵۲)

(٦) آپ انسان ھیں یا جِنّ؟

کتابُ النَّصائح میں ہے، مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا **ابوالدَّرْدا**ء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز نے ایک دن عرض کیا، حُضور! سچ بتایئے کہ آپ انسان ہیں یا جِن؟ فرمایا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** میں اِنسان ہی ہوں۔ کہنے لگی، مجھے تو انسان نہیں لگتے کیوں کہ میں چالیس دن سے لگاتار آپ کو **زَھر** کِھلا رہی ہوں مگر آپ کا بال تک بیکا نہیں ہوا! فرمایا، کیا تجھے معلوم نہیں جو لوگ ہر حال میں ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرتے رہتے ہیں اُن کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسمِ اعظم کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتا ہوں۔ پوچھا، وہ اسمِ اعظم کون سا ہے؟ فرمایا، (میں ہر بار کھانے پینے سے قبل یہ پڑھ لیا کرتا ہوں):

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی بَرَکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سُننے جاننے والا ہے)

اِس کے بعد آپ نے اِستِفسار فرمایا کہ تو نے کس وجہ سے مجھے **زَھر** دیا؟ عرض کیا، مجھے آپ سے بُغض تھا۔ یہ جواب سنتے ہی آپ نے فرمایا، تُو **لِوَجْہِ اللّٰہ** (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے) آزاد ہے۔ اور تُو نے میرے ساتھ جو کچھ کیا وہ بھی میں نے تجھے مُعاف کیا۔

(حیاۃُ الحَیوانُ الکبریٰ جلد اوّل ص ٣٩١)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

ماننِد شمع تیری طرف لَو لگی رہے
دے لُطف میری جان کو سوز و گداز کا

سبحٰنَ اللہ! صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان کی عظمتوں کے کیا کہنے! یہ حضرات حُکمِ قرانی، **اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ** (ترجمۂ کنزالایمان: اے سُننے والے بُرائی کو بھلائی سے ٹال (پ ٢٤ حٰمٓ السجدہ ٣٤) کی صحیح تفسیر تھے، بار بار زہر پلانے والی کنیز کو سزا دلوانے کے بجائے آزاد فرما دیا! اِس حکایت سے مِلتی جُلتی ایک اور حکایت مُلاحَظہ ہو۔

(٧) زَھر آلود کھانا:

حضرتِ سیِّدُنا ابو مُسلِم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی کی ایک کنیز ان سے بُغض رکھتی تھی۔ یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو **زَھر** دیتی تھی مگر اثر نہ کرتا تھا۔ جب عرصۂ دراز تک یہ مُعاملہ چلتا رہا تو کہنے لگی، "ایک دراز مدت سے میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو زہر دیتی چلی آرہی ہوں مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اثر انداز ہی نہیں ہو رہا! ارشاد فرمایا، "ایسا کیوں کرنا پڑا؟" کہا، "اس لئے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں۔"

ارشاد فرمایا، "**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** میں کھانے، پینے سے قبل **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھ لیا کرتا ہوں۔" (اس کی بَرَکت سے زَھر سے حفاظت ہوتی رہی) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پھر اُسے آزاد فرما دیا۔ (قلیوبی حکایت ٦٤ ص ٥٢)

بے نوا مفلس و محتاج گدا کون؟ کہ میں
صاحبِ جود و کرم وَصف ہے کس کا؟ تیرا

(ذوقِ نعت)

سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! بسمِ اللہ شریف کی کیا خوب بہاریں ہیں۔

وَسوَسہ روایات و حکایات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ بسمِ اللہ شریف پڑھ کر **زَھر** بھی کھا لیں تو کوئی اثر نہیں ہوتا مگر ہم اتنا بڑا خطرہ کس طرح مول لیں! کیونکہ ہمارا تو تجربہ ہے کہ اگرچہ بسمِ اللہ پڑھ کر بھی کوئی مُرَغَّن غذا کھا لی تو پیٹ "میں گڑبڑ" ہو جاتی ہے!

علاجِ وَسوَسہ "کارتوس" شیر کو بھی مار سکتا ہے جبکہ بہترین بندوق سے اچھی طرح فَیر (fire) کیا جائے۔ اِسی طرح یوں سمجھیں کہ اَوراد و وظائف اور دعائیں "کارتوس" کی طرح ہیں اور پڑھنے والے کی زبان مِثلِ بندوق۔ تو دُعائیں وُہی ہیں مگر ہماری زَبانیں صحابہ و اولیاء علیہم الرضوان کی سی نہیں۔ جس زَبان سے روزانہ جھوٹ، غیبت، چُغلی، گالی گلوچ، دل آزاری و بداَخلاقی کا صُدُور جاری رہے اُس میں تاثیر کہاں سے آئے؟ ہم دعا تو مانگتے ہی ہیں مگر جب مشکل آتی ہے تو **بُزُرگوں** کے پاس حاضر ہو کر بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں، کیوں؟ اس لئے کہ ہر ایک کا ذِہن یہی بنا ہوا ہے کہ پاک زَبان سے نکلی ہوئی دعا زیادہ کارگر ہوتی ہے۔ یقیناً **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھ کر خالِد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بِلا خَطَر **زَھر** پی لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی زَبان پاک، اُن کا دل پاک، اُن کا سارا وُجُود گناہوں سے پاک لِھٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نامِ پاک کی بَرَکت سے زہر نے اثر نہ کیا۔ اِسی طرح حضرتِ سیِّدُنا **ابوالدَّرْدا**ء، اور سیِّدُنا ابو مُسلِم خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی پاک

زَبان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پاک نام لیتے تو زَہَر بے اثر ہو کر رہ جاتا تھا۔ ورنہ زَہر پھر زَہَر ہوتا ہے انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتا اس کو اس سَنسَنی خیز حِکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے، کتابُ الْاَذْکیاء میں ہے، ایک حج کا قافلہ دورانِ سفر ایک چشمہ پر پہنچا، معلوم ہوا کہ یہاں ماہر طبیبوں کا گھر ہے، ان کے پاس جانے کا انہوں نے یہ حیلہ نکالا کہ جنگل کی ایک لکڑی سے اپنے ایک ساتھی کی پنڈلی پر **خراش** لگادی جس سے وہ خون آلود ہوگئی، پھر اُس کو لیکر اُس گھر کے دروازے پر پہنچ کر آواز لگائی، کیا سانپ کے کاٹے کا یہاں علاج ممکن ہے؟ آواز سن کر ایک چھوٹی لڑکی باہَر نکل پڑی، اُس نے پنڈلی کے زخم کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا، "اِس کو سانپ نے نہیں کاٹا بلکہ جس چیز سے اس کو خَراش لگی ہے اُس پر کوئی **نر سانپ** پیشاب کرگیا ہوگا، اب یہ شخص بچے گا نہیں، جب آفتاب طُلُوع ہوگا تو اِنتِقال کر جائے گا!" چُنانچِہ ایسا ہی ہوا سُورج نکلتے ہی اُس نے دم توڑ دیا۔

(مُلَخّص ازحَیاۃُ الحَیوان الکبری جلد اوّل ص ۳۹۱)

ہر شے سے عِیاں مرے صانع کی صنعتیں
عالم سب آئینوں میں ہے آئین ساز کا

(ذوقِ نعت)

یا ربِّ مصطفٰے! عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہمیں بار بار **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھنے کی سعادت دے، گناھوں سے نجات عطا کر کے ہماری مغفرت فرما۔ یااللہ! ہمیں **مدینۂ منوّرہ** میں زیرِ گنبدِ خضرا جلوۂ محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم میں شہادت اور **جنّتُ البقیع** میں مدفن اور **جنّتُ الفردوس** میں اپنے مَدَنی حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پڑوس عطا فرما۔ اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ساری اُمّت کے حق میں یہ دعائیں قَبول فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَستَغفِرُاللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"مجھے دعوت اسلامی سے پیار ہے" کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے درسِ فیضانِ سُنَّت کے ۲۲ مَدَنی پھول

(۱) فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جو شخص میری اُمّت تک کوئی اِسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذھبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلیاء ج ۱۰ ص ۴۵ رقم الحدیث ۱۴۴۶۶ طبعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۲) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالٰی اسکو تر وتازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔"

(جامع ترمذی ج ۴ ص ۲۹۸ رقم الحدیث ۲۶۶۶ طبعہ دار الفکر بیروت)

(۳) **حضرت** سیِّدُنا ادریس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے نامِ مبارک کی ایک حِکمت یہ بھی ہے کہ آپ علیہ السلام **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے عطا کردہ صَحیفے لوگوں کو کثرت سے سُنایا کرتے تھے۔ لہٰذا آپ علیہ السلام کا نام ہی **ادریس** (یعنی درس دینے والا) ہوگیا۔

(تفسیر بَغْوی ج ۳ ص ۱۹۹ طبعہ ملتان۔ تفسیر جمل ج ۵ ص ۳۰ طبعہ قدیمی کتب خانہ۔ خزائن العرفان ص ۵۵۶ ضیاء القران پبلی کیشنز)

(۴) **حُضُور غوثِ پاک** رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، **دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْباً** (یعنی میں عِلم کا **دَرْس** دیتا رہا یہاں تک کے مقامِ قُطبِیَّت پر فائز ہوگیا) (قصیدۂ غوثیہ)

(۵) **فیضانِ سُنّت سے دَرْس** دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی کام ہے۔ گھر، مسجد، دُکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرّر کر

کے روزانہ **دَرس** کے ذریعے خوب خوب سُنّتوں کے **مدنی پھول** لُٹائیے اور ڈھیروں ثواب کمائیے۔

(۶)**فیضانِ سنّت** سے روزانہ کم از کم **دو دَرس** دینے یا سننے کی سعادت حاصل کیجئے۔

پارہ ۲۸ سورۃُ التَّحرِیم کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ۔) اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذریعہ **فیضانِ سُنّت** کا **درس** بھی ہے۔(درس کے علاوہ سنّتوں بھرے بیان یا مَدَنی مذاکرہ کا روزانہ ایک کیسیٹ بھی گھر والوں کو سنائیے)

(۸) ذِمّہ دار گھڑی کا وقت مقرّر کر کے روزانہ **چوک درس** کا اہتمام کریں۔ مَثَلاً رات **9** بجے **مدینہ چوک** (ساڑھے نو بجے) **بغدادی چوک** میں وغیرہ۔ چُھٹّی والے دن ایک سے زیادہ مقامات پر **چوک درس** کا اہتمام کیجئے۔(مگر حُقوقِ عامّہ تلف نہ ہوں مَثَلاً کسی مسلمان یا جانور وغیرہ کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)۔

(۹) درس کیلئے وہ نَماز مُنتَخب کیجئے جسمیں زیادہ سے زیادہ اسلامی بھائی شریک ہوسکیں۔

(۱۰)**دَرس** والی نَماز اُسی مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ **باجماعت** ادا فرمائیے۔

(۱۱) مِحراب سے ہٹ کر (صَحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ درس کیلئے مخصوص کر لیجئے جہاں دیگر نَمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

ذَیلی نگران کو چاہیئے کہ اپنی مسجِد میں دو **خیر خواہ** مقرّر کرے جو درس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو نرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بٹھائیں۔

(۱۳)**پردے میں پردہ** کیے دوزانو بیٹھ کر **دَرس** دیجئے۔ اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی حرج نہیں جبکہ نَمازیوں وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

(۱۴) آواز زیادہ بُلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، حتَّی الامکان اتنی آواز سے **درس** دیجئے کہ صِرف حاضرین سُن سکیں۔ بہر صورت نَمازیوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔

(۱۵)**درس** ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

(۱۶) جو کچھ **دَرس** دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مطالعہ کر لیجئے تاکہ غَلَطیاں نہ ہوں۔

(۱۷) فیضانِ سنّت کے مُعَرَّب الفاظ اِعراب کے مطابق ہی ادا کیجئے اس طرح **اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تَلَفُّظ** کی دُرُست ادائیگی کی عادت بنے گی۔

(۱۸) حمد و صلوٰۃ، دُرُود و سلام کے چاروں صیغے، آیتِ دُرُود اور اختتامی آیات وغیرہ کسی سُنّی عالم یا قاری کو ضرور سنا دیجئے۔ اسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک عُلَمائے اہلسنّت کو نہ سنالیں اکیلے میں اپنے طور پر بھی نہ پڑھا کریں۔

(۱۹)**فیضانِ سُنّت** کے علاوہ مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے **مدنی رسائل** سے بھی **درس** دے سکتے ہیں۔

(۲۰)**درس** مَع اِختتامی دعا سات مِنَٹ کے اندر اندر مکمّل کر لیجئے۔

(۲۱) ہر مبلّغ کو چاہیے کہ وہ **درس کا طریقہ**، بعد کی **ترغیب** اور **اختتامی دعا** زَبانی یاد کرلے۔

(۲۲)**درس** کے طریقہ میں اسلامی بہنیں حسبِ ضرورت ترمیم کرلیں۔

فیضانِ سنّت سے دَرس دینے کا طریقہ:

تین بار اسطرح اعلان فرمائیے: قریب قریب تشریف لائیے۔ پردے میں پردہ کیے دوزانو بیٹھ کر اس طرح ابتداء کیجئے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ. فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اس کے بعد اس طرح درود و سلام پڑھائیے:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

اگر مسجد میں ہیں تو اسطرح اعتِکاف کی نیت کروائیے۔

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیت کی)

پھر اسطرح کہیے! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** قریب قریب آکر درس کی تعظیم کی نیت سے ہوسکے تو دوزانو بیٹھ جایئے اگر تھک جائیں توجسطرح آپ کو آسانی ہو اُسی طرح بیٹھ کر نگاھیں نیچی کیئے توجُّہ کے ساتھ فیضانِ سُنت کا **درس** سنئے کہ لاپرواھی کیساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سَہلاتے ہوئے سننے سے اسکی بَرَکتیں زائل ہونیکا اندیشہ ہے۔ (بیان کے آغاز میں بھی اسی انداز میں ترغیب دِلایئے) یہ کہنے کے بعد **فیضانِ سنّت** سے دیکھ کر دُرود شریف کی ایک فضیلت بیان کیجئے۔ پھر کہیے،

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

جو کچھ لکھا ہے وُہی پڑھ کر سنایئے۔ آیات وعَرَبی عبارات کا صِرف ترجمہ پڑھیے۔ کسی بھی آیت یا حدیث کا اپنی رائے سے ہرگز خُلاصہ مت کیجئے کہ ایسا کرنا حرام ہے۔

درس کے آخر میں اس طرح ترغیب دلایئے :

(ہر مبلّغ کو چاہیے کہ زبانی یاد کرلے اور درس و بیان کے آخر میں بلا کمی وبیشی اِسی طرح ترغیب دلایا کرے۔)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں۔ (اپنے یہاں کے ہفتہ وار اجتماع کا اعلان اس طرح کیجئے مَثَلاً بابُ المدینہ کراچی والے کہیں) ہر جُمعرات کو فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نَماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا کارڈ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مَدَنی ذِہن بنائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں   اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

آخر میں خشوع وخضوع (خشوع یعنی بدن کی عاجزی اور خُضوع یعنی دل ودماغ کی حاضری) کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بلا کمی وبیشی اس طرح دعا مانگئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنo وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن.

یا ربَّ مصطفےٰ! عَزَّوَجَلَّ وَصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم بطفیل مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مغفرت فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ درس کی غَلَطیاں اور تمام گناہ مُعاف فرما، عمل کا جذبہ دے، ہمیں پرہیزگار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا اور اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا مُخلِص عاشق بنا۔ ہمیں گناھوں کی بیماریوں سے شِفا عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات پر عمل کرنے، مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے اور اِنفرادی کوشش کے ذَرِیعے دوسروں کو بھی مَدَنی کاموں کی ترغیب دلوانے کا جذبہ عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہر مسلمان کو بیماری، قرضداری، بےروزگاری، بےاولادی، بےجا مقدمہ بازی اور ہر طرح کی پریشانی سے نَجات عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسلام کا بول بالا کر اور دُشمنانِ اسلام کا منہ کالا کر۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا جلوۂ محبوب ﷺ میں شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا پڑوس نصیب فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسِطہ ہماری تمام جائز دُعائیں قبول فرما۔

جس کسی نے بھی دُعا کے واسطے یا ربّ کہا
کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبو ر کی

اٰمین بجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم